NO. 15.

THE HISTORY OF PERSIA

From the most early period to the present time containing an account of the religion, Government, usages, and character of the inhabitants of that kingdom

BY

MAJOR GENERAL SIR JOHN MALCOLM

G. C. B., K. L. S.

GOVERNOR OF BOMBAY.

TRANSLATED AND PUBLISHED INTO URDU,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

PART I.

تاریخ ایران

حصہ اول

جس میں نہایت قدیم زمانہ سے زمانہ حال تک سلطنت
مذکور کے باشندوں کے مذہب اور طرز حکومت اور
راہ و رسم اور خصلت کا ذکر ہی

مؤلفہ

میجر جنرل سر جان میلکام صاحب بہادر جي
سي بي کے ایل ایس گورنر سابق بنمبئي

جسکو

سیونٹیفک سوسئیٹي علیگڈہ نے اُردو زبان میں ترجمہ کرکو
مشتہر کیا

ALLYGURH:
PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.
1872.

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY

OF ALLYGURH.

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هز گریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سیٖن ٹیفک سوسائیٹي عليگڈه نے معزز کیا

پہلا باب

دیباچہ

ایران کی حدون اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن اور وہانکی آب و ہوا اور سلطنت کے بیانمین

یہہ امر ضروری ہے کہ جب کسی قوم کی تاریخ لکھی جاوے تو اوسکے ملک کے عرض و طول اور حسن و لطافت کی نسبت تھوڑی بہت گفتگو کیجاوے تاکہ دیکھنے والونکو گونہ بصیرت حاصل ہووے اقلیم ایران کی حدونمیں جسکو تمام اہل یورپ پرشیا یعنی فارس[۱] کے نام سے پکارتے ہین بہت تبدیلیان واقع ہوئین اور جب کہ اس سلطنت کا ستارہ عروج گوناگون اور ترقی روز افزون پر تہا تو اوسکے جنوب مین خلیج ایران اور بحر ہند اور اوسکے

شمال مشرق مین دریای اٹک اور بحر جیحون اور شمال مین بحر کاسپین اور کوہ قاف
اور غرب مین بحر فرات واقع تھا اوس اس چوڑی چکلی سلطنت مین بہت سے
پہاڑ اور جنگل واقع ہین جو خط و خال اور باعث جمال اوسکے کہے جاتے ہین
جگہ جگہ عمدہ عمدہ وادیان اور ہری بھری چراگاہین پائی جاتی ہین اور دریا سند
دریای اٹک سے بحر کارون اور بحر فرات تک پہاڑون اور سمندر کے درمیان
ہین وہ عمدہ حصہ اوسکا واقع ہے جو نہایت ہموار اور نہایت ہوادار ہے
اور با وصف اسکے باقی ایران کی نسبت ملک عرب کی زمینون اور وہان کی
آب و ہوا سے بہت ہی مشابہ ہے اگرچہ عرض و طول اس خطہ کا بیس درجہ سے
بعد مسافت سے زیادہ ہے مگر کوئی دریا یہان ایسا نہین جو سمندر کے دہانے
اوپر کی جانب کو چند میل سے زیادہ جہاز رانی کے قابل ہووے اور باوصف
اسکے کہ ہر جگہ سے یکسان و برابر ہے یعنی ریتلے میدانون کے سلسلے اوسمین جابجا
پائے جاتے ہین مگر کہین کہین کھجورونکے چھوٹے بڑے باغ اور کچھ کچھ کھیتیان
ایسے مقامونکے پاس پڑوس مین نظر آتی ہین جہان کوئین چلتے ہین اور

ف یہ دریا واقع ہے بیچ مغرب ایران کے بہتا ہے اور جب صوبہ خوزستان مین پہونچتا ہے تو جنوب کی جانب کو مائل ہو جاتا ہے اور خلیج فارس مین گرتا ہے ۱۲ منہ

ندی نالے بہتے ہین اور اون پہاڑونکے سلسلے سے جو بحر ہند اور خلیج ایران کے
قرب وجوار مین واقع ہین ایک جانب مین بحر جیحون تک اور دوسری جانب مین
بحر کاسپین تک جو سلطنت کا درونی حصہ ہے ایسے پہاڑ اور ایسی وادیان
واقع ہین جو بلندی اور وسعت مین باہم مختلف ہین منجملہ ان پہاڑون کے
کئی پہاڑ بڑے بڑے اونچے اور کئی سلسلے ایسے ہین جنکی چوٹیون پر برف
جمتی رہتی ہے اور اگرچہ وادیون مین سے کوئی وادی بڑی یا چوڑی یا چکلی تو
نہین مگر چند ایسی ہین کہ سو میل سے زیادہ لانبی ہین اور جو خطے پہاڑون سے
خالی اور چورس چکلے ہین وہ ملک کے جنگل ہین اور وہ بھی متعدد ہین منجملہ
اونکے وہ خطہ بڑا مشہور و معروف ہے جو بحر ہند واقع سیستان کے
کنارے سے اون پہاڑونکے سلسلہ تک پھیلا ہوا ہے جنکے ذریعہ سے وہ خطہ
مکران پائین سے الگ ہوجاتا ہے اور یہہ مسافت کوئی چار سو میل کے
قریب قریب ہوگی اس خطہ کو مذکور الصدر جنگل کا طول تصور کرتے ہین
اور عرض اوسکا موضع نرکی واقع ساروان سے مقام جالک واقع بالای

حصہ شمالی مکران تک اوسو میل کے قرب قریب ہے اور وہ نمک کا جنگل
جو کوم اور کاشان کے قریب جو ا سے صوبہ مازندران اور ملک خراسان تک
پھیلا ہوا ہے امتداد طولی مین سیستان کے جنگل کے مساوی ہے مگر عرض اوسکا
اوسکے عرض سے کئی سیل کی قدر زیادہ ہے اور وہ اوس سے متصل ہے
اس چوڑے میدان کی حقیقت بخوبی دریافت نہین ہوئی ہان یہہ معلوم ہے
کہ نمک کی بہت سی دلدلین اوسمین پائی جاتی ہین اور وہ سیستان کی جھیل کو
گھیرے پڑا ہے جسکو سمندر زریرہ کہتے ہین اور اوسکے بہت سے روکھے سوکھے
حصون مین ایسی زمینین پائی جاتی ہین جو خشکی کے مارے پھٹ گئے ہین
یا ایسے ٹیلے پائے جاتے ہین جو لہرونکی صورت پر واقع ہوئے ہین اور لال
ریتی کے اچھے جزون سے مرکب ہین جو بدشواری نظر آتے ہین اور جب کہ
گرمی کے موسم مین شمال مغرب سے آندھی چلتی ہے تو اوس ریتی کا لال
بادل بن جاتا ہے جو نباتات اور حیوانات کے حق مین زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے
یہہ بڑا میدان اون ملکون مین نہایت موثر ہوا جو اوسکے

قرب وجوار مین اوسیقدر بلندی پر بستے ہین چنانچہ اون ملکون مین بڑی گرمی پڑتی
ہے مثلا کاشان کی گرمی اون تحقیقونکی روسے جو فارن ہیٹ صاحب کے
مقیاس موسم کے ذریعہ سے حاصل ہوئین گھرودکی گرمی سے ۳۰ بیس درجہ زیادہ ۵
پائی گئی جو کاشان سے پچیس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی وادی مین پہاڑونکی
چوٹی پر ایک موضع ہے باوصف اسکے کہ ان پہاڑونکی بلندی ایسی نہین
جسکے باعث سے یہہ اختلاف حرارت قیاس مین آوے ایران کے درونی
پہاڑ ایسے منڈلے ہین جیسے وہ پہاڑ ہین جو بحر ہند اور خلیج ایران کے جہازرانونکو
نظر پڑتے ہین اور کسی پہاڑ پر کوہستان مازندران اور کردستان کے سے
بڑے بڑے جنگل پائے نہین جاتے ہان کردستان کے شمال مغربی حصون
اور خراسان وفارس کے صوبون مین کہین کہین چھوٹے چھوٹے جھاڑیونکے
ایسے جنگل نظر پڑتے ہین جنمین بڑے بڑے درخت بھی مخلوط ہین مگر بہت سے
پہاڑ یا تو بالکل منڈلے ہین یا چھوٹے چھیدرے درختونسے تھوڑے بہت آباد ہین*
ایرانکے متوسط صوبون مین جو وادیان پائی جاتی ہین وہ ہمیشہ سے

پھول رہتی ہین اور بہت عمدہ عمدہ نباتات اوسمین اوگھتی ہین اور وہان عمدہ
کھیتیان ہوسکتی ہین اور وہان کی تازی چراگاہین دنیا کی چراگاہونسے غالب
ہین اگرچہ درختونکی قلت ہے مگر شہر و دیہات کے قریب اکثر پائے جاتے ہین
اور درختونکی کاشت کی افراط و خوبی سے دریافت ہوتا ہے کہ وہانکی آب و ہوا نہایت
مناسب ہے ایران کے باغون مین معتدل زمینونکے میوے پیدا ہوتے ہین اور
اوسکے جنگلون مین وہ پھول افراط سے کھلتے ہین جو یورپ کے باغونمین
بڑی جانکاہی سے حاصل ہوتے ہین اگرچہ اس سلطنت کی ساری سطح اچھی اچھی
علامتونکی رو سے باہم متشابہ ہے مگر بعض مقامات اوسکے خاص خاص باتون کی بدولت
ممتاز ہین چنانچہ فارس اور عراق عجم اور خراسان کی وادیان صاف
اور ہموار ہین اور آذربیجان کی وادیان ایسی اونچی نیچی ہین کہ پہاڑ و سنکے ایک
مسلسل ٹیلونکی صورت پر واقع ہوئی ہین اور کردستان کو چھوٹے چھوٹے
پہاڑونکا گچھا کہہ سکتے ہین اگرچہ اونکے درمیان مین کہین کہین ایسے بڑے بڑے
پہاڑ بھی واقع ہین جنکی چوٹیون اور علاوہ اوسکے اور ایرانکے پہاڑونکی بلندی پر اونچے

اونچے خطے پائے جاتے ہین اور غایت بلندی کے باعث سے وہ سردی وہان
پڑتی ہے جسکی شدت سے دانت نیلے ہوجاتے ہین *

کشور ایران مین کوئی دریا ایسا نہین جو جہازرانی کے قابل ہو ہان اگر دجلہ
اور فرات ایران سے متعلق کیا جاوے تو البتہ کہہ سکتے ہین دریای کارون واقع
خوزستان اور دریای اکسیس واقع اذربیجان اور دریای ہیرمند واقع سیستان
ایران کی معمولی حدونمین بہت بڑے دریا ہین صوبہ مازندران کے سوا کسی
صوبہ مین بارش کی کثرت نہین ہوتی بلکہ خود بارش بھی اکثر نہین ہوتی نتیجا
پانی کی کمی عام زرخیزی کے حق مین نہایت مضر و مزاحم ہے اور جب کہ اس
سلطنت کی دولت روز بروز ترقی پرتھی تو وہانکے باشندون نے اس قدرتی
مزاحم کے اوٹھانے کے لئے بڑی بڑی زحمتین اوٹھائین مگر خاص موقع کے باعث
سے کوئی تدبیر اونکی راس نہ آئی اور علاوہ اسکے وحشی لٹیرون کی مار دھاڑ
مارے سوسو برس کی محنتین ایکدمین اکارت گئین اور وہ لوگ اپنی ترقی سے
مایوس ہوکر بیٹھہ گئے *

ایران کی آب وہوا نہایت مختلف ہے اور جسقدر کہ وہ زمین ، سے
خواص مخالف اور قریبًا سارے صوبوں کی ناہمواری کی ضرورت سے ہوتی ہے
اوسیقدر عرض بلد کے اختلافوں کے باعث سے اختلاف اوسمین واقع ہے ملک کا
بہت سا حصہ ایسے میدانوں کا سلسلہ ہے جو اُن پہاڑون کے دامنون مین واقع
ہین جو اونکو تقاطع کرکے گذرتے ہین اور ایسے اونچے اونچے خطے اوسمین پائے
جاتے ہین جو پہاڑونکی چوٹیون کے قریب قریب ہین نیچی وادیونسے اونچے
میدانونمین گذرنا ایسا ہے کہ گویا گرمی سے جاڑون مین آگئے اگرچہ آب وہوا مختلف ہے
مگر فی الجملہ مفید صحت اور حافظ تندرستی ہے اور بہت تھوڑے ملک ایسے
ہین جہاںکے رہنے والے قوی اور خوبصورت چست وچالاک ہین ایران کے جانور
اور بخصوص گھوڑے اور کتے بڑے قوی ہیکل اور نہایت خوبصورت ہوتے
ہین نباتات کی پیداوار کا حال ابھی بیان ہوچکا باقی جمادات کی یہہ صورت ہے
کہ پہاڑون مین بیش قیمت جواہر بھی پائے جاتے ہین اور یہی باعث ہے
کہ سونے چاندی اور لوہے سیسہ کی بابت یہہ اقلیم اور اقلیمونکی دست نگر رہتی ہے *

دوسرا باب

پیشداديونکے خاندانکے بيان مين

اگر ہم کسي قوم کي تاريخ سے پورا پورا واقف ہونا چاہين تو اونکي کہانيونکو
تسليم کرنا پڑيگا جنمين اوس قوم کي اصل وحقيقت کي چند علامتين مذکور ہوتي ہين
باوجود اسکے کہ وہ کہانيان مبالغونسے معمور ہوتي ہين مگر پھر بھي ديکھنے دکھانے
اور سننے سنانے کے قابل پائي جاتي ہين اور جن لوگونسے وہ علاقہ رکھتي ہين
اونکي خوبي وخصلت مين بڑا اثر پيدا کرتي ہين يہان تک کہ اوسکے طور وطريق
اور اوسکے علوم وفنون اور اوسکے دين ومذہب مين مخلوط ہو جاتي ہين اور ايسے
قومي قصے بن جاتے ہين کہ اونکي نسبت ذرا سا شبہ کرنا بہت برا سمجھا جاتا ھے
مثلاً رستم کے کامونپر اعتراض کرنے سے ايراني ويسے ہي نيلے پيلے ہو جاتے
ہين جيسے الفرڈ بادشاہ کو بٹہ لگانے سے انگريز آپے سے نکل جاتے ہين
اور جيسے دلاورونکي اصلي تاريخ اکثر تاريکي مين جا پڑتي ھے ويسے ہي قدر

بڑہ جاتی ہے مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ اونکا طور و طریقہ بھی معقول اور پسندیدہ ہووے
شعرا اور شاعر لوگ اون دلاوروںکو نمونہ ٹھیراتے ہین اور آدمی کے ہر فضل و کمالکو
اونسے نسبت کرتے ہین غرض کہ لوگ اپنے فرضکو ایسی کہانیون کی بدولت
سیکھتے ہین جو ایسی ناموںسے بھری ہوئی ہین جنکی تعظیم و تکریم اونکے دلونمین
لڑکپن سے بیٹھی ہوئی ہے اور اکثر اونکا اونکی طبیعتونمین قومی فخر کی آبیاری
سے پرورش پاتا ہے*

کیومرث کی سلطنت کا بیان

تاریخ دابستان[1] کے علاوہ مسلمانونکی تمام تاریخون مین کیومرث کو پہلا
بادشاہ ایران کا قرار دیا ہے اور دیونکے سنونکی ایرانی پیروی کرتے ہین اور کیومرث کو
نوح پیغمبر کی آل بتاتے ہین فردوسی کہتا ہے کہ اوسنے اپنی رعایا کو جہل و وحشت
سے باہر نکالکر آراستہ پیراستہ کیا اور زینت التواریخ مین لکہا ہے کہ کیومرث
بعض عجم کا بیٹا تھا مگر لوگ اوسکو نوح علیہ السلام کا پوتا بتاتے ہین غرضکہ
تمام لوگ اوسکو ایسے خاندان عالی کا بانی تسلیم کرتے ہین جو تخلاب

حاشیہ متعلق صفحہ ۱

تاریخ دبستان مین لکہا ہے کہ کیومرث سے پہلے بہت سے بادشاہ اور پیغمبر گذرے اور بقول اونکے ماہ آباد اور اوسکی ہی حال کے انسانون اور ہزارون لوگونکی
اصلاح اصول تھی جو پہلے جگ سے باقی رہے تھے اسلئے کہ ہندوون کی مانند آتش پرستون کا بھی یہہ عقیدہ ہے کہ ایسے بہت جگ گذر چکے ہین جنمین سے ہر جگ
ایک ایسے مرد و عورت کے ذریعہ سے برابر آباد ہوتا رہا جو پہلے جگ سے باقی رہے مگر تحقیق اس امر کی ناممکن تصور کرتے ہین کہ آدمیونکے پہلے باپ دادے کون تھے
اور کہان سے پیدا ہوئے تھے ماہ آباد نے بہت سے بال بچے چھوڑے اور اوسنے لوگونکو اوس تاریکی جہل و نادانی سے باہر نکالا جسمین وہ اندھے دہوندسے
پڑے تھے اور خدا تعالیٰ نے فضل و کرم کی بدولت آدمی بنایا اور زندگی کے عیش و نشاط کا مزا چکھایا بعد اوسکے تیرہ جانشین اوسکی گدی پر بیٹھے جو بڑے
بادشاہ اور کاہن ہوئے مگر پچھلا بادشاہ آذر آباد نے سلطنت چھوڑی اور عابدونکی مانند الگ تھلگ ہوگیا بعد اوسکے ہزار ہا جانین تلف ہوئین
اور لوٹ مار کے مارے ملک بے چراغ ہوگیا اور آدمی شکاری جانور بنگئے اور پہاڑون اور کوہون مین جیسے پہلے رہتے تھے رہنے لگے اور جب کہ یہہ نوبت
پہونچی تو جے افرام عابد کے لوگون نے خوشامد کی اور تخت نشینی کی تکلیف اوسکو دی اور ماہ آباد کے قانونونکی بحالی چاہی اور جب تک کہ جبرئیل
نے خدا کا تاکیدی حکم اوسکو نہ پہونچایا تب تک اوسنے حامی نہ بھری غرضکہ وہ بادشاہ ہوا اور اوسکے جانشینون سے خاندان جے انیا
قایم ہوا مجملا اوسکے پچھلا بادشاہ جی آباد بڑی عمدہ سلطنت کرکے یکایک غائب ہوگیا اور اوسکے غائب ہونے سے وہ مصیبتین پیش آئین جو
پہلے واقع ہوئی تھین مگر اوسکے بیٹے شاہ کلیو نے پھر گھر کو سنبھالا اور پچھلا جانشین اوسکا ماہ ابل ہوا جسکے برے کوتک یہانتک
پہونچی کہ وہ تخت سے اوتارا گیا اور یسین بڑا بیٹا اوسکا اوسکی جگہہ بٹھلایا گیا چنانچہ خاندان اوسکا بس عجم پر ختم ہوگیا اس بادشاہ کے
پیچھلے وقتونمین لوگ ایسے پاپی ہوگئے کہ خدا تعالیٰ نے باہمی تراعون کے ذریعہ سے پامال اونکو کیا اور بچے کچھے اونکو جنگلون پہاڑون مین بسایا مگر ایسے
وقتونمین کیومرث یعنی گل شاہ کو بلاکر تخت پر بٹھلایا ہر خاندانکا زمانہ ایسا قرار دیا کہ آدمی کی فکر و قیاس سے باہر ہے اور آسمانی جسمونکی حرکت سے
متعلق ہوسکتا ہے چنانچہ جی انیا کی سلطنت کو ایک اتنا جو ایک پدم برس کی برابر ہے قرار دیتے ہین غرضکہ تاریخ دبستان مین جو ایک فارسی تاریخ
اور دساتیر کے حوالہ پر مبنی ہے حال مذکورہ بالا مندرج ہے مگر جب وہ حال مین چھپی تو وہ قدر اوسکی کم ہوگئی جو کسی زمانہ مین تھی ان دو کتابونکے
واقعی حالات کے دریافت کرنیکے لئے ارسکاین صاحب کی وہ عمدہ تحریر دیکھنی چاہئے جسمین اونھون نے اونکی نسبت بہت سی
نکتہ چینی کی ہے اور بمبئی سوسایٹی کے حالات مین مشتہر ہوئی ہے ۱۲

پیشدادیان یعنی دادرسان اول مشہور و معروف ہوا*

اگرچہ کیومرث نے اصلاح و تہذیب مین بڑی بڑی محنتین اوٹھائین
مگر اپنے خاندان کے سوا کوئی خاندان اوسکی راہ پر نہ آیا چنانچہ سب لوگ
اپنی باتون پر مستقل رہے اور اوس سے لڑائی جھگڑے کیے یہانتک کہ اوسکا
بیٹا سیامک جان سے مارا گیا فردوسی نے حال ان لڑائیون کا شاہنامہ مین
مفصل لکھا ہے اور اسمین کچھ شک شبہہ نہین کہ بنیاد اس کتاب کی بہت
سی پرانی پرانی باتون اور روایتون پر مبنی ہے مگر اوسنے طبیعت کے زور سے
مبالغہ برتا اور سیکڑون کہانیون سے بھر دیا چنانچہ اوسنے کیومرث کے
وحشی دشمنونکو دیوون یعنی ساحرونکے نام سے پکارا ہے اور جب کہ
کیومرث اپنے بیٹے سیامک کے شیرخوارہ بیٹے ہوشنگ کو ہمراہ اپنے لیکر
انتقام لینے چلا تو بقول فردوسی کے تمام دد و دام اپنے جنگلونکو چھوڑ
چھوڑ کر اوسکے لشکر مین شامل ہوئے چنانچہ ان مددگارونکی بدولت جو
اوس بادشاہ عادل کی گھر بار اپنا چھوڑ چھوڑ کر آئے تھے مخالفون سے

بڑی شکست فاحش کہائی اور تتر بتر ہو گئے اور کیومرث اپنی دار السلطنت بلخ کو
واپس آیا اور وہان اوسنے بقول ایک مورخ کے تاج و تخت اپنا ہوشنگ کو
عنایت فرمایا اور بقول ایک مورخ کے وہان پہونچکر مر گیا اور یہہ شاہزادہ جانشین
اوسکا ہوا مگر یہہ دونو مورخ اس بات مین متفق ہین کہ کیومرث نے کل تیس
برس تک فرمانروائی کی *

ہوشنگ کی سلطنت کا بیان

یہہ بادشاہ جو خاندان پیشدادیان کا دوسرا بادشاہ تھا عدل و انصاف اور
فہم و فراست مین شہرۂ آفاق ہوا مگر اوسکی سلطنت کے واقعات مین
بڑا اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ بیان کیا گیا کہ اوسنے عمدہ عمدہ شہر آباد
اور نئے نئے فن ایجاد کیے اور بلاد ایران مین ہمیشہ یادبود اوسکی اسلیے
باقی ہے کہ اوسی نے پہلے پہل کاریزین نکالین اور کتاب جاودان خرد کو
تصنیف اوسکی بتاتے ہین جو بہت بڑی لیاقت کی کتاب ہے اور ایرانی
مورخ اوسکا حوالہ دیتے ہین ہوشنگ نے چالیس برس فرمانروائی

اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا طہمورث جو دیو بند کے نام سے نامی گرامی ہے
جانشین اوسکا ہوا اور یہہ خطاب اوسکو اوس کامیابی کی بدولت
حاصل ہوا تھا جو اوسکو اپنے گھرانیکے بدخواہونپر حاصل ہوئی تھی

طہمورث کی سلطنت کا بیان

ایرانی قصے کہانیونکے بموجب اس بادشاہ والاجاہ کو شیراسپ
اپنے وزیر اعظم کی عقل و دانش سے جو آدمی کی فہم و فراست پر فایق تھی
بڑی اعانت پہونچی چنانچہ کہتے ہین کہ وہ ہر قسم کے منتر جنتر دیوؤنکے پھنسانیکے
لئے کام مین لایا مگر معلوم ایسا ہوتا ھے کہ یہہ دیو ایرانیونسے علم و ہنر مین فایق تھے
اس لیئے کہ زینت التواریخ مین لکھا ھے کہ منجملہ قیدیونکے چند قیدیون نے
طہمورث کو لکھنا پڑھنا سکھایا اور اس ذریعہ سے جان اپنی بچائی اور اسی
مورخ کی تحریر سے دریافت ہوتا ھے کہ بتوں کی پرستش نے اسی بادشاہ کے
عہد حکومت مین ظہور پایا اور جو وجہ اوسکے آغاز کی بیان کی ھے وہ قرین
قیاس ھے یعنی لکھا ھے کہ ایک ایسی وبا ایران مین پڑی کہ لوگ اپنے خویش و اقارب کے

مرنے سے جیتے جی مرگئے اور یہہ چاہا کہ تصویرونکے ذریعہ سے یادبود اونکی قایم
رکھین اور تھوڑی بہت تسلی تشفی کے لیئے اپنے مکانون مین اونکو نصب
کرین غرضکہ بہت آگے کو قایم رہے اور آل و اولاد اونکی بڑی تعظیم و تکریم
اون بتونکی بجالائے یہانتک کہ ایک مدت کے گذرنے پر وہ تصویرین جنکی بنیاد
انس و محبت پر قایم تھی معبود بنگئین طہمورث نے تیس برس تک فرمانروائی
کی اور بعد اوسکے اوسکا بھتیجا جمشید اوسکی گدی پر بیٹھا

جمشید کی سلطنت کا بیان

یہہ بادشاہ اصطخر شہر کا بانی ہوا جسکو اجتک جمشید کی تختگاہ کہتے
ہین ایرانی مورخ بہت سے فنونکا موجد اوسکو بتاتے ہین اور اوس تہذیب
و اصلاح کا محرک بھی اوسیکو قرار دیتے ہین جو ہمکو اونکی رسم و رواج اور طور
و طریقون مین اول اول پائی گئی اوسنے اپنی رعایا کو چار فرقون پر منقسم کیا تھا چنانچہ
پہلا فرقہ علما اور فقرا کا تھا اور یہہ کام اونکو سپرد ہوا تھا کہ حرام حلال کے
مسئلے بتایا کرین اور دوسرا فرقہ اہل کارون کا تھا جو سرکاری حساب کتاب

سے تعلق رکھتے تھے اور تیسرا فرقہ سپاہیون کا تھا جنکو یہہ ہدایت کیگئی تھی کہ اسپر کاشتکار

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴

۵^۲

انگوری شراب کے بنانیکا طریقہ سب سے پہلے جمشید کو معلوم ہوا چنانچہ بیان اوسکا یہہ ہے کہ وہ انگور ونکا بڑا دیوانہ تھا کہ

اوسنے آیندہ کے لئے تھوڑے سے انگور ایک برتن مین بڑی احتیاط سے رکھوائے اور بعد اوسکے اتنی مدت گذرنے پر

اوسکو کھولا کہ خمیر اوسمین آگیا تھا اور وہ ایسا کھٹا ہو گیا تھا کہ بادشاہ نے زہر اوسکو سمجھا اور دو چار بوتلین بھر واکر

زہر کا نام اوسپر لکھدیا اور اپنے کمرہ مین رکھوا دیا بحسب اتفاق اوسکی پیاری بیگم کو درد سر لاحق ہوا اور دیر تک

قایم رہا اور یہانتک تکلیف اوسکو پہونچی کہ وہ مرنے پر آمادہ ہوئی چنانچہ وہ ایک بوتل کو لیگئی اور اوسکے پینے سے جو حقیقت

مین شراب انگوری تھی بیگم بیہوش ہو کر پڑی اور پیٹ بھر کر سوئی اور بہت تر و تازہ اوٹھی اور روز روز پینے لگی

یہانتک کہ وہ سارا زہر پیگئی بادشاہ کو تلاش اسکی ہوئی کہ زہر اسکا کسنے پیا چنانچہ بیگم نے پینے کا اقرار کیا اور ساری

داستان اپنی بیان کی بعد اوسکے تھوڑی شراب اوسیطرح پر تیار کرائی گئی اور بادشاہ اور اوسکے سارے

درباریون نے اس نئے شربت کو نوش کیا اور اسلئے کہ حال اوسکا بطور مذکورہ بالا دریافت ہوا تھا آجتک

شراب اور زہر خوش کے لقب سے پکارتے ہین واضح ہو کہ ملا اکبر کے قلمی نسخہ سے یہہ حال لکھا گیا ۱۲

مرنے سے جیتے جی مر گئے اور یہہ چاہا کہ تصویروں کے ذریعہ سے یادبود اونکی قایم

سے تعلق رکھتے تھے اور تیسرا فرقہ سپاہیونکا تھا جنکو یہہ ہدایت کیگئی تھی کہ سپہ گری
کے فنون مین مہارت پیدا کرین تاکہ لڑائی کے دن کام آوین اور چوتھے فرقہ مین کاشتکار
اور کاریگر اور سوداگر داخل تھے جمشید نے سال شمسی کو رواج دیا اور اس کے
پہلے دنکو ایک بڑا جشن منعقد کرتا تھا اور ایک تہوار اوسکو قرار دیا آغاز سلطنت
مین بڑی بات اوسکی یہ پڑی مگر بعد اوسکے ایسے عیش و عشرت مین ڈوبا کہ اوسکے
بدولت پہلے دن اپنے بھول گیا اور خدائی کا دعوی کیا اور یہہ حکم اوسنے دیا
کہ ہماری صورت کے بت بنائے جاوین اور جگہہ جگہہ پوجے جاوین اور تمام ایرانی
ہمکو ہی رازق سمجھین غرضکہ اس برے کوتک سے تمام لوگ اوس سے بگڑ گئے اور
شام کے بادشاہ ضحاک نے ایران پر دھاوا کیا یہانتک کہ جمشید اوسکے مقابلہ سے
بھاگا جسکو خدا تعالی کے غیظ و غضب کا بیتا سمجھا گیا تھا جمشید کے ڈانواڈول پھرنیکی
کہانی ایرانکی کہانیون مین عجیب غریب ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ یہہ بدبخت
اول سیستان مین گیا جہاں کے حاکم کی اکلوتی بیٹی اپنی دائی کی پیشین گوئی سے
اوسکی فریفتہ ہوئی اور چپ چپاتے بیاہ اپنا اوس سے کیا اگر ضحاک کے

لوگون نے سیستان اور چین و ہندوستان تک اوسکا پیچھا پہنچوا اور آخر کار
اوسکو پکڑ کر ضحاک سفاک کے سامنے عام مجرمونکی مانند کھڑا کیا اور شامت
اعمال اوسکے وہین پورے ہوئے یعنی جو جو سختیان ایک مغرور اور ظالم بادشاہ سے
کسی سیہ طالع بادشاہ کے حقمین ممکن و متصور ہو وین اوسکی نسبت وقوع مین
آئین چنانچہ جمشید کو شکنجہ مین کھینچا اور ایک مچھلی کی ہڈی سے جو آرہ کی مانند
ہوتی ہے برابر چیرا گیا

ضحاک کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ کی نسل و اصل مین بڑا اختلاف واقع ہے چنانچہ
زینت التواریخ مین اوسکو عربی لکھا ہے مگر کیومرث کی اولاد اوسکو بتاتے ہے اور بعضے
اوسکو شداد کی اولاد سے بتاتے ہین اور شامی اوسکو ٹھیراتے ہین اور بعضون نے
یہہ خیال کیا کہ یہہ وہی نمرود ہے جو توریت و انجیل مین مذکور ہے مگر اوسکی بیباکی سفاکی کی
سب متفق ہین کہتے ہین کہ اوسکے شانون پر دو بھگندر پھوڑے تھے جنکو ایرانی داستانگو
دو سانپ قرار دیتے ہین اور بھوک اونکی آدمی کے بھیجے سے بجھتی تھی چنانچہ

دو آدمی روز اونکے لیئے مارے جاتے تھے یہانتک کہ کاوہ لوہار کو جوش آیا جو خاص

اصفہان کا رہنے والا تھا اور اوسکے لاڈلے دو بیٹے مارے جاتے تھے غرض کہ

اوسنے لوہا اپنا منوا دیا اور کام اوسکا تمام کیا اور پیشدادیون کے شہزادہ

فریدون کو تخت سلطنت پر بٹھلایا

فریدون کی سلطنت کا بیان

فریدون آبتین کا بیٹا تھا جو طہمورث کی اقرب اولاد سے تھا مگر وہ

ضحاک سفاک کے سرپنجہ ظلم و ستم سے بطور ایک معجزانہ طریقہ کے جب محفوظ و

مامون رہا تھا کہ اوسکے باپ کو ضحاک نے قتل کرایا تھا فریدون سولہ برس کی

عمر مین کاوہ کے لشکر مین داخل ہوا تھا جسنے اپنے ہموطنون کا بڑا جمگھٹا

اکٹھا کیا تھا اور ایرانی لوگ اوسکی جانب سے بڑی جان توڑ کر لڑے تھے

اور کاویانی درفش اوسنے بنایا تھا جسکے سبب سے وہ خیال اونکے دلونمین

برابر قائم رہا جو اونکی ہنگامہ پردازی کا باعث پڑا تھا فریدون کے ہونے سے

یہہ استقلال اونکو حاصل رہا کہ دشمن پانو اونکے نہ اوکھاڑ سکا حاصل یہہ کہ

ضحاک نے بہت سی شکستیں کھائین اور گرفتار ہوکے بعد انوکھی لڑائی کی وجہ سے
مارا گیا جو اوسکے برے کرتوتون کی سزا متصور ہو سکتی ہے سعدی شیرازی نے
اون فتوحات کے بیان مین جو فریدون کو ضحاک پر حاصل ہوئین اور اون
طلسمون کے تذکرہ مین جسکی بدولت فریدون محفوظ و مامون رہا اور اپنے
مخالف پر غالب آیا کیا خوب کہا **نظم** فریدون فرخ فرشتہ نبود * ز مشک و
ز عنبر سرشتہ نبود * بداد و دہش یافت این نیکوئی * تو داد و دہش کن فریدون توئی *

اگرچہ یہہ بادشاہ اکثر اوقات آرام و راحت سے رہا مگر اپنے
بیٹون کے شور و فساد کے باعث سے زندگی کے پچھلے دن بری طرح سے گزارے
حاصل یہہ کہ اون شور و فسادون کی بنیاد پر ایک بڑی موثر کہانی ایران کی
کہانیون مین قایم ہوئی اور اصلی واقعی قصے کہانیون کی صورت مین باقی رہ گئے
بیان اوسکا یہہ ہے کہ سلم اور تور اور ایرج تین بیٹے اوسکے تھے جنمین سے
سلم اور تور ایک مان کے پیٹ سے تھے جو ضحاک کی بیٹی تھی اور ایرج ایک
اور مان کے پیٹ سے تھا جو خاص ایران کی شاہزادی اور نام کی ایران دخت

اور شاہ مرد کی بیٹی تھی اور جب کہ یہہ تینون شاہزادے شاہ یمن کے تین
بیٹیون سے بیاہے گئے تو فریدون نے اپنی ساری قلمرو کو اون تینون پر بانٹنا
دیا چنانچہ بڑے بیٹے یعنی سلم کو وہ الکا عنایت فرمائے جو روم کی سلطنت
حال کے قبض و تصرف مین داخل ہین اور منجھلے بیٹے یعنی تور کو تاتار اور چین
کی ولایت مرحمت فرمائی اور چھوٹے بیٹے یعنی ایرج کو تخت ایران پر بٹھلایا
غرضکہ یہہ شاہزادے اپنے اپنے ملکونکو روانہ تو ہوئے مگر سلم اور تور اسبات سے
سخت برہم ہوئے کہ کشور ایران جو نہایت عمدہ ملک اور بجای خود دار السلطنت
ہے چھوٹے بھائی کے قبضہ مین ہے چنانچہ ان دونون نے ایرج کی تباہی کا
ارادہ کیا اور باپ کو اوسکی مراعات اور طرفداری پر برا بھلا کہا اور تقسیم
مذکور کی اصلاح و ترمیم کی خواستگار ہوئے اور باین گستاخی پیش آئے کہ اگر خدانخواستہ
ترمیم اوسکی نہوگی تو بڑا خون خرابہ ہوگا فریدون سخت پریشان ہوا اور اون
ناخلفونکو یہہ لکھ بھیجا کہ اب میرے دن بہت تھوڑے باقی ہین خدا کے لیے
امن امان سے گزرنے دو ایرج نے رفع نزاع پر کمر باندھی اور یہہ تامل کیا

کہ ایسے نزاع کے قیام و استحکام کی نسبت جس سے میرے باپ کو اذیت
پہونچے اپنے بڑے بھائیوں کی خدمت مین حاضر ہوکر تاج اپنا اونکے قدمون پر
رکھنا نہایت قرین مصلحت ہے چنانچہ باپ کو سمجھا بوجھا کر راضی کیا اور ایک
عنایت نامہ باپ کی جانب سے سلم و تور کے نام بایں مضمون اپنے ساتھہ لیگیا
کہ تم تینون بھائی سلوک سے بسر کرو مگر ایرج کی یہہ سعی اکارت گئی اسلیئے
کہ اوسکے بھائیون نے بڑی بیرحمی سے اوسکو قتل کیا اور اوسکے
گڑگڑانے پر ترس نہ کھایا اور یہانتک سنگدلی برتی کہ اوسکے سر کو خوشبو دینے
معطر کرکے باپ کی خدمت مین بطور تحفہ کے روانہ کیا جونہی کہ باپ نے ملاحظہ کیا
تو غش کھاکر گرا اور جبکہ بعد اوسکے ہوش مین آیا تو دیوانہ وار اپنے پیارے
بیٹے کے سر کو ہاتھون مین اوٹھاکر آسمان کی جانب موہنہ کیا اور بہت گڑگڑا کر
یہہ دعا مانگی کہ ایسے ظلم کا وبال اونکی جانون پر پڑے اور بھلا دن اون کو
نصیب نہووے اور ایسے ظالم پھلنے پھولنے نپاوین *
ایرج کی بیٹی پری چہرہ نام فریدون کے بھتیجے مسمی پشنگ سے بیاہی گئی

تھی اور اوسکے پیٹ سے شاہزادہ منوچہر اپنے نانا جان کی شکل وشمائل پر
پیدا ہوا تھا چنانچہ فریدون کی امیدونکی صورت بندھی اور جب یہہ
شاہزادہ جوان گبرو ہوگیا تو فریدون نے ایرج کے انتقام کے لیئے
طرح طرح کے ٹھاٹ درست کیئے یہانتک کہ جب دن قریب آئے تو سلم
اور تور اوسکے خوف کے مارے کانپ اوٹھے اور چنے چنے سفیرونکو عمدہ
عمدہ نذرونکے ساتھ اپنے باپ کی خدمت مین روانہ کیا اور ہزار منتون سے
یہہ خواہش کی کہ آپ اب منوچہر کو یہان روانہ فرمائین تاکہ ہم دونو غلام
مانند اوسکے آگے کھڑے ہوکر پشیمانی کے آنسوؤن سے جرم اپنے دھووین
فریدون نے نذرونکو واپس کیا اور بڑے غیظ وغضب سے یہہ کہلا بھیجا
کہ تم منوچہر کو ایسے دن کے سوا کبھی نہ دیکھو گے کہ ہمراہ اوسکے ایسی بڑی
بڑی فوجین ہووین جو سر سے قدم تک لوہے مین ڈوبی ہونگی *

غرضکہ لڑائی شروع ہوئی اور پہلی لڑائی مین منوچہر کے نیزہ سے
تور مارا گیا اور سلم ایک قلعہ مین پناہ گیر ہوا یہانتک کہ اس سورما گبرو نے

اوسکو ملنے تشنوکی نوک چوک سے باہر نکالا اور کشتی مین کام اوسکا تمام کیا
غرضکہ اس لڑائی بھڑائی کی بدولت امن چین قایم ہوا اور جب کہ یہہ شاہزادہ
مظفر و منصور اپنے گھر کو واپس آیا تو خود فریدون نے پاپیادہ استقبال
اوسکا کیا اور جونہی کہ یہہ شاہزادہ الگ بھاگ پہونچا تو اپنی سواری سے
اوترکر فریدونکے سامنے زمین ادب کی چومی اور اوسکی مبارکبادی
بسر و چشم قبول کیا بعد اوسکے فریدون مرگیا مگر مرنے سے پہلے منوچہر کو
تخت نشین کیا اور یہہ نصیحت فرمائی کہ سام نریمان کی صلاح و مشورہ پر
چلنا جو بڑا عالی خاندان اور نہایت عقیل و فہیم اور سیستان کا موروثی
شاہزادہ تھا ایرانی مورخ بیان کرتے ہین کہ فریدون نے پانسو برس تک
فرمانروائی کی اور وہی پہلے پہل ہاتھی پر سوار ہوا اور اوسی نے
ان جانورون سے لڑائی مین کام لیا اوسکی دانشمندی اور نیک خصلتی
تمام اطراف عالم مین مشہور و معروف ہے اور اوسکے اوس وصیت نامہ
مین جسکو اپنے وارثونکے لیئے اوسنے لکھا تھا یہہ نصیحت بادشاہونکے لیئے

مندرج تھي کہ اپني عمر کے ہر دن کو اپني تاريخ کا ايک ورق سمجھنا چاہيے
چنانچہ اس سے بچنا ضروري ہے کہ کوئي بات اوسمين ايسي درج نہووے
جو پچھلونکي يادگار رکھنے کے لايق نہو

منوچہر کي سلطنت کا بيان

يہہ بادشاہ ايک نيک طينت اور خداپرست حاکم تھا اور اوسکي سلطنت
کي ترقي روزافزون اوسکے وزير اعظم سام نريمان کي فہم و فراست سے
منوط و مربوط تھي اور اوس وزير کي آل و اولاد نے ايسي شہرت پائي
کہ اوسکي ذات سے ايرانکے مورخ اور شاعر صرف ايسے واقعونکا بيان
کرتے ہين جو اونکي ذات وصفات سے متعلق ہين بيان کيا گيا کہ سام کا
بڑا بيٹا ايسي صورت پر پيدا ہوا تھا کہ بال اوسکے سر کے سفيد تھے سام کو
کونہ پريشاني لاحق ہوئي اور اسي وجہ سے نام اوسکا زال يعني بڈھے
سيان رکھا اور جب کہ اوسکے پيدا ہونے پر تھوڑے دن گزرے تو سام سے
لوگون نے يہہ فقرہ کہا کہ يہہ لڑکا تيرا نطفہ نہين بلکہ کسي ديو کا معلوم ہوتا ہے

چنانچہ سام نے اوسکو کوہ البرز پر اسغرض کے لئے روانہ کیا کہ وہ وہانسے گرایا جاوے ایرانی مورخون نے اس پہاڑ کی نسبت بیان کیا ہے کہ وہ ایسا بلند ہے جو سورج کے قریب اور آدمیونسے بعید ہے قصہ گو کہتے ہین کہ زال کو ایک سیمرغ کی مادہ نے اس پہاڑ مین پرورش کیا بعد اوسکے سام نے آپ کو بہت لعنت ملامت کیا اور اپنی حرکت سے نہایت پشیمان ہوا اسلئے کہ یہہ آواز اوسکے کانون مین غیب سے پڑی کہ جس بچہ کو اوسکے باپ نے چھوڑا اوسکے پال پوس کا ذمہ دار ہے جو سب کا محافظ ہے غرضکہ سام البرز پر گیا اور خدا کے سامنے بہت سا گڑگڑایا اور خدا خدا کرکے بیٹے کو پایا دونو بچھڑے ہوئے ملے اور دونو کے کلیجے ٹھنڈے ہوئے بعد اوسکے زال اپنے باپ کے ہمراہ اپنے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا اور تھوڑی مدت کے گزرنے پر خود سیستان اور کابل اور نیز اون ملکونکی حکومت جو اٹک کے شمال پر واقع ہین سام کو عنایت ہوئی اور وہ اپنے بیٹے کو لیکر اپنی قلمرو مین چلا گیا *

وہ عمدہ صفت جسکو شاعرون نے زال سے منسوب کیا اور اوسکو

بدولت جگہہ جگہہ شہرہ آفاق ہوا یہہ ہے کہ وہ رستم دستان یعنی اوس بڑے
دلاور کا باپ تھا جسکی دلاوریونسے مشرقی تاریخین معمور ہین یہانتک کہ اگر ہم
بھی اونکی وسعت وشہرت کے لحاظ سے اوس چھوٹی بات کو قلمبند کرین جو اوسکے
ولادت سے علاقہ رکھتی ہے معذور سمجھے جاوینگے *

بیان اوسکا یہہ ہے کہ زال ایک دن شکار کرتا کرتا حسب اتفاق
ایک برج کے تلے پہونچا جسکی برجی پر ایک چاند سی صورت نظر پڑی غرضکہ
دونو انکھین آپسمین لڑین اور دونو گھایل ہوکر گرے **نظم** یہہ کہین کی
تھی وہ کہانکا تھا * یہہ زمین کی وہ آسمانکا تھا * انکھہ لڑتے ہی ہوگئے یکرنگ *
اس لڑائی کے تھے نرالے ڈھنگ * مگر ملاقات کا کوئی طریقہ سمجھہ مین آتا
نتھا بعد اوسکے بہت سی سوچ بچار پر یہہ تدبیر اوسی چاند کے ٹکڑے کو
سوجھی کہ اوسنے اپنی زلفونکو کھولا جو برج کی جڑ تک پہونچین غرضکہ زال
اون مشکین کمندونکے ذریعہ سے اوپر چڑھا یعنی زلفونکے حلقون مین
پانو اپنے جماتا ہوا چڑھ گیا بات چیت کے بعد دریافت ہوا کہ نام اوسکا

رودابہ اور والی کابل محراب شاہ کی بیٹی سے جو نسل ضحاک کا ایک شاہزادہ
تھا غرضکہ اختتام اس انوکھی ملاقات کا عقد نکاح پر ہوا جسکو فریقین کے
پدر بزرگواروں نے پسند کیا بعد اوسکے دونو میاں بی بی بڑے راحت سے
یہانتک بسر کرتے رہے کہ دردزہ کے مارے رودابہ کی وہ بری نوبت
ہوئی کہ اوسکے شوہر کو اوسکی جان کے لالے پڑے اسی اثنا میں زال کو
وہ بات یاد آئی کہ جس سیمرغ نے اوسکو پہاڑ پر پالا تھا اوسنے رخصت کے
وقت کئی پر اپنے دئے تھے کہ ضرورت کے وقت ایک پر کو آگ پر رکھنا چاہیے
زال نے ایک پر کو آگ پر رکھا سیمرغ اوسیوقت آیا اور رودابہ کی رفع تکلیف
کے لیئے یہہ تدبیر بتائی کہ کوئی نشا اوسکو پلایا جاوے اور پہلو چیر کر بچہ نکالا جاوے
غرضکہ زال نے ویسا ہی کیا یعنی رودابہ کے پہلو کو چیر کر دیو کی صورت لڑکا نکالا
اور تھوڑے دنوں بعد اوسکے ماں بھی بھلی چنگی ہو گئی بچہ کا نام رستم رکھا گیا
اور سات دائیاں دودہ پلانے پر مقرر کی گئیں اور اسیقدر بھیڑ بکریوں سے
بھی کام لیا مگر وہ لڑکا سدا بھوکا رہا حاصل یہہ کہ اس دلاور کی ولادت کا

یہہ حال ہے جو مذکور ہوا فردوسی نے اوسکے کامونکو یہانتک چرخ
پر چڑہایا کہ سبھون کے الگ بھگ ٹھیرا دیا اور یہی باعث ہے کہ اصلی حالات
اوسکے ان مبالغون مین کھوئے گئے منوچہر کے عہد حکومت مین یہہ بڑا
کام اوسنے کیا کہ صوبہ فارس کے سفید قلعہ کو ملازمان دولت کے قبضۂ
تصرف مین لایا یہہ قلعہ اپنے سفید صورت کی بدولت اسی نام سے مشہور
تھا اور اب بھی اسی نام سے پکارا جاتا ہے اور حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ
شیراز کے شمال مغرب مین چہتر میل کے قریب ایک بڑے اونچے پہاڑ
پر واقع ہے جو چارونطرف سے عمودنما ہے شکل اوسکی مستطیل اور اوسکی
چوٹی پر ایک ہموار سطح ہے جسپر اچھے خوشنما سبزے اوگے ہوئے ہین اور بہت سے
چشمون سے اوسکو پانی پہونچتا ہے چڑہائی اوسکی تین میل کے قریب ہے
جسمین پانسو چھہ سو گز ایسی دشوار ہے کہ اگر تھوڑی مزاحمت سے چڑہنے والے کی
روک ٹوک کیجاوے تو وہ اوسکی مدافعت نہین کرسکتا ہے *

یہہ بات اچنبھے کی نہین کہ اوس زمانہ مین باعث نہوسکے

لمالی فن سپہ گری کے رستم بھی زور و زبردستی سے اوس قلعہ کو فتح
نکر سکا چنانچہ اوسنے بڑے کڑے محاصرہ کے بعد ایک تدبیر ایسی نکالی
جو فند و فطرت سے پوری تھی یعنی اوسنے نمک دالونکا بھیس بھرا
جسکی محصورونکو بڑی حاجت تھی اور اونٹوں کے تھیلونمین نمک کی جگہہ جنکی
بدولت وہان رسائی ممکن ہوئی ایک ایک سپاہی مسلح چھپایا غرضکہ وہ اونٹ
اندر پہونچے اور کسیکو کسی قسم کا شک شبہہ نہوا اور جب کہ اندھیرا چھا گیا تو
یہہ چھپے رستم چارونطرف پھیلے اور بڈہ بڈہ کر تلوارین مارنے لگے اگرچہ بھتونکو
چھاپا مارا گیا مگر باوصف اسکے وہ بھی خوب دل کھولکر لڑے حاصل یہہ کہ
صبح ہوتے ہی چاندنا ہو گیا یعنی قلعے پر قبضہ حاصل ہوا کہتے ہین کہ وہان رستم کو
ایک بڑا خزانہ ہاتھہ آیا

نوذر کی سلطنت کا بیان

منوچہر ایکسو بیس برس کی سلطنت کے بعد اس جہان فانی کو
چھوڑ گیا اور مرنے سے تھوڑی دیر پہلے اپنے بیٹے نوذر کو بلا کر بڑی تاکید سے

یہہ فرمایا کہ سام اور اوسکی آل و اولاد کو اپنے تخت کا بڑا پایہ سمجھ مگر جون ہی کہ یہہ
شاہزادہ باپ کی گدہی پر بیٹھا تو باپ کی نصیحت کو بھول گیا اور باپ کے
صلاح کاروںکی تب تک بات اوسنے نہ پوچھی کہ رعایا سخت برہم ہوئی جو اوسکے
ظلم و ستم سے نہایت تنگ آگئی تھی غرضکہ ایسے اڑے وقت مین اوسنے
سام کو طلب کیا اور جب وہ دربار مین حاضر آیا تو بادشاہت کا بوجھ بہار اوپر
ڈال دینا چاہا مگر سام نے جان اپنی بچائی اور کمال ادب سے یہہ عرض کیا کہ
آپکا ملک آپ کو مبارک رہے ہان شر و فساد کے رفع دفع مین خیر خواہی سے
کبہی کوتاہی نہوگی ادہر بادشاہ کی جہل و حماقت سے رعایا کا یہہ حال تھا اور
اودہر پشنگ والی توران نے بسرداری اپنے بیٹے افراسیاب کے بیس ہزار
آدمی ایران پر روانہ کیئے تھے اور تور و سلم کے انتقام کو لڑائی کا حیلہ ٹھیرایا تھا
مگر اصلی باعث یہہ تھا کہ بادشاہ کے ظلم و ستم کے مارے ایران ویران
ہوگئی تھی اور جب کہ تورانی آگے کو بڑہے اور سام کے مرنیکی خبر ادہر اودہر
پھیلی تو وہ دوگنے دلیر ہوگئے اور کامیابی کی صورت بندہ گئی اور

حقیقت یہہ تھی کہ یہہ گمان اونکا جھوٹا تھا اسلیے کہ اسعرصہ مین دو لڑائیان
اور دو کشتیان واقع ہوئین جنمین سے ایک لڑائی مین کاوہ لوہار کا بیٹا بارہا
ترکی کے ہاتہہ سے مارا گیا اور دوسری مین خود بادشاہ افراسیاب کے
ہاتہونسے زخمی ہوا غرضکہ اس کامیابی سے یہہ صورت نظر آئی کہ ایرانکا
تاج افراسیاب کے سر پر جلوہ گر ہوگیا چنانچہ تھوڑے دنونکے بعد افراسیابنے
اوسکو گرفتار کرکے قتل کیا مع عمر چار دن کی زندگی پر کیا بھروسا چاہیے
یہہ واقعہ ساتوین برس واقع ہوا مگر اس بادشاہ واژون بخت نے شاہزادہ
افراسیاب سے کشتی لڑنے مین وہ دلیری دلاوری برتی کہ تحسین و آفرین کے
قابل ہوا اور سارے دہبے اس سے دہوئے گئے*

جب کہ نوذر مارا گیا تو افراسیاب ایران کے تخت پر بارہ برس تک
بیٹھا اور اوسنے سارے امیرون کو گرفتار کرکے مارنا چاہا مگر اوسکے بہائی
اگرایرس نے اوسکو اس ارادہ سے باز رکہا اور یہہ بات اوسکو سمجہائی
کہ قلعہ ساری واقع مازندران مین مقید رکہے جاوین بعد اوسکے فرزند رستم

سام نریمان یعنی زال زر بدر بزرگوار رستم دستان نے جو والی کابل و ہراة تہا
اپنے خسر کی فوج طلب کی کا مالک تہا افراسیاب کے مقابلہ پر کمر باندھی اور اگریرس
اوسکے بھائی کو یہہ پٹی پڑھائی کہ اگر کوئی تدبیر ایسی نکلے کہ اسیر وں کو چھوٹنے کی
کیجاوے تو ایران کا تخت آپکے نام پر مسلم ہوگا غرضکہ زال نے اوسکو
موافق بنانے میں ہر طرح کی کوشش کی اور اس تدبیر کو اس وجہ سے
معقول و پسندیدہ سمجھا کہ نوذر کے دونو بیٹے اپنے باپ کی مانند ایسے
دون ہمت اور پست فطرت تھے جو حکم انکی لیاقت نہ رکھتے تھے اور غالب
یہہ ہے کہ یہہ لوگ اپنے ملک اور ہموطنوں کے چھوڑانے کے لیے کوئی تدبیر اس سے
زیادہ بہتر نپائی کہ پھوٹ اپنے بدخواہوں میں ڈالکر کام اپنا نکالے غرض کہ
اگریرس اس لوبھ لالچ میں پڑا اور زال سے یہہ کہلا بھیجا کہ ایک قوی
فوج اس مخلص کے مقابلہ پر روانہ کرنی چاہیے تاکہ مجکو اپنے ملک کے
جانیکا حیلہ ہاتھ آوے اور اوسیوقت یہہ بھی ٹھہرائی کہ ایک لشکر ساری کو
روانہ کیا جاوے چنانچہ یہہ تدبیر اوسکی راس آئی یعنی جو فوج اوسے

قلعہ کو رہا نہ کی گئی تھی اوسنے ایرانی امیرونکو قید سے چھوڑا یا مگر نصیبون سے
اگریرس کا فریب افراسیاب پر کھل گیا اور اوسنے بڑے غیظ و غضب سے
تورانی امیرونکے سامنے خاص اپنے ہاتھوں سے کام اوسکا تمام کیا *

زو طہماسپ کی سلطنت کا بیان

جب کہ زال نے اگریرس کی سنائونی سنی تو طہماسپ کے بیٹے زو کو
ایرانکا تخت نشین کیا بعض لوگ اوسکو سلم کی اولاد سے کہتے ہین اور بعضونکا
یہہ قول ہے کہ وہ منوچہر کی نسل سے تھا یہہ بادشاہ فارس کی فتح کے
بعد اس جہان فانی سے گزر گیا اور گرشاسپ اوسکا بیٹا اوسکی گدی پر
بیٹھا مگر زال نے اوسکو نالائق ٹھیرا کر تخت سے محروم کیا اور یہہ وہ بادشاہ
ہے جسکو ایرانی مورخ خاندان پیشدادیان کا خاتمہ سمجھتے ہین اور اونکے
حساب کی رو سے دو ہزار چار سو پچاس برس اس خاندان نے حکمرانی کی
اس خاندان کے بادشاہون مین سے بارہ بادشاہونکے نام مشہور و
معروف ہین باقیونکے نام مشہور نہین اور اون بارہ بادشاہونکے

عہد سلطنت کے واقعون مین سے کاوہ کی بغاوت کے سوا کوئی تاریخی واقعہ نہین ہوا

تیسرا باب کیانیونکے بیان مین

کیقباد کی سلطنت کا بیان

یہہ بادشاہ کیانی خاندان کا بانی منوچہر کی نسل کا تھا چنانچہ بعضونکا یہہ قول ہے کہ وہ اوسکا پرپوتہ تھا اگرچہ وہ ماوشما سے گریزان ہوکر کوہ البرز مین گوشہ نشین ہوا تھا مگر گوشہ نشینی اوسکی مشہور معروف تھی چنانچہ جب زال نے گرشاسپ کو سلطنت کے قابل نہ دیکھا تو اوسنے اپنے بیٹے رستم کو کیقباد کی خدمت مین روانہ کیا رستم نے اوسکو پہاڑ کی جڑ مین پایا اور جس مطلب کے لئے آیا تھا وہ سارا گوش گزار کیا شاہزادہ نے تقریر اوسکی سنکر یہہ فرمایا کہ مین آج اسلئے پہاڑ پر سے نیچے آیا ہون کہ مینے خواب مین یہہ مشاہدہ کیا تھا کہ دو سفید بازون نے ایران کا تاج میرے سر پر رکھا ہے غرضکہ کیقباد اور رستم نے باہم کھانا کھایا اور بمقتضاے اوس زمانہ کے شراب کے پیالے چلے بعد اوسکے دونو لشکر مین داخل ہوے

مگر جب تک سارے سرداروں کی رضامندی حاصل نکی تب تک بادشاہ کو
نبنایا اور جون ہی کہ تاج پوشی اور تخت نشینی کی رسمیں پوری ہوئیں تو
کیقباد اندر محل کے گیا اور امور سلطنت کا انصرام زال کو تفویض کیا
اور اوسکا بیٹا رستم ایرانیونکا پیشوا اسہناک افراسیاب کے مقابلہ کے
مقرر کیا گیا جو اب دریای اکسیس سے اوترکر ایران پر پھیلنا چاہتا تھا
رستم کے پہلے میدان کا یہہ بیان ہے کہ اوسنے اپنے باپ سے سام کا
نیزہ حاصل کیا جو ایسا بھاری ہتیار تھا کہ اوسکے دشمن بہت دنوں سے
اوسکی دہشت سے کانپتے تھے چنانچہ تاتاریوں یعنی تورانیوں نے بہت جلد
اوسکو پہچانا اور جب کہ افراسیاب نے یہہ پوچھا کہ یہہ کون لڑکا ہے
جسنے ہماری فوجکو بہت سا ہلاک کیا تو کسی نے یہہ جواب دیا کہ کیا آپنے
نہیں دیکھا کہ وہ سام کا بھالا اوٹھائے ہوئے ہے اور وہ ایسا گبرو ہے
جسکی ہمت کا بڑا مطلب نام آوری ہے افراسیاب نے اوسکو لڑکا سمجھکر
حملہ کیا اور جب کہ رستم اوسکے ارادہ سے پہلے لیگیا اور اوسکو نہتا دیکھا

تو اوسنے اپنا بھالا پھینکا اور کشتی کرنیکو دوڑا چنانچہ تھوڑی دیر تک
زور آزمائی کا ہنگامہ گرم رہا یہانتک کہ افراسیاب کو رستم نے
زین سے اوٹھایا مگر جس کمربند سے پکڑکر اوٹھایا تھا وہ نصیبون سے
ٹوٹ گیا **شعر** قسمت کی خوبی دیکھو کہان ٹوٹی ہے کمند ✽ دو چار ہاتہہ
جبکہ لب بام رہگیا ✽ کمربند کے ٹوٹتے ہی افراسیاب اپنے گھوڑے سے
زمین پر گرا اور فوج اوسکی اوسکے بچانیکو اس کثرت سے ٹوٹی کہ رستم کے
قبضے سے نکل گیا اور وہ ہاتہہ ملتا رہگیا اگرچہ غنیم اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا
مگر فوج غنیم کے بڑی شکست کھانے سے اوسکی فیروزمندی کمال کو
پہونچی ایرانی مورخ بیان کرتے ہین کہ رستم نے اس لڑائی مین کیا رہ سو
ساٹھہ آدمی خاص اپنے ہاتہہ سے مارے بعد اوسکے افراسیاب
اکسیس سے اوترکر چلا گیا اور پشنگ اپنے باپ کو یہہ سمجھایا کہ اب ایسی قوم
سے آشتی کرنا قرین مصلحت ہے جسکے دبانے لیجانیکی توقع موہوم بھی
نہین ہے غرضکہ خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہوا اور با وصف اسکے

کہ رستم آشتی کو پسند کرتا تھا باہم آشتی واقع ہوئی اور یہہ قرار ٹھیرا
کہ بدستور سابق پھر آپس اب دونو سلطنتون مین حد فاصل قایم رہی
کیقباد اس آشتی کے بعد ایکمدت زندہ رہا اور ایکسو بیس برس کی سلطنت
کرکے مر گیا شعر دو چار دن کی سیر ہے یہہ عمر مستعار ✽ آخر کو پھیر عدم کے ہے
کوئی دن کی دیر ہے ✽ اس بادشاہ نے داد و دہش کو لیا اوجالا کہ لوگ
اوسکے عہد سلطنت مین فریدون سے پاک طینت بادشاہ کو بھول گئے
شعر دنیا مین شور ہمت مردانہ رہگیا ✽ گو وہ نہین رہا مگر افسانہ رہگیا ✽
کیکاوس اور آرش اور آرمین اور روم اوسکے چار بیٹے تھے جنمین سے
کیکاوس کو تخت نشینی کی وصیت کی اور باقیونکو اوسکی فرمانبرداری کا
حکم دیا

کیکاوس کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ کی سلطنت کا ابتدا عیش و عشرت سے معمور اور امن
ور احت سے بھرپور رہا مگر بعد اوسکے بقول اوسکے کہ مشوق کا

کہنا تو گوارا نہین جاتا ایک اپنی معشوقہ کے صرف اتنے کہنے مین آگیا کہ مازندرانکی
آب وہوا بغایت لطیف و پاکیزہ ہے چنانچہ اوسنے وہان کا ارادہ کیا مگر ملازمان
دولت مین سے کوئی خیرخواہ اوسکا شریک اسلیئے نہوا کہ اوس ملک مین جو
ہرکینیا کے نام سے قدیم مشہور تھا وحشی بستے تھے اور بیٹھے بٹھائے اونکے
چھیڑنے بھڑکانے مین کوئی فایدہ نسمجھا چنانچہ زال کو بہت سماجت سے
بلایا کہ وہ بادشاہ کو اونچ نیچ اسکی سمجھاوے مگر زال کی نصیحت موثر نہوئی
اور بادشاہ نے یہہ ہوشیاری برتی کہ اپنے نہونے کے زمانہ مین اوسکے
حکمرانی چاہی زال اپنی حکومت پر راضی نہوا اور یہہ گزارش کی کہ میلاد کے
نام پر حکمرانی مقرر ہووے اور مین اوسکا ممد و معاون رہون چنانچہ میلاد کو
فرمانروائی تفویض ہوئی اور یہہ ہدایت کی گئی کہ کسی بڑے کام مین
زال کے بلا مشورت دست اندازی نکرے

جب کہ والی مازندران نے شاہ ایران کی آمد آمد سنی تو اوسنے
دیو سفید سے اعانت چاہی چنانچہ دیو سفید اور والی مازندران کے

فوجون نے شاہ ایران کو ایک بڑی لڑائی مین شکست فاحش دی
وجہ اوسکی یہہ ہوئی کہ کیکاؤس اور اوسکی فوج کی انکھونکے تلے اندھیرا
چھا گیا تھا بہت سے پائی کے پوت اوس لڑائی مین کام آئے اور جو باقی رہ گیے
وہ پکڑے گئے یہانتک کہ کیکاؤس بھی گرفتار ہوا اور ایک مضبوط و مستحکم
قلعہ مین مقید رکھا گیا جسکی حفظ و حراست پر ایک سردار ارزنگ نامی مقرر
کیا گیا یہہ سردار اکثر طعن و تشنیع سے پیش آتا تھا اور ہنسی ٹھٹھول سے
یہہ پوچھا کرتا تھا کہ آپ اب اوس آب و ہوا کے لطف و پاکیزگی کا مزا پاتے
ہین جسکے لیئے آپ کو یہہ خواہش دامنگیر ہوئی تھی

غرضکہ یہہ خبر وحشت اثر ایران مین پہونچی جسکے پہونچتے ہی تمام
ایرانی جیتے جی مر گئے اور زال نے رستم کو بادشاہ کے چھوڑانیکے لیئے
چنانچہ اس سورما گبرو نے زور و قوت اور فہم و فطرت دونو کے ذریعہ سے
بادشاہ کو قید سے چھوڑایا اور ایرانی قصہ خوانونکے قول کے موجب بڑے بڑے
دیوون اور کڑے کڑے طلسمون سے مقابلہ کیا

دیو سفید کے مارے جانے پر جو رستم کے ہاتھ سے عین کشتی مین
مارا گیا یہہ بڑی مہم خاتمہ کو پہونچی اور وہ لوگ اوسکے جو زندہ بچے کیکاؤس کے
مطیع و خادم ہوگئے اور ایک سونیکا تخت اوسکو چڑہایا جسپر وہ چڑہ کر بیٹھا
اور اوسکے داہنی جانب رستم کو ایک زرین نیم تخت پر بٹھلایا بیان
کیا گیا کہ والی مازندران تھوڑے دنون تک ہاتھہ پانو مارتا رہا مگر انجام کو
رستم کے نیزہ سے مارا گیا اور تمام ملک اوسکا ایران کی قلمرو مین داخل ہوا
اور بطور جاگیر اوس اولاد دیو کو عنایت کیا گیا جو دیووںکا مالک سردار تھا اور
پہلے پہل رستم سے وہی لڑا تھا اور بعد اوسکے وہی اوسکا بڑا معاون ہوا
کیکاؤس اصفہان کو واپس آیا اور وہان پہونچکر تھوڑے دنون
چین سے بیٹھا رہا مگر بعد اوسکے اوسنے شاہ ہاماوران کو اس بات پر مجبور کرنا چاہا
کہ وہ اپنی بیٹی اوسکے محلون مین داخل کرے چنانچہ وہ اوسکے جال مین
پھنس گیا یعنی شاہ ہاماوران نے اوسکو دعوت مین بلاکر دغا سے گرفتار
کیا بادشاہ کے پھنسنے سے ایرانی بہادر مصیبتون مین پھنسے اور افراسیاب

ایسی فرصت کو غنیمت سمجھ کر بحر جیحون سے ادھر اوتر آیا اور جب کہ رستم
نے حال اپنے ملک کا ایسا دیکھا تو نہایت تاسف کیا مگر پہلے پہل بادشاہ کے
چھوڑانے مین ہمت کو مصروف کیا اور بہت سی فوج اپنے ہمراہ لیکر شاہ
ہاماوران پر حملہ آور ہوا جسکو مصر و بربر کے بادشاہون نے کمک پہونچائی تھی چنانچہ
پہلے تو بادشاہ رستم دستان کے ہاتھون مین گرفتار ہوئے اور رستم نے
شاہ ہاماوران کو صرف اپنے ولی نعمت کی رہائی پر مجبور کیا بلکہ اوس سے
اور نیز اوسکے معاون بادشاہون سے افراسیاب کے خارج کرنے پر زور
وزبردستی مدد حاصل کی افراسیاب اس بڑی فوج ظفر موج کا مقابلہ
نکرسکا جسکا پیشوا وہ رستم تھا جسنے افراسیاب کو پہلے بھی مغلوب کیا
تھا اور اوسکی عقل و دانش اور زور و قوت سے تقویت پائی ہوئی
تھی کہتے ہین کہ کیکاوس ایک خودبین اور متکبر بادشاہ تھا اور ایسی
تدبیرونکے برے نتیجونکی بدولت جو اپنی بلند نظری سے سوچتا تھا اور
اوسکے رئیس لانیکی لیاقت نرکھتا تھا طرح طرح کی دقتون اور [illegible]

بھانت کی مصیبتوں مین مبتلا رہتا تھا اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فردوسی طوسی نے اس بادشاہ کے ایسے ایسے حالات اسلئے بیان کیے ہین کہ جن بہادرون کا حال اوسنے شاہنامہ مین لکھا ہے وہ اوسکے کام مین آوین اور یہی باعث ہے کہ کیکاؤس کے حالات عمر ایسے سیکڑون قصون سے معمور ہین جو اس تاریخ کے شایان ومناسب نہین مگر فردوسی کے لیئے یہہ سامان اچھا بہم پہنچا تھا فردوسی نے کیکاؤس کے عہد سلطنت کی تاریخ حال مین اوس کشتی کا جو خود رستم اور اوسکے بیٹے سہراب مین واقع ہوئی تھی ایسا درد انگیز اور اثر ریز لکھا ہے جسکے سننے سے سننے والونکے کلیجے پھٹ جاتے ہین اور حقیقت یہہ ہے کہ اس دلاور بے بدل نے اس کشتی مین وہ فیروزی حاصل کی جسکے حاصل ہوتے ہی خود کشتہ ہوگیا اور باقی عمر اوسکی بڑی تلخکامی اور نہایت بے لطفی سے بسر ہوئی بیت کٹی ہزار مصیبت سے گو ہماری رات ٭ تڑپ تڑپ کے گذاری تو کیا گذاری رات ٭ ✻

کیکاؤس کے عہد سلطنت مین ایک ایسی واردات واقع ہوئی جسکے

باعث سے ایران و توران مین ایک عرصہ دراز تک لڑائی بھڑائی کے
ہنگامے گرم رہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ افراسیاب کی سگی بھتیجی کیکاؤس کے
نکاح مین آئی تھی جسکے پیٹ سے سیاوش سا بیٹا کیکاؤس کے گھر مین پیدا
ہوا یہہ شاہزادہ رستم دستان کو باینغرض سپرد کیا گیا کہ وہ بھی جانسے
اوسکی تعلیم و تربیت مین کوشش کرے کہتے ہین کہ یہہ شاہزادہ چودہوین
چاند کا ٹکڑا اور سر تا پا عقل کا پتلا تھا چنانچہ شکل و شمائل مین ایسا پورا تھا
کہ شاہ ہاماوران کی بیٹی سوداب جو خاص بادشاہ کی بی بی اور شاہزادہ کی
سوتیلی مان اور اپنی ہمجولیون مین سج دہج کی پوری اور رنگ سکھہ کی سچی تھی
ہزار جانسے اوسپر مرنے لگی اور بادشاہ کی بی بی ہونیکا خیال اوسنے
بھلایا اور اوسکے بہلانے پھسلانے اور اپنے دانوین لانے مین کوئی دقیقہ
باقی نچھوڑا مگر جب کہ مراد اوسکی پوری نہوئی اور کوئی تدبیر اوسکی راس
نہ آئی اور شاہزادہ کے رپٹنے سے مونھہ ماری سی رہگئی تو بہت سی
جھنجلا کر بادشاہ کے سامنے شہزادہ کو یہہ تہمت لگائی کہ اس نابکار نے

میری عصمت کو بگاڑنا چاہا تھا بادشاہ نے دونو کو آمنے سامنے کھڑا کرکے
ملاحظہ کیا کہ سودابہ تو بھبوکا بن رہی ہے اور سیاوش اپنے سیدھے
سادھے تیور سے چپ ہو رہا ہے بادشاہ نے سودابہ کو سچا نسمجھا اور بات
اوسکی نہ سنی بعد اوسکے سودابہ نے سیاوش کی تباہی پر کمر باندہی چنانچہ
اوسنے یہہ ہوائی اوڑائی کہ سیاوش فلانی بیگم سے رہتا ہے اور سارے
محلسرا میں خیانت کرتا ہے سیاوش نے یہہ دھبا دھونا چاہا چنانچہ
وہ جلتی آگ میں سے نکل گیا اور کسی قسم کا نقصان اوسکو نہ پہونچا بلکہ
زیادہ یہہ بھلائی بری کہ اوسنے سودابہ کی شفاعت کی مصرعہ
اگر مردی احسن الی من اسا *
اگرچہ ایک مدت سے افراسیاب نے اپنے دھاوونسے
ایرانیونکو ڈرا رکھا تھا مگر اس زمانہ میں اوسکو اپنی جان بچی لالے
پڑے اسلئے کہ ایک بڑی فوج ایرانیونکی فراہم ہوئی اور افراسیاب
ایک پریشان خواب کے دیکھنے سے شکستہ خاطر ہو رہا تھا جسکی نسبت

بعضے نجومیون سے یہہ گزارش کی تھی کہ ایسی پریشان خوابونکا خیال
کرنا نچاہیے اسلیے کہ ایسی خوابین اکثر جھوٹی ہوتی ہین مگر وہ نجومی جو نزدیک
اوسکے معتمد تھے بیان اونکا یہہ تھا کہ یہہ خواب اچھا نہین ابت یہی
مناسب ہے کہ آپ لڑنے بھڑنے کو چھوڑین چنانچہ اوسنے بحسب اس
قول کے آشتی کی طرح ڈالی اور سیاوش اور رستم نے جو ایرانی
فوج کے افسر تھے درخواست اوسکی قبول کی اور کڑی کڑی شرطون کے
قبول کرنے اور چند لوگون کے دینے پر مجبور کیا اور ایکسو اول ایفای عہد
کی تکمیل کی غرض سے حاصل کیے مگر کیکاوس افراسیاب کی بری خواب کا
حال اور اوسکی پریشانی کی کیفیت سن چکا تھا اور اوسکے سر کی توقع
غالب سمجھا تھا آشتی کی خبر سے آس اوسکی ٹوٹی اور نہایت ناخوش
ہوا اور شاہزادہ سیاوش کو ہدایت فرمائی کہ اون لوگون کو دربار مین روانہ
کرے اور فوج کی حکومت طوس کو مرحمت کی اور جنگ وجدال کی
نسبت حکم قطعی نافذ کیا تھا شاہزادہ باپ کی حرکت سے سخت ناراض ہوا

اور تمام اُدلون کو افراسیاب کی خدمت مین روانہ کیا اور خود بھی وہان
چلا گیا اور باپ کو کہلا بھیجا کہ مین ایسی بد معاملگی مین شریک ہونا نہین
چاہتا افراسیاب آدمیت سے پیش آیا اور بڑی آوبھگت اوسکی کی اور
اپنا بیٹا اوسکو بنایا اور یہہ سوگند اوسنے کھائی کہ جب تک دم مین دم
رہیگا تب تک کیکاوس سے لڑتا جھگڑتا رہونگا اور وہ نیازنامہ جسکو
سیاوش نے باپ کی خدمت مین روانہ کیا تھا اوسمین اسپنے
ادھر آنے کی وجہ یہہ لکھی تھی کہ سودابہ کے لگانے بجھانے سے
جان و آبرو اپنی سلامت رہنی ممکن نہ تھی بعد اوسکے اس شاہزادہ
دور از خویش و تبار و بعید از یار و دیار نے پیران[۵۱] ویسہ وزیر افراسیاب کی
صاحبزادی سے شادی کی اور تھوڑے دنون پیچھے خود افراسیاب کی
بیٹی فرنگیس کو جو چودھوین رات کا چاند تھی اپنے نکاح مین لایا جسکے
مہر کی بدولت چین و ختن[۵۲] کا ملک اوسنے حاصل کیا اور وہان جا کر کنج
عافیت مین عزلت گزین ہوا اور باپ کے مرنیکا منتظر بیٹھا اور کنگ دژ کو

دارالحکومت اپنا بنایا جسکو فردوسی نے بہت سا سراہا ہے اور اپنی
قلمرو کی ترقی مین جی جان سے مصروف ہوا مگر بہت سے تورانی امیر
اوس سے جلنے لگے یہانتک کہ خود افراسیاب کا بھائی گرسیوز
اوسکی جان کا لاگو ہوگیا اور بھائی کو ایسے ایسے فقرے سنا کر کہ سیاوش
خودمختاری کا ارادہ رکھتا ہے برہم کرنا چاہا اگرچہ پہلے پہلا افراسیاب کا
قلب اون خیالون سے خالی رہا جو مہمان کی تواضع تعظیم سے متعلق ہوتے
ہین مگر آخرکار اوسنے اپنے مہمان کے قتل ناحق پر ہاتھ اپنا اوٹھایا جو اوسکی
پناہ مین آیا تھا چنانچہ جب افراسیاب اوسکی جانب سے قطعی بدگمان ہوگیا
تو اوسنے کہین چلے جانیکی اجازت چاہی مگر گرسیوز نے ایسے ترحم کو
قرین مصلحت نہ سمجھا اور یہہ فقرہ سنایا کہ تاتاری خاندان کے لیئے
یہہ تدبیر اچھی نہین اسلئے کہ آیندہ کو تاتار ایسے قوی بادشاہ کی
تاخت و تاراج سے پامال ہوگا جو اوسکے جزو و کل سے بخوبی واقف
ہے اور اوسکی تمام رعایا اوسکو جی جان سے چاہتی ہے غرضکہ

یہہ افسون اوسکا سو شہر ہوا اور شاہزادہ دغا سے مارا گیا فرنگیس اوسکی
بی بی حاملہ تھی اور اسیلئے کہ سیاوش کے نطفہ سے افراسیاب کے
انتقام کا کھٹکا تھا قتل اوسکا بھی ٹھیرایا گیا مگر دربار کے امیرون نے
باہم اتفاق کرکے اس ناشایستہ حرکت سے افراسیاب کو باز رکھا
اور اوس دکھیا رانڈ کو بیران ویسہ کے حوالہ کیا گیا اور یہہ سمجھایا گیا
کہ جب بچہ پیدا ہووے تو وہ جیتا جاگتا رہے غرضکہ مدت کے
پورے ہونے پر بچہ پیدا ہوا اور بیران ویسہ نے ترس کھا کر کسی
چرواہے کو حوالہ کیا اور افراسیاب کو یہہ سنا دیا کہ ایک چرواہے کو
اس غرض سے دیا گیا کہ وہ کسی جنگل مین اوسکو چھوڑ آوے نام
اوس در یتیم کا کیخسرو رکھا اور بڑی احتیاط اس امر مین برتی گیی
کہ چھپے چھپائے ایسی تعلیم اوسکو کیجاوے جو اوسکے عالی خاندان
اور آیندہ عز و شان کے شایان و مناسب ہووے افراسیاب کو
اپنے نواسہ کے جیتے جاگنے کی خبر پہونچی اور حال اوسکا بیران ویسہ وزیر

دریافت کیا وزیر نے عرض کیا کہ ہان مین نے بھی سنا ھے کہ اوس
لڑکے کو کسی چرواھے نے جنگل مین سے پایا ھے اور اوسی نے
اوسکو پالا پوسا ھے مگر بڑے تشکر کا مقام ھے کہ وہ لڑکا بڑا چہلّا بلّا ھے
اور جب کہ افراسیاب نے اوسکا دیکھنا چاہا تو پیران ویسہ نے کیخسرو کو
یہہ سکھایا پڑھایا کہ بادشاہ کے سامنے اوپری لوگون کی حرکتین کرنا
اور زبان سے وہ باتین کہنا جنسے بلّاپن ظاہر ہووے کیخسرو نے
یہہ کام ایسی طرح انجام دیا کہ ہر سوال کا جواب ایسا ادا کیا جسکے سننے سے
تمام درباری کھلکھلا کر ہنسنے لگے افراسیاب کو انتقام کا کھٹکا نرہا اور
یہہ حکم اوسنے دیا کہ یہہ بیچارہ اور اوسکی مان دونو سیاوش کے
مقبرہ مین امن وامان سے رہا کرین *

سیاوش کی سناونی سے ایرانیونکو بڑا غم حاصل ہوا اور
اوسکے باپ نے انتقام لینے پر کمر باندہی اور فوج اکھٹی کی اور رستم کو
بڑی منت سماجت سے اسلئے بلایا کہ وہ فوج کی حکومت کو سنبھالے

رستم نے سودابہ کے قتل کو شرط اپنے آنے کی ٹھیرائی اسلیئے کراوسی کی
بدولت سیاوش نے وہ تمام آفتین اوٹھائی تھین غرضکہ کیکاوس نے
بڑی مجبوری سے شرط اوسکی قبول کی اور وہ لشکر لیکر افراسیاب کے
مقابلہ کو روانہ ہوا افراسیاب نے اپنے بیٹے سرخہ کو تیس ہزار آدمیون
سمیت اوسکے مقابلہ کے لیئے روانہ کیا مگر اس فوج کو ایران کی اوس فوج نے
تتر بتر کیا جسکا حاکم رستم کا بیٹا فرامرز تھا یہان تک کہ سرخہ مارا گیا اور سر
اوسکا کیکاوس کی خدمت مین روانہ کیا گیا اور جب کہ افراسیاب کو یہہ
بری خبر پہونچی تو وہ آپ آمادہ ہوا اور پہلی لڑائی مین رستم اور پیلسم کی
کشتی ہوئی جسنے ایرانی سردارون کو مغلوب کیا تھا افراسیاب نے
اُس پہلوان سے یہہ وعدہ کیا تھا کہ اگر تو فتح پاویگا تو آدھی سلطنت
حوالہ کردونگا مگر اس پہلوان نے ایسی بیعزتی سے شکست کھائی کہ رستم
کے بھالے سے زخمی ہوکر اپنے لشکر مین جا کر گرا اور وہ بھالا اوسکی
کمر مین گھسا رہا اسلیئے کہ رستم نے اوسکی جان کو بآسانی شکار کرنا اچھا

نسبجها بعد اوسکے افراسیاب نے اپنے امیرونکو رستم کے مقابلہ پر بہت سا آمادہ کیا مگر کسی کا ہیاو نپڑا اور کوئی پہلوان اوسکی ٹکر نہ اوٹھا سکا اور جب کہ وہ مایوس ہوا تو بہت سا نیلا پیلا ہو کر آپ اپنی روز آزمائی کا ارادہ کیا چنانچہ رستم سے کشتی ہوئی اور رستم نے اوسکو گھوڑے سے اوتارا اور اوسکی فوج نے جان اوسکی بڑی محنت سے بچائی اور اسوقت بہت بڑا گھمسان پڑا مگر ایرانی غالب آئے اور نو دس میل تک تورانیونکا پیچها دبائے چلے گئے اور جبکہ افراسیاب اس لڑائی سے لوٹ کر گیا تو کیخسرو کے قتل کا ارادہ کیا مگر پیران ویسہ کی روک تھام سے باز رہا جسنے اوسکو یہہ سمجھایا تھا کہ اس حرکت سے بات آپکی پھسکی پڑجاویگی اور بہت بڑا بٹا لگیگا اور توسط کے درجہ کی یہہ بات اوسکو سمجھائی کہ آپ اس لڑکیکو چین کے سمندر پار ابھی روانہ فرماوین جو ایسی جگہہ ہے جہانسے لوٹنے کی توقع نہیں افراسیاب اپنی سلطنت سے بھاگنے پر مجبور ہوا اسلئے کہ رستم نے سات برس تک برابر وہان حکمرانی کی اور بعد اوسکے اپنے

بیٹے فرامرز کو سفر کر کے اپنے بادشاہ کی خدمت مین حاضر آیا*

کیخسرو کی ڈھونڈھبھال مین بڑی کوشش برتی گئی چنانچہ
گیو دلاور نے چین کے چپے چپے کو ڈھونڈا اور بہت سی تورانی فوجکو
شکستین دین اور بہت سے نمایان کام ہونکے بعد اس مہم کو سر کیا
یعنی کیخسرو کی حصول ملازمت سے مشرف ہوا اور جب کہ یہہ شاہزادہ
داداجان کی خدمت مین پہونچا تو وہ خوشی کے مارے پھولا نسمایا
اور بے تکلف تخت سلطنت پر اوسکو بٹھلایا اور تمام امیرون کو اوسکی
اطاعت کے لیئے فرمایا چنانچہ تمام امیرون نے طوس کے سوا اوسکی
اطاعت کا غاشیہ اوٹھایا اور عین معرکہ مین طوس نے کیکاوس کے
بیٹے فریبرز سے مخاطب ہوکر یہہ جملہ ادا کیا کہ جب آپکے والد ماجد کا دور
حکومت پورا ہوجائیگا تو بعد اونکے آپ کے سوا کسی حاکم کی اطاعت
نکرونگا اور اگر یہہ بھی مانا جاوے کہ خود بادشاہ اپنا تخت چھوڑنا چاہے
تو بیٹے کے ہوتے پوتے کو استحقاق اوسکا نہین پہونچتا علاوہ اسکے

یہہ بات بھی یاد رہے کہ اس شاہزادہ کے لہو مین افراسیاب کے لہو کا
میل ہے طوس اور گودرز مین اس گفتگو کی بابت بہت بڑی تکرار ہوئی
جو گیو پہلوان کا باپ اور کاوہ لوہار کا پوتا تھا اور اختتام اس تکرار کا
اسپر ہوا کہ بادشاہ نے یہہ فرمایا کہ مین دونوکو دیو ونکے مقابلہ پہ
بھیجتا ہون جو اونمین سے تخت نشینی کی لیاقت ظاہر کریگا وہی تخت پر
بیٹھیگا ع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش باشد غرضکہ بقول اوسکے
کہ بزرگی بعقل است نہ بسال کیخسرو کے حق مین یہہ آزمایش مفید پڑی
اور وہی لایق فایق نکلا

کیخسرو کی سلطنت کا بیان

اگرچہ اب کیخسرو تمام ایران کا فرمانروا ہو گیا مگر باوصف اسکے
دادا حضرت کی تعظیم و تکریم اسقدر کرتا رہا کہ وہ گویا ابتک بادشاہ ہی
گنے جاتے ہین تمام لوگ اوسکے اس چال چلن اور علاوہ اسکے
ساری باتونسے نہایت خوشنود ہوئے زال اور رستم دونو سیستانکو

چلے گئے تھے وہان سے بیٹے بادشاہ کی اداب بندگی بجالانے اور نذرین
گزارنے کے لیے بہت جلد آئے اور بادشاہ نے بھی اونکی بہت سی آوبھگت
کی اور باپ کے انتقام کی غرض سے فوج کی فراہمی کا حکم صادر فرمایا جب
فوج اکٹھی ہوئی اور بذات خود جانا مناسب نسمجھا مگر رستم کو بڑا سردار اوسکا
مقرر کیا اور طوس کو مقدمۃ الجیش کی حکومت عنایت فرمائی اور بڑی تاکید
سے یہ بات اوسکو سمجھائی کہ میرے سوتیلے بھائی فرود کی ریاست کو
آفت نہ پہونچے جو خراسان مین بستا ہے اور بیران ویسہ کا نواسہ ہے
غرضکہ جب طوس اوسکی ریاست کے پاس ہوکر گزرا تو فرود نے اوسکو
مخالف سمجھکر مقابلہ کا ارادہ کیا تو اوسنے اپنے بیٹے اور بھتیجے کو فرود کے
پاس باین غرض روانہ کیا کہ وہ یہان جانہ آوین فرود نے قاصدونکو
ٹھکانے لگایا طوس نے بیٹے بھتیجے کے مارے جانے کی خبر سنکر حملہ کیا
اور فرود نے اپنے قلعہ کی حفظ و حراست مین جان اپنی لڑائی لڑکر
مارا گیا اور ایرانی آگے کو بڑھے بعد اسکے بیران ویسہ نے ایسا چھاپا

مارا کہ بہت سے ایرانی کام آئے اور بچے کچے بھاگ گئے پر مجبور ہوئے طوس کو
شکست اور نافرمانی کی یہہ سزا ملی کہ وہ تھوڑے دنون کے لئے مقید رہا اور بیجن اور گیو اور ابتری
حاصل ہوئی اور بیران ویسہ نے یہہ زور دکھائے کہ فریبرز کی فوج کو بھی شکست
اوسنے دی اور ایک بڑی لڑائی کے بعد اوس فوج کو بھی غارت غول کیا
جو گودرز کی زیر حکومت تھی اور یہہ لڑائی ایسی پڑی کہ اوسمین خاص گودرز کے
ستر بیٹے پوتے کام آئے افراسیاب ان کامیابیونسے پھولا سمایا اور تیسرا
طلب فوج کا ارادہ کیا جو خاص کیخسرو اور رستم کی زیر حکومت تھی اور دشمنون
نے پہلے نقصانونکے پورے کرنیکے لئے بہت سے زور لگائے تھے مگر یہہ حملہ
ایسی طرح رد کیا کہ طوس کو رائی دیکر ایک تازی فوج کا حاکم کیا اور
افراسیاب کے مقابلہ پر بھیجا چنانچہ دونو مین لڑائی ہوئی اور سات دن
تک قائم رہی مگر انجام اوسکا ایرانیون کے حق مین اچھا ہوا چنانچہ طوس نے
کوہ ہماون مین ٹھکانا ڈھونڈھا اور وہان جاکر بڑے خطرہ مین مبتلا ہوا
اور فوج اوسکی تباہ ہوگئی یہان تک کہ رستم مددگار اوسکا ہوا اور

چند کشتیوں کے بعد جنمین بڑی کامیابی اوسکو نصیب ہوئی نہایت بڑی
فتح حاصل کی اور خاقان چین کو جو افراسیاب کا بڑا دم بھرتا تھا گرفتار
کیا اور تمام سپہ چین بول گئے رستم نے افراسیاب کا تعاقب کیا
جو اپنی دار السلطنت کی جانب کو جان بچا کر بھاگا تھا مگر دار السلطنت کی
فتح اس لئے ملتوی رہی کہ پولاوند فغفور ختن افراسیاب کی جانب سے
بڑی دلیری دلاوری سے لڑا اور بڑے بڑے نامی گرامی پہلوانون کو زیر
زبر کیا یہانتک کہ رستم دستان کے ہاتھونسے مغلوب ہوا اور جب افراسیاب کا
کوئی سہارا باقی نرہا اور ساری کمکین پوری ہوچکین تو نہایت لاچار ہوکر
گھر بار کو چھوڑا رستم نے اوسکی قلمرو کو ایرانی سردارونپر منقسم کیا اور خود
مظفر و منصور اپنے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا

معلوم ہوتا ہے کہ افراسیاب نے بہت جلد اپنی قلمرو پر دوبارہ قبضہ
کیا اور بعد اوسکے رستم بیژن کے چھوڑانے مین مصروف ہوا جو گیو کا بیٹا تھا
یہہ بیژن افراسیاب کی بیٹی منیژہ پر عاشق ہوا اور اپنی سزا کو پہونچا کہ وہ

غار مین اولٹا لٹکایا گیا مگر جان اوسکی اپنی جانی کی مہربانی کی بدولت بچی رہی
غرضکہ جو مہم رستم کو پیش آئی اوسمین صرف زور و قوت سے کام اوسنے نہین لیا
بلکہ فند و فطرت کو زیادہ صرف کیا چنانچہ اوسنے اپنا یہہ دلاور سوداگر کا بھیس
بدلکر افراسیاب کی دار السلطنت مین گیا اور بیژن کو اوسکے تنگ و تیرہ قیدخانہ
سے چھوڑایا اور افراسیاب کی اوس فوج کو شکست فاحش دی جو اوسکے
پیچھے پیچھے گئی تھی یہہ نوجوان کیخسرو کو اتنا پیارا تھا کہ جب اوسکو رستم کی محنت کا
نتیجہ دریافت ہوا تو وہ خوشی کا مارا پھولا نسمایا اور خدا تعالی کا شکر بجالایا اور
رستم کے سر پر بادشاہی کا تاج رکھا جبکو اوسنے اوسکے بڑے بڑے
کامونکا صلہ تصور کیا

بعد اوسکے رستم اون لڑائی جھگڑون مین جی جانسے مصروف ہوا
جو خاص اپنے پوتے برزو سہراب مقتول کے بیٹے فوج توران کے حاکم سے
واقع ہوئی اور غالب تھا کہ یہہ جوان بھی باپ کی مانند اپنے دادا کے ہاتھ سے
دھوکے مین مارا جاتا اگر حال اوسکا دریافت نہوتا مگر جونہی کہ حال اوسکا

دریافت ہوا کو دونو آپسمین گھل مل گئے اور افراسیاب کو اس ملاپ سے
سخت ملال ہوا جسکی بدولت بڑا دوست اوسکا دشمن ہو گیا اگرچہ ایک
موٹا جوڑا اوسنے بڑتنا چاہا جسکے ذریعہ سے رستم اور تمام ایرانی سرداروں کو
پھندے مین پھنساوے چنانچہ ایک رنڈی کی ٹیپ ٹاپ اور
نازنخرون سے کام لینے کا ارادہ کیا مگر کام اوسکا پورا نہوا اور
انجام اوسکا ایسی عام لڑائی پر ہوا جسمین ایرانی پھر کامیاب
ہوئے اور پیران ویسہ نے افراسیاب کو لوٹنے کا مشورہ دیا
مگر اوس شامت کے مارے نے اپنے وزیر باتدبیر کی مشورت
نمانی اور اپنے نواسے کیخسرو کو تنہا کشتی کرنے کا پیغام
بھیجا کیخسرو نے کشتی کرنا چاہا مگر اپنے خیرخواہوں کے کہنے سننے سے
باز رہا جنھون نے عرض کیا کہ ان بڑے بڑے فائدون کو جو بلا زمان لڑائی
کے حاصل ہوئے ہین ایک ایسے بادشاہ سے تنہا کشتی کرنے
سے جو شامت اعمال کے مارے جان کھونے پر آمادہ ہے ضایع کرنا نہین

مصلحت نہین بلکہ عقل صواب اندیشی کے خلاف ہے بعد اوسکے
بہت سی مجلسین منعقد ہوئین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ برزو افراسیاب کا
مقابلہ کرے چنانچہ اوسنے افراسیاب کا مقابلہ کیا اور جون ہی
افراسیاب نے اوسکو دیکھا تو جل بھن کر خاک ہو گیا اور یہ چلا کر
پکارا کہ او نمک حرام اپنی حقیقت کو نہین جانتا جو تو ایسے بادشاہ کا سامنا
کرتا ہے جسکے نمک کی بدولت تو اتنا ہوا میرے سامنے سے الگ ہو اور
کیخسرو کو آنے دے اور خدا کے غضب سے تو اپنی سزا کو پہونچیگا
جو ہمیشہ ناشکروں پر نازل ہوتا ہے یہ کہکر وہ افراسیاب کے برا بھلا
کہنے سے آپے سے نکل گیا اور کشتی لڑنے کو دوڑا مگر یہ کشتی دونو
فوجون کے بڑھ آنے اور عام لڑائی کے ہونے سے موقوف
رہی اور رات کے آتے ہی لڑائی ختم ہوئی اور تورانی لوٹ گئے
مگر اس لیئے ہم شکست اوسکو نہین کہہ سکتے کہ اوسکا اتفاق نہین ہوا
یہ لڑائی خاص سیستان مین واقع ہوئی اور کیخسرو نے رستم کی

ضیافت کو قبول کیا چنانچہ بڑی دھوم دھام سے ہفتہ بھر دعوت رہی
رستم نے یہ درخواست کی کہ بوڑھاپے کے باعث سے گوشہ نشینی کی
اجازت ملے اور یہ چاہی اوسکے فرامرزا ور برزواد اسے خدمت مین
مشغول رہین بادشاہ نے درخواست اوسکی قبول فرمائی اور
غورا ور ہرات کی حکومت برزو کو عنایت کی اور فرامرز کو
ہندوستان پر بھیجا اور یہ حکم دیا کہ فتح کے بعد اوس فوج کے
مین شامل ہونا چاہیے جو بحکومت گودرز افراسیاب کی فوج
مقابلہ پر مقرر ہوئی ہے پیران ویسہ نے گودرز کا مقابلہ کیا اگرچہ چند
خفیف مقابلون کے بعد اوسنے یہ پیغام بھیجا کہ کیا سیاوش
فوجون کے قتل قتال سے جسکے انتقام کے لیے یہ خونریزی ہے دوبارہ
زندہ ہو جاویگا بلکہ یہ مناسب ہے کہ اس خونریز لڑائی کو خاص خاص
بہادرون کی ذاتی کشتیون پر تمام کرنا چاہیے اور غریب سپاہیون کی
جانبخشی نہایت مناسب ہین چنانچہ یہ تجویز پسند آئی اور دس

دس پہلوان دونو فوجون سے منتخب ہوئے اور بقول ایرانی
مورخونکے ایرانی پہلوانونکے حق مین کشتیان مفید پڑین گو پیران ویسہ
اور گودرز کی کشتی بہت سخت ہوئی جیسے کہ قیاس اوسکو
چاہتا تھا پیران ویسہ کا گھوڑا کام آیا اور داہان بازو اوسکا
ٹوٹ گیا اور جب کہ لڑنے کا بوتا اوس مین نرہا تو پاس پروس کے
پہاڑون مین اوسنے چھپنا چاہا گودرز نے تعاقب کیا اور
بہت قریب اوسکے جا پہونچا اور اوس سے اطاعت
چاہی اور یہ وعدہ کیا کہ تیری جان کو جوکھون نہ پہونچیگی مگر
پیران ویسہ نے یہ جواب اوسکو دیا کہ دو چار گھڑی کی زندگی کے لیئے
بدنامی کا ظہر دینا غیرت کا مقتضا نہین چنانچہ یہ کہکر لوٹا اور بائین ہاتھ
سے نیزہ چلایا جسکی نوک سے کچھ صدمہ گودرز کو پہونچا گودرز نے
جواب اوسکا تیر سے دیا جو پیران ویسہ کے جگر مین بیٹھا یہ بہت
آدھی تیر کھاکر زمین پر گرا اور گودرز اوسکے لہو کا پیاسا اوسکے

نام اون دو فریق پہلوانونکے جو باہم لڑے

ایرانی	تورانی
گودرز	پیران ویسہ
گیو	گروی زرہ قاتل سیاوش
فریبرز چچا کیخسرو	کلباد برادر پیران ویسہ
رہام ولد گودرز	باربان
گرگین	اندریمان
گرازہ	سیامک
بیژن ولد گیو	روئین ولد پیران ویسہ
زنگہ شاوران	اخواست
گستہم	برتہ
فروہل	زنگلہ
ہجیر ولد گودرز	سپہرم

بہتے لہو کا چاو پیکیا اور آسمان کی جانب آنکھیں اوٹھاکر سیاوش
اور اپنی اوس آل و اولاد کو یاد کیا جو اس بڑی لڑائی مین کام آئی
تھی اور اپنی ڈاڑھی کو پیران ویسہ کے لہو سے مہندی لگائی اور بڑی
سرخروئی حاصل کی اور جب کہ اوسنے اوسکے سر کو قلم کرنا چاہا تو
اوسکو اوسکی قدر و منزلت اور خوی وخصلت کا دھیان آیا اور
اوس حرکت سے باز رہا بعد اوسکے گودرز اپنے لشکر مین داخل ہوا
اور فوج کو شادان و فرحان پایا اور اپنے چُنے ہوئے دلاوروں کو
کامیاب دیکھا یعنی ہر دلاور نے اپنے اپنے طرف مقابل کے سر کو
اپنے شکاربند سے باندھا تھا گودرز کا بیٹا رہام پیران ویسہ کی لاش کو
لایا اور جب وہ لاش بادشاہ کے سامنے پیش کی گئی تو وہ اپنے باپ کے
قتل کو بھول گیا اور اپنے مربی کی لاش پر بہت سا رویا پیٹا بعد اوسکے
یہ حکم اوسنے نافذ کیا کہ اوسکی لاش کو خوشبویوں سے بھر کر ایک
مقبرہ مین تخت اور کلاہ و عصا سمیت اچھی طرح پر دفن

کرین جو بڑے دلاورون کی تجہیز و تکفین مین ہونا چاہیے

بعد اوسکے کیخسرو نے اوس فائدہ سے نفع اوٹھایا جو اوسکو
حاصل ہوا تھا یعنی جیحون سے پار اوترکر سمرقند و بخارا پر قابض و متصرف
ہوا افراسیاب نے آشتی چاہی اور اپنے بیٹے شیدہ کو سفیر بناکر
بھیجا مگر یہ جوان ایسا آتش مزاج تھا کہ سفارت کے قابل
نتھا چنانچہ اوسنے باپ کے پیغام کو بڑی نخوت سے اداکیا اور آخر کلام
اوسکا یہ تھا کہ ہمارے آپ کے دو دو ہاتھ ہو جاوین جون ہی کہ کیخسرو نے
یہ فقرہ سنا تو اوسکے تن بدن مین آگ لگ اوٹھی اور مارے غصہ کے
بھبوکا ہو گیا اور شعلہ کی مانند اوسکے مقابلہ پر کھڑا ہو گیا غرضکہ
باہم کُشتی ہوئی اور شیدہ پہلے ہی پانی مین ٹھنڈا ہو گیا اور
جب کہ باپ کو بیٹے کی سناونی پہونچی تو اوسکی آنکھون تلے اندھیرا
چھا گیا اور بڑی اندھا دھوندی سے ایک ایسی لڑائی لڑا جسمین
اوسکی فوج سے وہ دلاوری ظاہر ہوئی جو کمال مایوسی اور

نہایت غیظ پر ظاہر ہوئی چاہی مگر باوصف اسکے فتح کی دولت سے

محروم رہا بعد اوسکے ایک تھوڑے سے مقابلہ کے بعد ایک پہاڑ مین

پکڑا گیا اور جب وہ کیخسرو کے سامنے حاضر ہوا تو اوسکی نسبت یہ حکم صادر

کیا گیا کہ سیاوش کی طرح مارا جاوے جسکے انتقام کے لیئے یہ سارا

قصہ قضایا تھا

بعد ان جھگڑے بکھیڑون کے کیخسرو نے چاہا کہ باقی عمر اپنی

کنج عافیت مین بسر کرے چنانچہ اوسنے ولایت نیمروز اور زابلستان

و کابل بطور ایک موروثی جاگیر کے رستم کو عنایت کیا اور کیکاوس کے

داماد اور اپنے متبنی لہراسپ کو تخت سلطنت پر بٹھلایا جسکو بہت

جی جان سے چاہتا تھا اور خراسان کا ملک طوس کو دیا اور اوسکو

اور فریبرز کو یہ تاکید کی کہ لہراسپ سے وفاداری برتنے مین کمی کوتاہی

نکرنا اور جون ہی کہ انتظام مذکورہ بالا سے فراغت پائی تو چند

امیرون سمیت ایک چشمہ کی جانب روانہ ہوا اور آرام گاہ اپنا

اوسکو مقرر کیا اور بقول فردوسی کے جسکی پابندی سے ابتک یہ تاریخ لکھی گئی یہان غایب ہوگیا اور جو لوگ اوسکے ساتھہ گئے تھے وہ برف وطوفان ہوا سے ہلاک ہوگئے

کیخسرو نوہ برس تک جیتا رہا اور ساٹھہ برس سلطنت کی یہ بادشاہ والاجاہ ایسا بڑا بادشاہ تھا جسکی یادگاری اب بھی اوسکے ہموطنون کی زبانون پر جاری ہے یہانتک کہ بعضے مورخونکا یہ گمان ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے اور اکثر روایتون مین اوسکو بمنزلہ پیغمبر کے بیان کیا ہے

لہراسپ کی سلطنت کا بیان

اگرچہ اس بادشاہ کو پہلے پہلے کچھہ مقابلہ پیش آیا مگر ذاتی صفتون اور نیز اون قانونون کی بدولت جو اوسنے قائم کیے تھے اور فوج کے حسن انتظام کی رو سے بات اوسکی بن پڑی اور حکومت ٹھیک ٹھاک ہوگئی

اس بادشاہ نے چین وتاتار کے بادشاہون کو حلقہ بگوش اپنا بنایا
اور گودرز کے بیٹے رہام کو جو بخت نصر کے خطاب سے معروف و مشہور ہے
اور عراق عجم کا حاکم تھا یہ حکم دیا کہ مغرب کی جانب مین سلطنت کو پھیلائے
چنانچہ تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ لہراسپ نے ایک فوج اپنی یورشلیم
کی جانب روانہ کی جہان داؤد پیغمبر کی آل و اولاد مین سے کوئی شخص
حاکم تھا یہانتک کہ اس حاکم نے فوج کے آتے ہی غاشیہ اطاعت کا اوٹھایا
اور بنی اسرائیلون مین سے ایک شریف آدمی کو بایفای عہد خراج کے گرول
مین دیا مگر جب کہ فوج ایرانیون کی تھوڑی دور پہونچی تو اوسکے حاکم کو یہ
سوجھا لگا کہ یہودی باغی ہوگئے اور اونہون نے بایں جرم اپنے حاکم کو قتل کیا
کہ اوسنے اپنے عہد کو اوٹھایا جو بڑی بدنامی کا باعث ہے ایرانی حاکم نے
بخت نصر کو پھر روانہ کیا جو بذات خود یورشلیم پر گیا اور اوسکو لوٹا کھسوٹا
اور ہزارون کی جانین تلف کین اور بچے کھچون کو لونڈی غلام
بنا کے لے گیا

بیان کیا گیا کہ بخت نصر وہ ہے جسکو یہودی مورخ بخت نصر لکھتے
ہین اور اسمین کچھ شک نہین کہ صاحب تاریخ طبری نے جو جو حال لکھے ہین
اور جسکی ہمنہ پیروی کی ہے اوسکے بیان اور کتاب مقدس کے بیان مین
بہت اتفاق پایا جاتا ہے مگر اس نتیجہ کے اختیار و قبول سے پہلے
بہت سے اختلافونکو رفع کرنا پڑیگا اور آیندہ مقابلہ پر گفتگو کیجاویگی
لہراسپ نے کیکاوس کی آل و اولاد پر ترجیح دی اور گشتاسپ اوسکا
بیٹا اس ترجیح بلا مرجح سے نہایت ناراض ہوا یہانتک کہ اوسنے
باپ کی بات بگاڑنے پر کمر باندھی اور لوگون کو سکھایا بہکایا مگر جب کہ مراد
اوسکی پوری نہوئی اور کوئی جوڑ اوسکا نچلا تو مغرب[1] کے شہرون مین
بھاگا اور وہان بھیس بدلکر رہنے لگا اور اسلئے کہ ایرانیون کا خاصہ ہے
کہ وہ فخر و عزت پر مرتے ہین تو یہ بات اونکو گوارا نہوئی کہ اوسکے
بادشاہی خاندان کا کوئی آدمی بلا اہتمام و انصرام کسی مہم کے
ویسے ہی آوارہ پھرا کرے چنانچہ اونکے عام پسند بیانون کے

[1] فارسی کی کتابون مین مغرب یعنی روم کا لفظ آیا ہے اور یہ لفظ عجب ... قوم رومیون کا اپنی مشرقی سلطنت کو قایم کیا تھا بلکہ یہی نام اور حدود اصطلاح جغرافیہ تمام ایرانی مورخ اون سارے صوبون کا بیان کرتے ہین جو دریا فرات کے مغرب مین بحر اسود والے جو قوم سلجوقی اوس ملک واقع ہین ۱۲

بموجب شہنشاہ مغرب یعنی قیصر روم کی بیٹی کتایون اس شہزادہ کے
حسن وجمال کو دیکھہ ایسی مفتون ہو گئی کہ اوسنے اپنی ولایت کے ایسے
چیدہ چیدہ امیر جوانون کی بات بھی نہ پوچھی جو اوسکے باپ کے حکم کے
بموجب خوب بن ٹھن کر آئے تھے اور اوسکے بالاخانہ کے نیچے باستعرض
کھڑے تھے کہ وہ کس بلند اقبال کو پسند کرے اور کس نونہال کے نارنگی
مارے جو اوسکی پذیرائی کی علامت مقرر کی گئی تھی اور جب کہ کتایون
نے گشتاسپ کو پسند کیا جو محض بیگانہ ناآشنا تھا تو باپ اوسکا نہایت
ناراض ہوا مگر سلطنت کے رواج قدیم سے مجبور ہو کر انکار نکر سکا اور اپنے
سے اوس قاعدہ کو موقوف کیا اور اپنی بیٹی کو اوس کم رتبہ خاوند کے گھر
بھیجدیا اور اسی قصہ مین یہ بھی بیان کیا گیا کہ قیصر روم نے یہ اشتہار
دیا کہ باقی دو بیٹیون کی شادی ایسے سورما جوانون سے کریگا جو اوس شیر اور
اژدہا کو قتل کرے جنکے ہونے سے اوسکی سلطنت مین بڑی پریشانی
تحصیل ہی ہے حسب اتفاق ان دونو شہزادیون میرون اور اہرن کے

دونو شہزادہ مرتے تھے مگر شیر واژدہا سے جان چراتے تھے یہانتک
کہ کام ناکام اپنے کام کی غرض سے گشتاسپ کی منت اوٹھائی جسکی دلیری
دلاوری کی شہرت قاف سے قاف تک پہونچی تھی چنانچہ اس اژدہای
دمان اور شیر ژیان یعنی گشتاسپ نوجوان نے شیر واژدہا دونوکو
مارکر ٹھکانے لگایا اور ان دونوں عاشقوں نے ادہر اودہر بات پہونچی
بناکر کام اپنا نکالا اور اپنی اپنی معشوقہ کے ملنے سے نہایت شادکام ہوئے
بعد اسکے تھوڑی مدت کے گذر جانے پر اصل حقیقت دریافت ہوئی اور
قیصر روم نے گشتاسپ کو عنایتوں کی بوچھاروں سے سرشور کیا
کیا اور اپنی فوج کی حسب منت عنایت فرمائی یہانتک کہ رفتہ رفتہ بلاد
ایران تک شہرت اوسکی پہونچی اور لہراسپ اوسکا باپ ایک غیر ذوی روح کی طرح
آمد آمد سنکر سخت پریشان ہوا جسکا حاکم ایران کے تخت زرافشا کا
وارث یعنی گشتاسپ تھا چنانچہ لہراسپ نے فوج کی حکمرانی زریر اپنے
دوسرے بیٹے کو عنایت کی اور تاج بھی اوسکے سر پر رکھکر [illegible]

فرمائی کہ جب گشتاسپ تیرا بڑا بھائی یہان آجاوے تو یہ تاج و تخت دینا اوسکو
تفویض کر جائیگا غرضکہ جب گشتاسپ کی فوج بہت پاس آگئی تو اوسنے
ہموطنونکے لاولشکر کو دیکھنا چاہا اور جونہی کہ وہ لشکر مین پہونچا تو
لوگون نے اوسکو سلطنت کی مبارکباد دی اور زریر نے باپ کی ہدایت
سنائی گشتاسپ نے قیصر روم کو یہ نامہ لکھا کہ آپ اب یہان آوین اور
جیسے آپ چاہینگے ویسے ہی ظہور مین اویگا چنانچہ قیصر وہان آیا اور دارا کو
تخت نشین پایا پہر اوسکے دونون قومون مین ملاپ ہوگیا اور گشتاسپ
اپنی بیبی کو ایران مین لیگیا اور لہراسپ ایک کنج عافیت مین بیٹھکر خدا کی
پرستش کرنے لگا شعر پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی که یکدم با خدا
بودن به از ملک سلیمانی ۞ ایرانی مورخ بیان کرتے ہین کہ لہراسپ نے
ایکسو بیس برس بادشاہی کی

گشتاسپ کی سلطنت کا بیان

لہراسپ کے بیٹے گشتاسپ نے [illegible] مشہور [illegible]

فرمانروائی ایسے زمانہ مین تھی کہ اوسوقت آتش پرستی ادہر اودہر پھیل
گئی تھی یعنی زردشت نے اپنے ملک کے دین قدیم کو بدلا تھا جنے پیغمبریکا
دعوی کیا تھا چنانچہ فردوسی کہتا ہے مصرع بشاہ جہان گفت پیغمبرم
مگر مسلمان مورخ اوسکو فریبی بتاتے ہین چنانچہ ایرانی بیان کرتے ہین کہ وہ
بذات خود مقدس اور روشن ضمیر تھا اور مسلمان کہتے ہین کہ وہ حقیقت مین
صرف ایک منجم بلکہ شیطان مجسم تھا اور یہ نیا مسئلہ ایجاد کیا تھا مگر اسمین سبکا
اتفاق ہے کہ وہ گشتاسپ کے عہد سلطنت مین پیدا ہوا اور اپنی فند و
فطرت یا کشف و کرامت کی روسے گشتاسپ کو معتقد خاص اور مرید با اخلاص
اپنا بنایا چنانچہ گشتاسپ نے تمام اپنی قلمرو مین آتشکدے بنوائے اور اپنی
رعایا کو آتش پرستی پر مجبور کیا زینت التواریخ مین لکھا ہے کہ زردشت نے
پہلے پہل گشتاسپ کے بیٹے اسفندیار کو مرید اپنا بنایا اور گشتاسپ آپنے
[illegible] کی [illegible] بیانی سے لاجواب ہوکر کام ناکام اوسکا [illegible]
[illegible] کے قبول کرنے پر آمادہ ہوا [illegible] آذربیجان [illegible] مسئلہ پہلے پہل [illegible]

شایع ہوا اور بعد اسکے بہت چھٹ پٹ ادہر اودہر پھیل گیا یہانتک
کہ گشتاسپ نے یہ حکم نافذ کیا کہ بارہ ہزار بیلون کی کھالین بایںغرض صاف و شستہ
کیجاوین کہ ہمارے دین جدید کی باتین اونپر لکہی جاوین بغرضکہ یہ ڈہو ڈہائے
چمڑے ایک ایسے دخمہ مین رکھے گئے جو اصطخر کے پہاڑ مین تراش کر بنایا گیا
تہا اور بڑے بڑے مقدس لوگ اونکی حفظ و حراست پر معین کیئے گئے سمجھے
اور یہ قطعی حکم تہا کہ مخالف لوگ اون مقدس نوشتون سے الگ تہلگ رہین
تبدیل مذہب لہراسپ سے پہلے یہ نتیجہ مترتب ہوا کہ شاہ تاتار ارجاسپ سے
لڑائی قائم ہوئی ارجاسپ نے گشتاسپ کو ایک نامہ کے ذریعہ سے
یہ سمجہایا کہ آتش پرستی کو قبول کرنا بڑی غلطی اور محض خطا ہے اور بزرگون کے
دین و ملت پر چلنا عین صواب اور محض مصلحت ہے اور یہ واضح رہے کہ اگر
تم ہمارا کہنا مانوگے تو بہتر ہے نہیں تو دہاوا ہوگا اور بہت ہی پچہتاوگے
گشتاسپ اس نامہ کو سنکر بہت نیلا پیلا ہوا اور بلا تامل مرنے مارنے
پر کمر باندہ کر کہڑا ہوگیا چنانچہ پہلی لڑائی مین جو ایران کی فتح ہوئی

گشتاسپ کا بھائی زریر ارجاسپ کے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مگر یہ جوان
بھی بعد اسکے تھوڑی مدت تک زندہ رہا اسلیے کہ اسفندیار کے ہاتھ سے
کام اوسکا تمام ہوا بعد اسکے ارجاسپ نے شکست فاحش کھائی اور جان بچا کر
اپنی قلمرو کو چنپت ہوا

اس معاملہ پر تھوڑے دن گذرے تھے کہ مخالف درباریوں کی سازشوں سے
اسفندیار اپنے باپ سے منحرف ہوا مگر بعد اسکے اطاعت کا غاشیہ دوش اٹھایا
اور دھوکے سے پکڑا گیا اور جب کہ اوسکی گرفتاری کی خبر ادھر اودھر پہونچی تو
ارجاسپ نے پھر لڑائی کا ٹھاٹ درست کیا اور ایران پر حملہ آور ہوا اور گشتاسپ کو
شکست دیکر اوسکی بیٹی اسفندیار کی بہن کو پکڑ لیگیا اور مظفر و منصور اپنی قلمرو کو
چلا گیا اور جب کہ گشتاسپ کو مایوسی حاصل ہوئی تو اسفندیار کو آزادی بخشی
اور اس وعدہ پر تاج و تخت اوسکو عنایت کرنا ٹھیرایا کہ وہ اپنی ہمشیر کو مخالف کے
پنجہ سے چھوڑا کر لاوے چنانچہ اسفندیار نے شرط مذکور کو قبول کیا اور فوج
اکٹھی کرکے ارجاسپ کو مارتا مارتا اوسکی دارالحکومت رویین دژ تک بھگا دیا

چلا گیا شہر بلخ ایران کی دار السلطنت سے وہین در تک تین راہین جاتی تھین
منجملہ اونکے ایک راہ ایسی دور دراز تھی جو چار مہینے مین طے ہوتی تھی
باقی دوسری راہ دو مہینے مین اور تیسری راہ کل چھہ سات دن کی راہ
تھی مگر یہ راہ ایسے جنگلون اور کف دست میدانون اور ہمکین جانورون
اور زہریلے سانپون سے بھرپور تھی کہ کسی متنفس کو اوس سے طے کرنیکا ہیاؤ
نہ پڑتا تھا مگر اسفندیار نے اسی راہ کو پسند کیا تھا چنانچہ اوسنے ساٹھ آدمی
منتخب کیئے اور اپنے سوتیلے بھائی پشنگ کو یہ حکم دیا کہ جتنی فوج اور
بھاری بھاری اسبابون کو اوس راہ سے لیکر پہونچے جو کل دو مہینے
مین طے ہوتی تھی اور جب کہ ارجاسپ کی دار الحکومت کے متصل ہونچے
تو آگ جلانے کی علامت کو تاکتا جھانکتا رہے اور جونہی آگ اوسکو نظر پڑے
تو ساری فوج سے دھاوا کرے اسفندیار اور اوسکے ساتھیون نے سوداگرونکا
بھیس بدلکر بہت سا بھاری اسباب اپنے ساتھ لیا اور جنگلون سے صحیح
سلامت گذر کر وہین در مین ایسی طرح داخل ہوئے کہ کسی کو

شک شبہ پیدا نہوا اور بڑی احتیاط سے یہ ہوائی اوڑائی کہ ایک بڑا سوداگر
اپنے دوستون سمیت ایران سے بھاگ کر یہان آیا ہے جو گشتاسپ کے ظلم
اوٹھاتے اوٹھاتے نہایت تنگ آگیا تھا غرضکہ اس ہوائی کا نشا ظہور مین آیا
یعنی جب کہ ارجاسپ کے کانون مین یہ بھنک پڑی تو اسفندیار کو اوسنے بلایا
اور مال تجارت کا ملاحظہ کرنا چاہا چنانچہ اسفندیار اوسکی خدمت مین حاضر ہوا
اور دو چار بھاری رقمین پیش کین اور ارجاسپ نے اپنی حفظ وحراست اور
لطف وعنایت سے اوسکو مطمئن کیا اور کسی قسم کا شبہ جی مین نہ لایا اور جس
دن کہ فوج ایران روئین در کے سامنے پہونچی تو اسفندیار نے اوسی دن کی
رات کو آگ جلائی چنانچہ ایرانی شیرازی جابجا پھیلے اور خود اسفندیار اور اوسکے
ہمراہی خاص بادشاہی محل پر پل پڑے غرضکہ دشمنون پر ایسا پورا
چھاپا پڑا جسکے پڑنے سے دشمن پریشانی مین پڑے اور فتح کا نقشا آسانی جمگیا
اسفندیار ارجاسپ کے قریب پہونچکر چلایا اور بڑے زور وشور سے
یہ کہا کہ او غافل ترکی مین اسفندیار ایران کا شاہزادہ ہون تو مجھکو نہین جانتا

ارجاسپ اس نام کو سنکر کانپ اوٹھا اور جان بچاکر بھاگا مگر بہت جلد پکڑا گیا اور بھائیون سمیت مارا گیا بعد اوسکے اسفندیار کے بھائی نے بعض کو قید سے چھوڑا یا اور ارجاسپ کے تخت اور بہت سی غنیمت سمیت اوسکو باپ کی خدمت مین روانہ کیا اور توران کی حکومت ایک ایسے خداپرست آدمی کو حوالہ کی جو افراسیاب کے بھائی اگرایس کی آل واولاد مین سے تھا زینت التواریخ مین لکھا ہے کہ اسکندر اعظم کے عہد سلطنت تک اسی آدمی کی اولاد اقلیم توران پر فرمان روا رہی *

لوگون کے بیان اسفندیار کے کامون کی نسبت بہت مختلف ہین چنانچہ فردوسی کہتا ہے کہ پہلی لڑائی کے ہونے پر جو ارجاسپ سے قائم ہوئی اور اسفندیار کی زور وہمت کی بدولت انجام اوسکا اچھا ہوا اسفندیار کو خاص بلخ کی نیابت سلطنت عنایت ہوئی تھی چنانچہ دربار کرنے اور ساری سلطنت پر حکم رانی کا اختیار اوسکو حاصل تھا مگر بدخواہ اوسکے پہلی کی نسبت بہت زیادہ آمادہ ہوئے یہان تک کہ گشتاسپ کو ان

فقرون سے بھراکہ آپ کا صاحبزادہ آپ کے جان ومال کا لاگو ہے غرض کہ
گشتاسپ نے فی الفور اوسکو اصطخر مین بلایا اور آذربیجان کے قلعہ مین
دائم الحبس کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسفندیار کے مقید ہونے سے صرف وہی مذہبی اور ملکی
قصے قضائے قائم ہوئے جنکے باعث سے ایران کا حال ابتر ہوا بلکہ شاہ
تاتار کو ایران کے دبانیکا ہوا و پڑا چنانچہ اوسنے خراسان لوٹا اور خود بلخ پر
قبضہ کیا اور لہراسپ اوسکے ساتھہ مین بہت سے زردشتی کام آئے اور زردشت
کا وہ پانی جو سلطنت ایران کا نشان باستان تھا دشمنون کے ہاتھون مین پڑا
غرضکہ شاہ تاتار اپنی فتح کو مظفر ومنصور واپس گیا اور گشتاسپ اس واقعہ
سے نہایت برہم ہوا اور بہت سی فوج اکھٹی کر کے دشمن کے سامنے بڑھا چنانچہ
پہلے پہلے کامیابی حاصل کی یعنی شاہ تاتار کے اوس بیٹے کو شکست دی
جسنے بلخ کو لوٹ کھسوٹ کر خاک سیاہ کیا تھا مگر جب کہ وہ بحیرہ جیحون
تک اوسکے پیچھے پہونچا تو تاتاریون کی ایک اور فوج اوسکے مقابلہ مین
آئی اور ایسی لڑائی ہاری کہ آدھی فوج اوسکی عین میدان مین

ماری گئی اور آدھی بچی کھچی بڑی دقت و دشواری سے خراسان پہونچی اور
جبکہ گشتاسپ اس بلا مین مبتلا ہوا اور کوئی تدبیر اوسکو نسوجھی تو اوسکو
بیٹے کی خوشامد کرنی پڑی اور اس کام کے انجام دینے کو جاماسپ اپنے وزیر
با تدبیر کو معین کیا غرضکہ اسفندیار اوسکے بیٹے نے جاماسپ کے کہنے سے تمام
اون نقصانون پر خاک ڈالی جو جو باپ کے ہاتھ سے اوسنے اوٹھائی تھی اور
باپ کی امداد و اعانت اور ملک اور رعایا کے نقصانون کی پاداش و تدارک کی
کمر باندھی اور سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ زردشت کے دین و ملت کا بڑا ممد و
معاون تھا یہانتک کہ وہ سورما شہزادہ اس مقدس لڑائی مین ایسے جوش و
خروش سے مصروف ہوا کہ اوسکا دبا لینا ہرگز ممکن نہ تھا اور رزم و ہمت کی بدولت
دشمنون پر غالب آیا اور ہر ایک فتح مین یہ بات اوسنے بخوبی ثابت کی کہ دلیری و دلاوری
کی نسبت فیاضی اور خدا پرستی اوسمین زیادہ ہے اسفندیار نے دشمنون کے
توڑنے پھوڑنے پر صرف قناعت نکی بلکہ ایسے کڑے کڑے کامون کے
بعد اونکی دار الحکومت کو فتح کیا جو رستم کے بڑے بڑے کامون کی

براہِ بر تھے غرضکہ یہ بہادر روئین دربر قابض ہوا اور خود بادشاہ اور وہان کے
بہت سے باشندونکو قتل کیا اور اپنی دو ہمشیرونکو چھوڑایا جو بلخ سے
قید ہو گئی تھین اور سب سے عمدہ کام یہ کیا کہ درفش کاویانی کو دوبارہ قبضہ
مین لایا مگر جس مورخ نے یہ حال اوسکا لکھا ہے اوسنے اوسکی اون مہمونکو
قلمبند نہین کیا جو اوسنے ہندوستان اور عرب اور بلاد مغرب مین سطے
کی تھین صرف یہ بیان لکھا ہے کہ اوسنے ان ملکونکو بھی فتح کیا تھا مگر فارسی
مین ایک قصہ ہے جو اسفندیار کی ساری مہمون سے معمور ہے اور اوسمین
سفر کی مہمون کی کیفیت بنا بنا کر لکھی ہے

اور جب کہ اسفندیار اپنے غیر ملکی دشمنون کو مغلوب کر چکا تو اوسنے
اوس صلہ کی خواہش کی جسکا وعدہ ایک مدت سے چلا آتا تھا یعنی تخت
ایران کا خواہان ہوا مگر گشتاسپ اوسکے باپ نے اپنی بیکاری و اختیاری
کو گوارہ نہ کیا تو آگے بہانے بنانے لگا اور یہ فقرہ اوسکو سنایا کہ ابھی بادشاہ
کا حال اچھا نہین اور ایسی ادھوری سلطنت کے دینے سے تمکو شرم آتی

یعنی رستم دستان اور اوسکے سارے خاندان نے ہماری اطاعت سے
سرتابی کی ہے اور خود مختاری پر کمر باندہے بیٹھے ہین جب تک اون کی
سرکوبی نہوگی تب تک سرداری کا مزہ نہین ہان اگر میرے مرنے سے
پہلے یہ کام ٹھیک ٹھاک ہوجاوے اور رستم دستان کو دست بستہ تو حاضر
کرادے تو البتہ وہ صلہ تجکو عنایت ہوگا جسکے پانیکا تو مستحق ہے
یعنی چین خان کی سلطنت تجکو حاصل اسفندیار اس بات کو سنکر اپنے باپ گشتاسپ کا
گشتاسپ کو خوشامد کرنی پڑی اور ساری غرض یہ تھی کہ منت خوشامد سے
اس مہم پر اوسکو قایم کرے جو سخت نامعقول اور نہایت نا سنجیدہ تھی غرضکہ اسفندیار
اس بڑی مہم پر چار ناچار آمادہ ہوا جو اوسکی نیکنامی اور زندگانی دونو کی
مضر و مخالف تھی اگرچہ بیان اون دلاوریون کا جو اسفندیار و رستم سے
پہلے پہلے واقع ہوئین اور دونو کی ہمت و شجاعت کے حق مین مفید و نافع
ہین دشواری سے خالی نہین مگر خلاصہ اونکا یہ ہے کہ اسفندیار نے رستم سے
بمنت کہا کہ آپ اپنے ہاتھون کو باندہی دین تاکہ میرے باپ کی خوشی

ہو جاوے مگر رستم نے نہ مانا اور ایسی بات کو اوسکے جی نے گوارا نکیا او
جس سے اوسکے خاندان کو بٹا لگے اور بات اوسکی پھیکی پڑے غرضکہ
لڑائی کا ہنگامہ گرم ہوا اور بھلے بھلے مائی کے پوت اوس لڑائی مین کام آئے
اسفندیار نے رستم کا مقابلہ کیا اور رستم زخمی ہوکر گھر کو گیا مگر جب کہ رستم
دوسرے دن میدان مین آیا تو اوسنے ایک دوشاخہ تیر اس غرض سے پاس
اپنے رکھا کہ اسفندیار کی دونو آنکھیں پھوڑے اسلیئے کہ کوئی ہتیار اوسکے
بدن پر پیٹھتا نتھا جسکی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہ زرہ بکتر مین ڈوبا رہتا تھا
رستم نے اس کشتی سے پہلے مال و دولت کا لالچ دیا اور یہ عرض کیا کہ
اگر آپ چاہین تو یہ سب کچھ حاضر ہے اور میرے جی مین آپکی اطاعت
کی جگہ ہے اور مین ہر طرح سے حاضر ہون مگر اسفندیار اپنی بات سے نہ ہٹا
اور کوئی بات اوسکی نمانی اور اوسکے ہاتھ باندھنے کا خواہان رہا یہانتک
کہ لڑائی شروع ہوگئی اور بڑے زور و شور سے جب تک قائم رہی
رستم نے تیر جوڑکر مارا اور جون ہی کہ وہ تیر اوسکی آنکھون مین پیٹھا تو

وہ آنکھیں ہمیشہ کے لیئے کام سے گئیں اور اسفندیار اپنے زخم کی تکلیف سے
پکار کر بولا کہ انجام ایسی بڑی مہم کا نہایت مناسب ہوا جسمین میری
بات نے مجکو کھپایا اور مرنے سے پہلے اپنے بیٹے بہمن کو رستم کے
سپرد کیا کہ وہ اوسکی تعلیم و تربیت مین کوشش کرے اور سپہ گری کی باتین
سکھاوے بعد اوسکے پشوتن اوسکا بھائی اوسکی لاش ایک تخت پر رکھکر
بلخ کو لیگیا اور ساری فوج نے ماتمی جامے پہنے گشتاسپ نے اپنی تدبیر کی
برائی آنکھوں سے مشاہدہ کی اور پشیمانی کے مارے سوجھ بوجھ اوسکی
کھوئی گئی اور یہ نقصان اوٹھایا کہ پادشاہی اوسکا ممکن تھا
غرضکہ مدت تک لوٹتا پیٹتا رہا اور جب مرنیکے دن قریب آئے
تو اپنے پوتے بہمن کو جانشین اپنا کیا

گشتاسپ کے عہد سلطنت مین آتش پرستی کی آگ ایسی
پھیلی تھی کہ ایران کی قلمرو مین کوئی جگہہ اوس سے خالی نہی
تھی اور اسی باعث گشتاسپ کو وہ شہرت حاصل ہوئی جسکا

وہ کسی وجہ سے سزاوار و شایان تھا یا ایرانی مورخون نے بیان کیا
گشتاسپ نے ساٹھ برس تک سلطنت کی

بہمن کی سلطنت کا بیان

یہ بادشاہ اردشیر دراز دست کے نام سے زیادہ مشہور و
معروف ہے ہاتھ اوسکے گھٹنون تک جاتے تھے یعنی وہ اپنے
وقت کا ساونت تھا اور اوسنے سلطنت کے انصرام و اہتمام
مین ایسی ہوشیاری برتی تھی کہ اوسکی بدولت تمام اطراف و اکناف
مین مذکور و مشہور ہو گیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ خفیہ نویسون اور جاسوسون کے
ذریعہ سے تمام افسرون کی برائی بھلائی سے واقفیت رکھتا تھا
اور ان ذریعون کو کارگزاری کے مناسب انعام و سزا بھی دیتا تھا
چنانچہ ہر برس ہر صوبہ کے بڑے بڑے کاشتکارون مین سے چنے چنے
لوگ اوسکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور ساری قلمرو کی حقیقت
بے کم و کاست اوسکو سنا کر جاتے تھے یہانتک کہ ان لوگون کے

میل جول سے بڑی واقفیت حاصل ہوگئی

اسی بادشاہ کے آغاز سلطنت مین پہلوان زمان و دلاور جہان یعنی رستم دستان اپنے بھائی شغاد کی دغابازی سے مارا گیا شعر

رستم رہا نہ گیو رہا سام رہگیا ٭ مردونکا آسمان کے تلے نام رہگیا ٭

اور جب کہ رستم کے مرنے کی خبر ادھر اودھر پہونچی تو بہمن زابلستان پر چڑھا اور بقول زینت التواریخ کے اگرچہ رستم کے بیٹے فرامرز اور اوسکے بہن نے سخت مقابلہ کیا مگر بہمن غالب آیا اور اوسنے بخوبی کامیابی حاصل کی بعد اوسکے فرامرز کے بیٹے اذربرزین نے بغاوت کا جھنڈا قایم کیا اور اپنی موروثی جاگیر پر دوبارہ قابض و متصرف ہوا اور بقول فردوسی کے جو رستم کے طرفداری کی وجہ سے اوسکے پوتے کا بھی طرفدار ہے آردشیر کو اوسنے ہلاک کیا مگر اور نامی گرامی مورخ تائید اس قول کی نہین کرتے بیان کیا گیا کہ بہمن نے انتقام پدر کی غرض سے سیستان پر حملہ کیا تھا مگر یہ بات مشہور ہے کہ

بہمن کے حملے سے پہلے رستم مارا گیا اور اوسنے سات روز اوسکا
ماتم کیا کہتے ہین کہ زال بھی ابتک زندہ تھا اور بہمن نے اوسکو اوسکے
پنجرہ مین مقید کیا

تاریخ طبری[1] مین لکھا ہے کہ بہمن نے مغرب کے ملک فتح
کیے اور بخت نصر کے ظلم و تعدی کے باعث سے اوسکے بیٹے کو
بابل کی حکومت سے معزول کیا اور وہانکی حکومت کریش کو عنایت
فرمائی اور یہودیون سے مدارات و تواضع پیش آیا اوس
حق اونکو عنایت کیا کہ اپنے حاکم قوم کے ذریعہ سے بادشاہ کے
مطیع و تابع رہین اور ان ساری عنایتون کا منشا ایک یہودن
تھی جو اوسکی بڑی پیاری بیگم تھی

ہمای دختر بہمن کی سلطنت کا بیان

جن مورخون کا ہمنے اتباع واقتدار کیا ہے اونکا حال اب
دریافت ہوتا ہے کہ اونہون نے پچھلی تاریخ کو پہلی تاریخ کی نسبت

بہت زیادہ کوئی سے بیان کیا چنانچہ وہ کہتے ہین کہ بہمن کے مرنیکے بعد اوسکی
بیٹی ہماے اوسکی گدی پر بیٹھی اور جس زمانہ مین وہ تخت نشین ہوئی تھی اپنے
باپ کے نطفہ سے حاملہ تھی مگر شرم کے مارے پیٹ اپنا چھپاتی تھی اور
جبکہ اوسکے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوا تو اوسنے اوسکو بغرض کسی دائی کے
حوالہ کیا کہ نام و نشان اوسکا باقی نچھوڑے مگر خدا کی عنایت سے جان
اوسکی محفوظ رہی (ایک دہوبی اوسکو پایا اور نام اوسکا داراب رکھا)
اور جبکہ یہ آفت کا پرکالہ صرف اپنے بخت و شجاعت کی بدولت خاص
اپنی مان ہماے کی فوج کا ایک فیروزمند افسر ہوگیا تو اوسکی مان نے
اوسکو پہچانا جسکا طور و طریقہ وضع قدرت کے مخالف تھا اور فی الفور
اپنا تخت و تاج اوسکو سونپا اور پارسا کی طرح زندگی بسر کرنے
لگی یہ شاہزادی بتیس برس تک فرمان روا رہی اور بڑے بڑے
وصفوں سے موصوف تھی چنانچہ یہ مشہور ہے کہ چہل مینار واقع
اصطخر کی وہی بانی ہے

داراب کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ کی سلطنت کیئی لڑائیون کے باعث سے معزز وممتاز
ہوئی، اور خصوص اوس لڑائی کے سبب سے بڑا نام اوسنے پایا جو والی
مقدونیہ فیلقوس رومی سے پیش آئی تھی جسکو ایرانی مورخون نے
فلہ پوس رومی لکھا ہے اگرچہ لڑائی پہلے پہلے جھیکی رہی مگر انجام اوسکا
ایرانیون کے حق مین فخر وعزت کا باعث ہوا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بات اوس قصہ کی بیخ و بنیاد ہے جسکو ایرانیون نے اپنی شان
رفعت کے بڑہانے کے لیئے ولادت سکندر کی نسبت قائم کیا ہے
بیان کرتے ہین کہ فیلقوس کی یہ نوبت پہونچی کہ وہ اپنے جان ومال کے بچانے
کی غرض سے اس بات پر مجبور ہوا کہ داراب اوسکی بیٹی کو اپنے محلون مین
داخل کرے اور سونے کے ہزار انڈے بطور خراج اوس سے لیا کرے
اس بادشاہ نے بارہ برس حکومت کی اور داراب جرد ایک شہر اوسنے
آباد کیا جو شیراز کی شرق مین ایکسو پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اگرچہ

اب پہلی سی بات اوسکی نہیں رہی مگر کچھ لوگ اب بھی وہان رہتے سہتے ہین

داراب ثانی یعنی دارا کی سلطنت کا بیان

ایرانی سوخ بیان کرتے ہین کہ یہ بادشاہ اپنے باپ کی شکل و شمائل پر تھا
چنانچہ رنگ روپ اوسکا بہت برا اور سو جھہ بوجھہ اوسکی سب سے بری تھی
یہانتک کہ اوسکی درون اثر اور بد انتظامی کے باعث سے سکندر کی کامیابی کا
رستہ کشادہ ہوا اور چونکہ ایرانیون کی خو ہو برابر ایک سی چلی آتی ہے تو یہ بات
اچنبھے کی نہین کہ ایک ایسی قوم جنمین شیخی کوٹ کوٹ کر بھری ہو کسی
ایسی کہانی کو تسلیم نکرے جس سے بوجھہ فتح ہوجانے کے اونکے ملک
کو بٹا لگے اور بات اونکی پھیکی پڑے گو وہ کیسی ہی خلاف قیاس ہو
اور اسی باعث سے وہ باتین اونھون نے نکالین جو سکندر کی اصل و
نسل کی نسبت مشہور و معروف ہین یعنی سکندر کو داراب اول کا بیٹا
بتایا اور خاص ایرانیون کی امداد و اعانت سے کامیابی اوسکی قرار دی
اور بیان کیا کہ ایران کا تاج و تخت اوسکا حق موروثی تھا جسکی وکالت کام

اوسکے بھائی سے نہو سکی مگر بہت سے ایرانی مورخ اسکو کہانی سمجھتے ہین
اور سکندر کو فیلقوس رومی کا بیٹا مانتے ہین اور نزاع و پرخاش کا باعث
یہ بتاتے ہین کہ جب سکندر باپ کی گدی پر بیٹھا اور تخت و دولت کو قبضہ مین
پایا تو وسنے اون طلائی بیضون سے کہ دا کرشتہ سے انکار کیا جسکی بابت اوسکا
بطور ایک خراج معین کے والی ایران کو دیا کرتا تھا غرضکہ ایرانی ایلچی
تحصیل کی غرض سے آیا اور سکندر نے یہ جواب اوسکو دیا کہ وہ چڑیا جو انڈا
دیا کرتی تھی اوڑ کر بہشت کو چلی گئی بعد اوسکے دارا نے ایک اور ایلچی
بھیجا اور ایک گیند اور ڈنڈا اور تلون کا تھیلا ساتھ اوسکے روانہ
کیا جسکا یہ مطلب تھا کہ سکندر لڑکا ہے اور کھیل کود اوسکو سجتا ہے اور
ایرانی فوج اتنی بہت ہے جتنے اس تھیلی مین تل ہین سکندر نے یہ
سنکر ان چیزون کو لے لیا کہ ڈنڈے کو ہاتھ مین لیکر کہا کہ یہ میری قوت ہے
جسکے ذریعہ سے تخت ایران کی گیند کو چھینک کر مارونگا اور ایک
جانور منگا کر یہ بولا کہ رومی فوج ایرانی فوج کو ایسے چن چن کر کھا جاویگی

جیسے یہ جانور تلون کو کھا جاویگا چنانچہ وہ جانور تلون کو ایک ایک کرکے
کھا گیا اور اس ایلچی کو ایک اندراین کا پھل دیا اور یہ بات اوسکو سمجھائی کہ
جو کچھ تو نے دیکھا ایستادہ ہو بہو اپنے ولی نعمت کے سامنے گزارش کرنا
اور یہ پھل اوسکو دینا جسکے چکھنے سے وہ تلخکامی اوسکو معلوم ہوگی جو انجام کو
ہونے والی ہے ایشیا کے بادشاہون مین اس قسم کے پیغام آتے جاتے ہین
بلکہ ہم لوگون یعنی انگریزون کی روایتون مین بھی ایک پیغام ایسا پایا جاتا ہے
جو پیغام مذکور الصدر سے بہت مشابہ ہے

یونان کے باغی شہرون کے دبانے لیجانے مین تھوڑے دن
سکندر کو لگے اور جب اوسنے وہان سے فرصت پائی تو ایران پر دھاوا
کیا مگر ایرانی مورخون نے حال اون معاملون کا بہت تھوڑا لکھا ہے جو
اوس لڑائی سے پہلے پہلے واقع ہوئی جسمین دارا نے جان اپنی کھوئی
اور تخت اپنا ڈبویا اور اس لڑائی کے بیان مین بھی صرف اون باتون کا
التفات اونکا منحصر ہوا جو دارا کے مرنے اور سکندر کی آمد بڑھنے سے

متعلق ہین

بقول انہین ایرانی مورخون کے عین لڑائی کے جوش وخروش

مین دارای ایران کے دو سپاہیون نے اوسکو تنہا پاکر ہلاک کیا اور سکندر کے

پاس ایک بھاری انعام کی غرض سے خوشخبری لیکر دوڑے گئے اور جب کہ

سکندر نے دارا کا مرنا سنا تو زبان حال سے یہ شعر ادا کرکے **شعر**

اگر بر دعدو جاہی شادمانی نیست ❊ کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست ❊

وہان پہونچا جہان وہ خاک وخون مین لوٹ رہا تھا اور اوس نیم بسمل کو

تڑپتا دیکھکر گھوڑے سے اوترا اور اوسکے سرکو اپنے گھٹنے پر رکھا یہانتک

کہ اوسکی چہاتی بھر آئی اور آٹھ آٹھ آنسو رونے لگا اور بڑے

پیارسے گال اوس جان بلب کے چومے دارانے انکھین کھولکر کہا کہ اس

جہان سرا کے ہزارون دروازے ہین جنمین سے اوسکے کرایہ دار اوسکے

جاتے رہتے ہین سکندر نے اوسکے لہو کی قسم کھائی اور یہ بیان کیا کہ صورت

ہرگز مطلوب نتھی اور تیرے سر کو خاک آلودہ اور تیری چاندسی صورت کو

کو ہو کبھی دیکھا ہرگز منظور نتھا ع پڑے یون خدا دکھائی تو لاچار دیکھنا پڑے
اور جب کہ دارا نے سکندر کو روتا دہوتا دیکھا تو ایک آہ اوسنے ٹھنڈی
بہری اور با صد واوئن یہ کہا کہ اب میرے قاتل بھی صحیح سلامت نہ بچینگے
اور یہ تمنا ہے کہ تخت ایران پر کوئی بیگانہ نہ بیٹھے اور میرے خاندان کی عزت
قائم رہے اور میری بیٹی روشنک سے خود سکندر شادی کرے غرض کہ
بعد ان تقریرون کے دارا مر گیا اور لاش اوسکی مشک و عنبر سے معطر
کی گئی اور ایک تابوت مین رکھی گئی جو عمدہ جواہرات سے مرصع اور زربفت کے
فرش و چادر سے مزین تہا اور دخمہ تک اس شان و شوکت سے پہونچائی گئی
کہ دس دس ہزار آدمی ننگی تلوارین لیئے ہوئے داہنے بائین آگے پیچھے
چلتے تہے اور خود سکندر بنفس نفیس اپنے امیرون اور اپنی فوج کے بڑے بڑے
افسرون سمیت اوس تابوت کے ساتھ ماتم زدون کی طرح پر غمگین و
محزون جاتا تہا اور جب کہ اوسنے دارا کی آخری منزل سے فرصت
پائی تو اوسکے قاتلون کو قتل کا مزا چکہایا بعد اوسکے سکندر نے روشنک سے

شادی کی اور دارا کے بھائی کو تخت نشین کیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی
قوت کبھی مضبوط و قایم بھی نہوئی اسلیے کہ اوسنے سکندر کی تدبیر مملکت کے
بموجب اپنی سلطنت کو نوہ ریاستون پر منقسم کیا تھا

اگر ہم اون کہانیون کو تسلیم کرین جنکو ایرانیون نے سکندر کی حب ذات کی
شان و فخر مین بنا کر کھڑا کیا تو سکندر بھی کیانی سمجھا جاویگا جس
خاندان کے نو بادشاہ ہوئے اور پچھلا بادشاہ اونکا داراب ثانی ہوا
اگرچہ اسمین کوئی شک شبہہ نہین کہ اس خاندان کی تاریخ کی سند ہمارے
پاس اطمینان کے قابل نہین چنانچہ بہت سے بادشاہون کے حالات
قلم انداز کئے گئے اور بعضون کی سلطنت بہت طول طویل بیان
کی گئی مگر باوصف اسکے منجملہ اون کہانیون کے جن سے ایران کی قدیم
تاریخ کا حصہ معمور ہے بہت سی ایسی داستانین بھی ہین جو واقعی اور
یادگاری کے قابل ہین پرانی پرانی قومون کے مختلف حالون اور متفرق
روایتون کے اچھی طرح مقابلہ کرنے سے اصل حقیقت کے دریافت

کی توقع ہوسکتی ہے اور ہمکو اوس کھری دھات کی تلاش و جستجو کی
باین وجہ نفرت کرنی مناسب نہین کہ وہ ہمیشہ کچی اور ردی دھاتونسے
مخلوط رہتی ہے

چوتھا باب

سکندر اعظم اور اوسکے جانشینونکے بیان مین جو ایران پر حاکم تھے

ایرانی مورخون کے مختلف بیان جو اسکندر اعظم کی ولادت
اور اوسکی آدمیت اور مروت کے معاملہ مین جو دارا کے حالات مین
اوس سے ظاہر ہوئی پہلے گذر چکے اور جو حال اونہون نے اس بادشاہ
والاجاہ کی بابت لکھا ہے جسنے اونکے ملک کو فتح کرکے وہانکی حکومت
مین بہت سا تغیر پیدا کیا درصورت نہونے کسی اور وجہ کے اس
قابل ہے کہ اوسکے کم و کیف کو ملاحظہ کرین

یہ مورخ بیان کرتے ہین کہ فیلقوس شاہ مقدونیہ مارا گیا اور اوسکے
مارے جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ اوسکی بی بی والدہ سکندر کی عاشق نے اوسکو قتل کیا

اگرچہ قتل کے وقت اسکندر موجود نتھا مگر جونہی کہ وہ آیا تو اوسنے باپ کے
قاتل سے بدلا لیا فیلقوس کو مرنے سے پہلے یہ امر دریافت ہوا کہ میرے بیٹے
میرے خون کا بدلا لیا چنانچہ اوسنے ارسطو اپنے وزیر اور سارے درباریونکو
طلب فرمایا اور سکندر کی فرمان برداری کا حکم دیا اور جب کہ سکندر
باپ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوا تو اپنی رعایا سے یہ گفتگو کی کہ تمہارا
بادشاہ مر گیا اور مجھکو فرمان روائی کا حق نہین مین بھی تمسا ایک آدمی ہون
اور ہر کام مین تمہاری امداد و اعانت کا خواہان ہون مگر میری آرزو یہ ہے
کہ تم سب صاحب میری بات کو کان دھر کر سنو اور کسیکو اپنا حاکم مقرر
کرو اور خدا کو پوجے جاؤ اپنے بندونکو بچائے جاویگا لوگون نے عرض کیا
کہ کسی بادشاہ نے پہلے ہم سے ایسی گفتگو نہین کی اور تیرے سوا کسیکو ہم
لایق نہین سمجھتے غرض کہ یہ کہکر سب کھڑے ہو گئے اور آداب مجرا بجالائے
اور تاج اوسکے سر پر رکھدیا

جب کہ سکندر تخت نشین ہوا تو اوسنے یونان کی اون مختلف

ریاستون پر فوج کشی کی جو اوسکی حکومت کی مخل و مزاحم تہین جون ہی
کہ یہ مراد اوسکی پوری ہوئی تو ایران کی جانب متوجہ ہوا اور وہان سے فراغت
پاکر ہندوستان پر پہیلا چنانچہ پہلے پہل کید ہندی سے مقابلہ پڑا جسکے پاس
ایک ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ اطاعت قبول کرے کید ہندی نے
یہانتک اطاعت اختیار کی کہ اگر سکندر چاہے تو جان و مال اپنا قربان
کرون اور رومی ایلچی کو یہ سنایا کہ فیروزمند سکندر اعظم کو اپنی بیٹی کا
ڈولا دونگا اور ایک پیالہ شراب کے پینے کا جو لعل بدخشانی سے تراشا گیا
ہے اور ایک بڑا حکیم دقیقہ شناس اور ایک ایسا طبیب حاذق جو مردو کو
زندہ کرے ملازمان دولت کی نذر کرونگا غرضکہ ایلچی واپس آیا سکندر
اپنے ایلچی کی کامیابی سے نہایت خوش و خورم ہوا اور چارون چیزونکو
طلب فرمایا کید ہندی نے اون چارونکو بہت سے گران بہا جواہرون
سمیت اسکندر کی خدمت مین روانہ کیا اور سکندر شاہزادی کو دیکھتے ہی
لوٹ پوٹ ہوا اور اوسکو بغل مین لیکر سویا اور اوسکے باپ کی حکومت کو

بالکل نخچیر العدا اوسکے والی لاہور فور ہندی سے لڑائی ہوئی اور وہ لڑائی مین
مارا گیا اور جب کہ بعد اوسکے خاقان چین پر حملہ کیا تو اوسنے آپ کو طرف مقابل
بنا کر جنگ و جدال پر آمادہ ہوا اور بھیس اپنا بدلکر یونانیون کے لشکر مین آیا مگر حال
اوسکا کھل گیا اور سکندر کے سامنے حاضر کیا گیا اور جب کہ ایسی دلیری کی
معقول وجہ اوس سے پوچھی گئی تو یہ جواب اوسنے دیا کہ تمھاری فوج کا دیکھنا
منظور تھا اور اپنی جان کا کھٹکا نتھا اسلیئے کہ مجکو یقین واثق تھا کہ سکندر
کو مجھ سے کچھ اندیشہ نہین علاوہ اسکے یہ بھی سوچا سمجھا کہ اگر خدا نخواستہ
وہ مجکو گردن مار یگا تو میرے لوگ اور بادشاہ اپنا قایم کر لینگے اور اب مجکو
کچھ کھٹکا نہین رہا اسلیئے کہ اطمینان اب حاصل ہے کہ آپ اس حرکت سے
ناخوش نہونگے جس سے آپکی محبت کے حاصل کرنے کی خواہش صاف و واضح ہے
سکندر خاقان کے فقرون سے راضی ہوا اور بشرط ادای خراج اوسکے ملک کو
چھوڑا خاقان اپنے گھر کو واپس گیا اور سکندر کی ضیافت کا ارادہ کیا اور
تیسرے دن ایک ایسی فوج لیکر آیا جسکی دھول سے فوج کی کثرت واضح

ہوئی تھی سکندر نے قریب سے کے خیال سے فوج اپنی آراستہ کی اور جب
دو فوجون کی صف بندی ہو چکی تو خاقان اپنے وزیرون اور امیرون سمیت
اسکندر کی جانب کو آگے بڑھا سکندر نے عہد توڑنے اور فوج سے کے
جوڑنے کی وجہ اوس سے پوچھی اور اوسنے یہ جواب دیا کہ ساری غرض یہی تھی
کہ میری فوج کا حال آپ پر واضح ہو جاوے اور یہ بات یاد رہے کہ آشتی کا
باعث یہ نتھا کہ مین لڑنے بھڑنے کی لیاقت نہین رکھتا بلکہ ستارونکے
دیکھنے بھالنے سے آپکی اطاعت کا خواہش اوٹھا یا ستارے آپکے مددگار
ہین اور مین ستارون سے لڑنا نہین چاہتا سکندر نہایت راضی ہوا اور
سوچ سمجھ کر کہ ایسے بھلے آدمی سے بیہودہ نعمدی محصول کا لینا مناسب
نہین صرف اوسکے ملنے جلنے پر قناعت کی خاقان اس عنایت پر مطلع ہوا
اور وہانسے رخصت ہو کر عمدہ عمدہ جواہرات اور گھر سے گھر سے ہوئی
اور چینی چینی لونڈیان جنکے دیکھنے سے بھوک پیاس اوڑ جاوے بطور نذر و تحفہ کے
سکندر کی خدمت مین روانہ کین

نجومیون نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ جب سکندر کی موت آن پہنچیگی
تو وہ تخت اپنا ایسی جگہہ قائم کریگا جہان لوہے کی زمین اور سونے کا
آسمان ہوگا چنانچہ جب یہ بادشاہ عالم یعنی سکندر اعظم ملکونکو فتح
کرتے کرتے اور مخالفونکو دباتے دباتے تنگ آگیا تو اوسنے یونان کی
جانب باگ اپنی اوٹھائی حسب اتفاق ایک دن نکسیر اوسکی پھوٹی
اور فوج کے کسی سردار نے جو بہت پاس اوسکے کھڑا تھا اپنی زرہ اوتارکر
زمین پر بچھائی اور بادشاہ کو بیٹھنے کی تکلیف دی اور دھوپ کے بچاو کے
لیے سونے کی ڈھال اوسکے سر پر لگائی سکندر یہ حال اپنی آنکھون سے
دیکھکر پکارا کہ نجومیونکا کہنا پورا ہوا اب مین زندون مین شامل نہین رہا
اور بڑا افسوس ہے کہ میری لہلہاتی جوانی یون پوری ہوئی اور سخت
افسوس ہے کہ میرا ہرا بھرا پودہ سوکھے روکھ کی طرح کاٹا جاویگا بعد اوسکے
اپنی مان کی خدمت مین یہ لکھا کہ اب آپ کا پیارا لال اس مہمان سرا سے
رخت اپنا باندہ کر مردون کی ولایت کو جانے والا ہے اور کمال آرزو ہے

کہ میرے مرنے کی خیرات ایسے لوگونکو دیجاوے جو دنیا کی آفتون سے
بچے رہے اور کوئی عزیز اونکا نہین مرا غرض اوسکی مان نے اوسکی وصیت کے
بموجب بہت سی چھان بین ایسے لوگونکی کی مگر جب کوئی شخص ایسا نملا
جو دنیا کی آفتون سے محفوظ رہا ہو اور کوئی قریب اوسکا نہو تو اوسکی
مان کے کلیجے مین ٹھنڈک پڑی اور جی اوسکا ٹھکانے پر آیا اور یہ سوچی
سمجھی کہ میری صورت بھی ایسی ہے جیسے اورونکی صورت شعر

عطر مٹی کا لگاتے تھے نہ جو پوشاک مین آسمان نے استخوان اونکے ملائے خاک مین

ایرانی مورخ بیان کرتے ہین کہ شہر زور واقع کردستان مین
اوسکی روح نے پرواز کیا اور بعضونکا یہ بیان ہے کہ وہ بابل مین مرا اور
چھبیس برس تک زندہ رہا اور چھ برس ایران کی فتح سے پہلے اور
چھ برس بعد اوسکے کل بارہ برس سلطنت کی اور لاش اوسکی
مشک و عنبر سے معطر کرکے یونان کو روانہ کی گئی

اگرچہ ایرانی مورخون نے سکندر کے کامون کا بیان کیا مگر خواص

وعادات اوسکے بیان نہین کیئے اور جس طریقہ سے اوسکے لطیفونکو درج کیا
وہ ایسا سنجیدہ پسندیدہ ہے کہ اہل یورپ کو بہزار دشواری حاصل ہوا چنانچہ
منجملہ اون لطیفونکے جو باقی رہیگئے بعض بعض قول اطلاع کے قابل ہین اسلیئے
کہ اونکے دیکھنے سننے سے رای اون قومون کی جنکو اوسنے مطیع و محکوم
اپنا بنایا تھا اوسکی حسن فراست اور علو ہمت اور اعتدال طبعیت کی نسبت
واضح ہوتی ہے بیان کرتے ہین کہ ایک روز اوسکے طرف مقابل کا ایک
سردار اوسکے سامنے دست بستہ حاضر کیا گیا جونہی کہ سکندر نے حکم
اوسکی رہائی کا صادر فرمایا تو اوسکے ایک درباری نے بے تکلف
یہ عرض کیا کہ اگر مجکو آپ کا منصب حاصل ہوتا تو مین ایسی آدمیت نہ برتتا
سکندر نے یہ جواب اوسکو دیا کہ مینے اس وجہ سے اوسکو چھوڑ دیا کہ مین
تجھ سا نہین ہون ع دولت نہ بہ خدای کسی بالفاظ تجھ مخالفون کی
تقصیر اسلیئے معاف کرتا ہون کہ آدمیت کے برتنے سے خوشی حاصل
ہوتی ہے اور سنگدلی کے کام مین لانے سے بڑا رنج پیدا ہوتا ہے

لکھتے ہین کہ ایک بار اوسنے کسی معتبر عہدہ دار کو ترقی سے معزول دیا
اور جب تھوڑے دن گزر گئے تو اوسنے اوس عہدہ دار سے دریافت کیا
کہ تو اس عہدہ کو کیا جانتا ہے تو اوسنے یہ گزارش کی کہ آدمی کو عہدہ سے
عزت نہین ہوتی بلکہ عہدہ کی شان آدمی سے بڑہتی ہے اور کوئی عہدہ ایسا
نہین جسکے اہتمام والصرام مین عقل و ہوشیاری اور نکوئی و نیک کرداری کو
تاثیر و مداخلت نہو سکندر اس جواب باصواب سے اتنا راضی ہوا کہ
پہلے عہدہ پر اوسکو بحال کیا اور اسی مورخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب
سکندر سے باوجود اس کم سنی اور قلت مدت کے بڑی بڑی ولایتون
فتح کر لین اور تمام اطراف و اکناف مین مشہور ہوئین [illegible]
تو اوسنے زبان قال سے مضمون اس شعر کا ادا کیا شعر
آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
یعنی جینے دشمنون سے وہ معاملے برتے کہ وہ دوست اپنے ہو گئے اور دوستون
ایسے پیش آیا کہ وہ اسقدر وابستہ ہوئے کہ مجھسے جی اونکے کہین نہ [illegible]

اور حبیب کہ ایک بار اوس سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے باپ کی نسبت تعظیم
و تکریم اپنے اوستاد ارسطو کی کیون زیادہ کرتے ہین تو یہ معقول جواب
اوسنے دیا کہ میرے باپ نے آسمان سے زمین پر اوتارا اور اوستاد نے
زمین سے اوٹھا کر آسمان پر چڑہایا کہتے ہین کہ سکندر نہایت مغلوب
الغضب تھا اور جن لوگون سے میل جول اوسکا بکثرت تھا تو وہ اونکو
وہ خطرہ جتایا کرتا تھا جو بادشاہون سے غیظ و غضب کے وقت مین
مخاطب ہونے پر عاید ہو سکتا ہے اور کہا کرتا تھا کہ بادشاہون کا
فرقہ عین صبر و سکون مین بھی سمندر کی خاصیت رکھتا ہے
اور جب طوفان آتا ہے تو کوئی ٹھکانا باقی نہین رہتا مشرقی مورخون نے
جو جو حال اسکندر کے بیان کیئے اونمین سے بہت کم ایسے ہین
جو صحیح و صادق سمجھے جاوین اور ایسی باتین بہت نہین ہین جو یونانیونکے
بیانونکے مطابق ہووین مگر جو حال اسکندر کے ہمنے بیان کیئے وہ ایسے
ہین جنکو ایرانی صحیح و صادق سمجھتے ہین

ایرانیون مین بہت سی کتابین ایسی ہین جنہین سکندر کی مہمین جو
بحر و بر مین اوسنے طے کین ہین بڑے زور و شور سے مندرج ہین مگر خود ایرانی
لوگ اونکو لغو و باطل سمجھتے ہین اور جب کہ خود ایرانی ہی اونکو باطل سمجھتے
ہین تو ہم اون کہانیون پر توجہ نہین کرتے جو اس زمانہ کی تاریخ مین منقول ہین

ایرانی مورخون نے بیان کیا ہے کہ اسکندر کا بیٹا اسکندروس
تھا مگر اپنے باپ کی سلطنت کے کسی حصہ کا حاکم نہین ہوا بلکہ ارسطو حکیم کی
خدمت مین پڑہتا گنتا رہا کہتے ہین کہ سکندر نے اپنے مرنے سے تھوڑے
دنون پہلے کشور ایران کو اون ایرانی شاہزادون پر منقسم کیا تھا جنکو
لوٹ کھسوٹ کر وس نکال دیا تھا مگر یہ شرط اوسنے مقرر کی تھی کہ وہ
اڑے وقت پر کام اوسکے آوین اور سپاہ سے اعانت کرین اور ہر
شہزادہ اتنی سپاہ نوکر رکھے مگر جب کہ سکندر نے رحلت کی
تو شہزادون کی آنکھین پھر گئین اور چھوٹی چھوٹی ریاستین قائم
ہوگئین کسی کو کسی سے واسطہ علاقہ باقی نرہا اور سب خود مختار ہوگئے

مگر چند اصول باہم ایسے قرار پاگئے تھے جنکی پابندی بنابر مصلحت ضروری و
لابدی تھی چنانچہ ازانجملہ قاعدون کی پابندی سے گاہے ماہے اکٹھے بھی
ہو جاتے تھے اور بقول ایرانی مورخون کے سکندر کی وفات سے
تخمیناً تین سو برس تک یہ چھوٹی چھوٹی ریاستین قایم رہین

سلوکس کی سلطنت کا بیان

یونانی مورخونکے بیان سے جو زیادہ اعتبار کے قابل ہے یہ دریافت
ہوتا ہے کہ سلوکس نامی سکندر کے بڑے افسر کے حصہ مین ایران کا ملک
آیا تھا جسنے فیروزمند کا خطاب اختیار کیا تھا یہ افسر شام پر بھی قابض
متصرف تھا اور وہی ایران مین خاندان سلوسیدی کا بانی ہوا بعد
اوسکے انٹیوکس سوٹر جانشین اوسکا ہوا اور اوسکے جانشین انٹیوکس
تھی آس کے عہد حکومت مین ارساسیز نامی ایک باج گزار نے بغاوت کا
جھنڈا قایم اور اگہا تھوکلیز ایران کے نایب السلطنت کو اوسنے
گردن مارا اور اسی سردار نے خاندان ارساسیڈی کی طرح ڈالی

جسکو مغربی مورخ خاندان پارتھیا کے نام سے پکارتے ہین مگر مشرقی مورخ
اس خاندان کی بیخ و بنیاد کو اشک سے نسبت کرتے ہین جو ایرانکے اگلے
بادشاہون کی اولاد مین سے تھا بیان کرتے ہین کہ اشک نے اپنے ہموطنون سے
یہ فقرہ بیان کرکے اونکی امداد و اعانت حاصل کی کہ درفش کاویانی میرے
پاس موجود ہے جسکو میرے چچا نے ایسے اڑے وقت مین چھپا کر رکھا تھا
جب کہ دارا نے شکست کھائی تھی اور جبکہ یہ سردار انٹیوکس تھی اس کے
نائب السلطنت پر غالب آیا اور قتل اوسکو کرکے ٹھکانے لگایا تو اوسنے
مقام رے کو اپنا دار الحکومت قرار دیا اور تمام صوبونکو اسپر آمادہ کیا
کہ وہ اوس لڑائی مین شریک و شامل ہوں جو خاندان سلوسیڈی سے
اب ہونیوالی ہے اور یہ عہد اوسنے کیا کہ تم صاحبونکو اداے خراج کی
تکلیف نہ دیجاویگی اور مجکو صرف اتنا سمجھنا کہ وہ سردارونکے اوس
گروہ کا ایک بڑا سردار ہے جو صرف اس غرض سے قایم ہوا ہے کہ ہر سردار
اپنی اپنی خود مختاری کو قایم رکھے اور سب باہم متفق ہوکر تمام

ایران کو ایک بیگانہ آدمی کی حکومت سے آزاد کرین غرضکہ آغاز اوس کا جسکو
مشرقی مورخون نے عہد طوائف الملوک کے خطاب سے نامزد کیا ہے
بطور مذکورہ بالا قرار پایا اور چونکہ ایرانی لوگ آزاد ریاستون کے قانون و
قاعدون سے واقف نہین اور نہ کبھی ہوئے تو ہمین کچھ شک و شبہہ نہین
کہ طوائف الملوک سے مراد اونکی وہ چھوٹی چھوٹی ریاستین ہین جنپر سلطنت
منقسم ہوئی تھی مگر حالات اس زمانہ کے ایرانیون کی تاریخون مین پریشان و
پراگندہ اور سست و نادرست ہین بلکہ اون کی تاریخون مین ایسے مواد و مصالح
نہین پائے جاتے جنکے ذریعہ سے کوئی بیان ایسا ہاتھ آوے جو ٹھیک
ٹھاک اور صحیح و سالم ہووے اور اس لیئے کہ یہ عہد اوس عہد سے بہت
قریب ہے جس سے واقعی تاریخ اونکی شروع ہوتی ہے تو وہ اوسمین بھی
بہت سی قصہ گوئی نکر سکے چنانچہ جو تاریخ اشکانیون اور اشغانیون کی اونھون نے
لکھی ہے وہ چند اسمار معدودہ کی فہرست ہے بلکہ نامون اور تاریخون کی تعین
مین جو مختلف بادشاہون کے زمانون سے متعلق کی گئی ہے دو مورخون کا

اتفاق بھی پایا نہین جاتا چنانچہ زینت التواریخ مین اشک اول کی سلطنت کا
زمانہ پچپن برس لکھا ہے اور اعوندمیر مین صرف دس برس قرار دیے ہین اور
بعضون نے سلوکس کالی نیکس والی شام کی شکست دینے اور پکڑ لیجانے کو
اشک اول سے منسوب کیا اور بعضون نے اوسکے بیٹے اشک ثانی کا نام لیا
علاوہ اسکے اشک ثانی کا بھائی شاہ پور اوسکی گدی پر بیٹھا اور بہت
مدت تک بڑے انٹیوکس سے لڑتا بھڑتا رہا یہانتک کہ بہت سی شکستین کھاکر
ایک ایسا عہدنامہ لکھا جسکے ذریعہ سے انٹیوکس کو ایران و مازندران کی
نسبت استحقاق قایم ہوا

اشک کے بعد ایک دو سو برس ایسے گذرے جنکی تاریخ ایرانیونکی
کتابون مین مندرج نہین اس لیئے کہ وہ بیان کرتے ہین کہ بہرام گودرز اسکا
جانشین ہوا اگر یہ سردار اصل حقیقت مین وہی ہے جسکو مغربی مورخ
گترز کہتے ہین اور اوسکے بھی سمجھنے کی ایک وجہ سمجھی جائے تو صحیح تاریخ سے یہ دریافت
ہوتا ہے کہ یہ سردار ارساسیڈی دوسرے خاندان کا تیسرا

سردار ہے جسنے یوحنا کے قتل کا بدلا بنی اسرائیل سے لیا تھا

ایرانی مورخونکا بیان ہے کہ بہرام گودرز کا جانشین اوسکا بیٹا ولاش
ہوا جسکو بلاس بھی کہتے ہین اور جبکہ ولاش مرگیا تو ہرمز اوسکا جانشین ہوا
اور ہرمز کے بعد اوسکا بھائی نرسی اوسکی گدی پر بیٹھا جسکے مرنے پر فیروز
اوسکے ایک بھائی بند نے تخت سلطنت کو حاصل کیا اور اوسکا جانشین
خسرو نے ٹریجن شاہنشاہ روم سے لڑائی چھڑائی کا ہنگامہ گرم رکھا مگر
اوسکے بختون نے یاوری نکی کہ وہ ناکام آیا اور طیسفون اوسکا دار الحکومت
اوسکے قبض و تصرف سے نکل گیا مگر جب کہ ٹریجن مرگیا تو خسرو نے ایڈرین والی
روم سے آشتی کرکے ملک اپنا دوبارہ حاصل کیا ایرانی مورخ لکھتے ہین
کہ خسرو کے بعد ولاش اور ولاشین اوسکی جگہ بیٹھے منجملہ اونکے ولاشین نے
تاج و تخت اپنا اپنے بیٹے اردوان پر چھوڑا جو رومیون کا طرف مقابل رہا
اور اردشیر نے اوسکو عین میدان مین قتل کیا مگر بعض ایرانی یہ کہتے ہین کہ
اس اردوان کے قتل اور خرابی سلطنت کا باعث وہ اردوان بن اشک ہوا

جو لیکاؤس کی خاص اولاد مین سے تھا اور جنکے ایسے خاندان کی طرح ڈالی
جسکے اٹھہ بادشاہون نے ڈیرسو برس تخمیناً فرمان روائی کی اور اسی تاریخ کے
دیکھنے سے جسمین خاندان مذکور الصدر کے قایم ہونیکا بیان مندرج ہے یہ دریافت
ہوتا ہے کہ خسرو بن اشک کے عہد سلطنت مین عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے
اور یہ وہ اشک ہے جسنے اردوان کے قتل کی بدولت تخت کو حاصل
کیا تھا مگر اردوان کی یہ صورت ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے
دوسو برس پیچھے پیدا ہوا اسلیئے کہ یہ بخوبی معلوم ہے کہ خاندان اشکانیان
یا روی زمین پر پیدا نہین ہوا یا خاندان اشکانیان کا ہمعصر تھا اگرچہ فاضل
اجل اخوند میر نے رفع تناقض کے لیئے بہت سی جد وجہد اوٹھائی مگر وہ
صاف اقرار کرتا ہے کہ مورخون کے ژولیدہ بیانون اور پراگندہ قولونسے
سکوت وحیرت کے سوا کوئی نتیجہ حاصل نہین ہوتا تاریخ گزیدہ مین لکھا ہے
کہ اشک کا بیٹا اردوان جسنے اشکانیون کے خاندان کو خاک سیاہ
کیا خاص کیکاؤس کی اولاد مین سے تھا اور تاریخ جلالی مین یہ مندرج ہے کے

اشکانی اوس خاندان کی شاخ تھے جس خاندان سے وہ گھرانا نکلا تھا جسے اونکو خراب و خستہ اور تباہ و رسوا کیا تھا اور بہت سے مورخون نے حال اونکا یک قلم چھوڑا غرض کہ اخوند میر نے اپنی سی بہت ہی کی مگر جب جد و جہد اوسکی اکارت گئی تو لاچار ہو کر یہ بول اوٹھا کہ خدا ہی اس اختلاف کو کھووے

سکندر کے روز انتقال سے اردشیر بابکان کے عہد سلطنت تک تخمیناً پانسو برس گزرے مگر مشرقی تاریخ مین حال اوسکا مندرج نہین ہان رومی تاریخ کے دیکھنے سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ عہد ایسے واقعون سے بھرپور ہے جو نہایت خوبی سے قوم کے فخر و مباہات کے لیئے عمدہ ساز و سامان ہو سکتے ہین اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ایران کے کئی بادشاہ جنکے نام و خطاب ایرانی تاریخون سے معلوم نہین ہوتے صرف ایسے بادشاہ تھے جنکو رومی بادشاہ اپنے زور و قوت کے ہوتے پر بھی پورا پورا دبا نہین سکتے تھے مگر ایرانیون کی ہنرمندی

فہرست اسما بادشاہان اشکانیان بعد تعداد سالہای سلطنت	
اردوان بن اشک	۲۳
خسرو بن اردوان	۱۹
بلاس بن اشیر	۱۲
گودرز بن بلاس	۳۴
نرسی بن گودرز	۳۴
نرسی بن نرسی اول	۱۸
اردوان مقتول اردشیر	+

اور دلاوری کی نسبت اونکے مغلوب ہونیکا بڑا باعث یہ تھا کہ ملک کی ایک خاص خصوصیت
پر واقع ہونے اور نئی طرز کی لڑائی لڑنیکی جہت سے رومیونکی قواعد دان سپاہ
غالب رہے اور وہ سرحد جو ایرانی سلطنت کی بدولت رومی سلطنت کے لیئے قایم ہوئی تھی وہ
بحر کاسپین سے لیکر خلیج ایران تک پھیلی تھی اور اوسمین بڑے بڑے پہاڑ اور چوڑی چوڑی ندیان اور لانبے
لانبے میدان واقع تھے اور جس طرف کو رومیونکی فوجین بڑہتی تھین
اوسی طرف ایرانی پل پڑتے تھے اور ملک اپنا اوجاڑتے جاتے تھے
یہانتک کہ ایرانی رومیون پر دھاوا کرتے تھے بلکہ رسدونکو لوٹتے تھے
جنسے قیام اونکا متصور تھا اور جس طور و طریقہ سے کہ ایرانی لوگ ایسی حالت
مین کہ گھوڑون پر سوار اپنے دشمنون سے بھاگے چلے جاتے تھے
رسدون کی لوٹ کھسوٹ مین کامیاب ہوتے تھے وہ ڈھنگ ایسا
متصور ہوسکتا ہے جسکی بدولت ایرانیون نے اپنی خودمختاری کو قایم
رکھا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عمدہ طریقہ وہانکی زمین اور آدمی اور جہانتک ہو سکے
بیڑہ اور بنا ورجانورونسے نہایت مناسب تھا اوسکے ذریعہ سے

کامیابی اسقدر یقینی تھی کہ روم کے بڑے بڑے دلاور اور چیدے چیدے
بہادر ایرانیونکے مقابلہ سے کانپتے تھے اور جب کہ سردار اونکے مقابلہ
لیئے کہتے تھے تو کھوم اونمین پڑجاتا تھا

پانچوان باب ساسانیونکے بیان مین
اردشیر بابکان سے یزدجرد کی سلطنت تک

واضح ہو کہ خاندان ساسانیان سے ایران کی تاریخ مین ایک
نیا سن قایم ہوتا ہے اور اسلیئے کہ یہ خاندان رومیون سے ہمیشہ لڑتا
جھگڑتا رہا تو جو حال اونکے رومی مورخون نے قلم بند کیئے اونکے مقابلہ کے
ذریعہ سے مشرقی مورخون کے بیانونکو ٹھیک ٹھاک کرسکتے ہین اور پہلے
کی نسبت جھوٹ سچ مین بہت امتیاز حاصل ہوسکتا ہے مگر یہ بات
یاد رہے کہ ہم ایرانی مورخون کی پیروی نچھوڑینگے اور یا وصف اسکے
کا ہے ما ہے بڑے بڑے معتبر مورخونکے واضح بیانونکی نقل وحوالہ سے
تاریک و تیرہ مقامونکو روشن بھی کرینگے اور مختلف سلطنتون اور

اور بڑے بڑے واقعون کی تاریخین قرار دینگے

بیان کیا گیا کہ بابک کا بیٹا آردشیر بابکان ساسان کی اولاد سے تھا
اور باپ اوسکا ایک ادنی درجہ کا لازم تھا اور جب کہ پیری حاکم داراب
جرد کو یہ دریافت ہوا کہ اگرچہ بابک کا بیٹا ابھی نیا گبرو ہے مگر بقول اوسکے
کہ بزرگی بعقل است نہ بسال فہم و فراست مین ممتاز اور ہمت و شجاعت
مین نام آور ہے غرضکہ اوسنے آردشیر کو طلب فرمایا اور اوسکو لائق فائق
دیکھکر اتنا معتبر کیا کہ جب کبھی حکومت کے کامون سے اوسکا جانا تھا تو
اہتمام و انصرام اونکا آردشیر کو سونپتا تھا اور اوسنے بھی عقل و ہوشیاری
اور کمال کارگزاری سے وہ قدر و وقار اپنا پیدا کیا کہ جب پیری مرگیا تو جانشین
اوسکا وہی مقرر کیا گیا اور بلحاظ اسکے کہ آردشیر کے اقبال و دولت نے
بہت جلدی ترقی پکڑی تو یہ بات اچنبھے کی نہین کہ اوسنے بڑے بڑے
منصوبہ ٹھانے ہونگے چنانچہ بیان کیا گیا کہ اوسنے عالم خواب مین بیداری کے
خیالون کا پرتو مشاہدہ کیا اور اوسکے خوشامدی درباریون نے آیندہ

شان وشوکت کو تعبیر اوسکی خوابونکی بتائی غرضکہ سارے مورخون کا اتفاق
اسپر ہے کہ اوسنے خوابونکے دیکھنے اور خیالونکے پکانے سے پہلے پہلے ایرانکا
ارادہ کیا اگر خوابونکے صدق وصحت کو اوسنے اور اوسکے جان نثارون نے
باعتقاد راسخ قطعی یقینی سمجھا تو اسمین کچھہ شک شبہہ نہین کہ اوس اعتقاد
واثق کی بدولت اوس فخر وعزت کی تکمیل اور کمال جاہ وحشمت کی تحصیل
مین تائید وتقویت ہوئی ہوگی جسکی نسبت اوسکے خیالون نے پیشگوئی
کی تھی

آردشیر کے باپ بابک نے تائید اوس جاہ وحشمت کی جو بخوبی کی
جبکہ آردشیر نے ایران کے تقبض وتسلط مین اوٹھائی چنانچہ بابک نے
اردوان کے عامل کو قتل کیا اور فارس کو تصرف مین لایا مگر بڑے بیٹے شاپور
کی بہ رعایت کی کہ اوسکو فارس کا حاکم مشہور کیا اور بعد اسکے کہ بابک کے
جسکی حیات سے اوسکے خاندان مین جھگڑا اکھڑا قائم ہوا تھوڑی مدت زندہ
رہا اور جبکہ وہ مرگیا تو آردشیر نے شاہ اور اپنے بھائی کو جن سے

شتّھنے زیا چنانچہ شاہ پور کے دو چچیرے بھائیون نے جو اردشیر سے
ملکر چلے ہوئے تھے شاہ پور کو پکڑ کے اردشیر کے حوالہ کیا اور فارس پر قبضہ ہو گیا
اگرچہ یہ دریافت نہین کہ اوسنے شاہ پور چچیرے کیا معاملہ برتا مگر اون دغابازون
جنھون نے بھلائی کی امید پر بڑے بھائی سے برائی کی تھی برے طور سے قتل کیا
جب کہ فارس کے انتظام سے فارغ ہوا تو کرمان کو مطیع و محکوم اپنا
بنایا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو مہمین اوسنے پہلے پہل کین اونمین بہت شورش کی
اوراک دانت اوسکو پیش آئی اور قبل اسکے کہ اردوان اصلی مالک سلطنت نے
اوسکے مقابلے کے لئے فوج آرائی کرے عراق و اصفہان پر قابض ہو چکا تھا
اردوان اوس پہاڑی خطہ مین جو ہمدان و کرمان کے پاس ہے پروس مین قیام پذیر تھا
جب تک پڑا رہا کہ اردشیر کی کامیابی کو دیکھ اوسکی ترقی کی مزاحمت یا
اپنے تخت کی حفاظت پر مجبور ہوا غرض کہ اردوان نے تمام جان و مال کو ایک
لڑائی کی کامیابی پر موقوف و منحصر کیا یہانتک کہ طرفین کی فوجین میدان
ہرمز مین باہم مقابل ہوئین اور ایسی کڑی لڑائی پڑی کہ اردوان اردشیر کے

ہاتھہ سے مارا گیا غرضکہ کھیت آردشیر کے ہاتھہ رہا اور عین کھیت مین شاہ

شاہان کا خطاب اوسنے پایا جسکو آجتک ایرانی بادشاہ اختیار کرتے چلے آتے

ہین اور اوس عہد ابکی بدولت جو اس بڑی فتح کے باعث سے تمام اطراف

و اکناف مین شایع ذایع ہوا باقی سلطنت کو محکوم اپنا بنایا بلکہ ایران کی حدونکو

بھی چوڑا یا پھیلایا یہانتک کہ بقول ایرانی مورخونکی ایک جانب کو بحر فرات

اور دوسری جانب کو خوارزم تک پہونچایا بیان کیا گیا کہ دجلہ کے کنارے

پر ایک شہر اوسنے آباد کیا اور چونکہ دار الریاست اوسکا شہر مدین تھا جیسا کہ

منقول ہے تو یہ تصور ہوتا ہے کہ یہی شہر اوسنے آباد کیا ہوگا مگر مدین کا بہت

دنونسے آباد ہونا ہمارے نزدیک اچھی طرح سے ثابت ہے اور غالب ہے

کہ آردشیر نے مدین کو خراب و ویران پایا ہوگا اور جب کہ اوسکو دوبارہ آباد

کیا تو اوسکے بانی ہونیکا استحقاق اوسنے حاصل کیا

آردشیر کے اقبال و دولت نے ترقی روز افزون پائی اور قرب و جوار

کی چھوٹی چھوٹی ریاستون نے اوسکی اطاعت کا غاشیہ و سھا اور ترقی

مغرب کے بڑے بڑے بادشاہون نے تحفے تحائف اور سفیر و ایلچی بھیجے یہانتک
کہ یہ بادشاہ والاجاہ اپنی فرمان روائی سے نہایت سیر ہوکر کنارہ کش ہوا اور کام
کاج اپنا اپنے بیٹے شاپور کو سپرد کیا اردوان کی وفات سے چودہ برس تک
ایران پر پوری سلطنت کی اور اوسکے انتقال سے پہلے بارہ برس تک ایک محدود
قلمرو پر فرمان روا رہا

یہ بادشاہ ایران کے بادشاہون مین سے بڑا دانا اور نہایت دلاور تھا
اور اسمین کچھہ شک شبہہ نہین کہ رنگ ڈھنگ ایسے تھے جنسے اوسکی نیک نیتی
اور پاک طینتی بخوبی ثابت ہوتی ہے یہ اوسیکا کام تھا کہ اوسنے نہایت ادنی حالت
سے یہانتک ترقی حاصل کی کہ ایک ایسی بڑی قوم کا بادشاہ ہوا جو کئی سو برس
سے پریشان و پراگندہ تھی اور اپنے ملک کو اصلاح و شائستگی مین اعلی درجہ پر پہونچا دیا
مغربی مورخون نے انتقال سکندر کے بعد ایران کا نام پارتھیا رکھا تھا مگر اردشیر
کی بدولت یہ نام اوسکا موقوف ہوا اور جس سلطنت کی بنیاد اوسنے ڈالی
وہ سلطنت ایران کے نام سے مقبول و مسلم ہوئی چنانچہ ایرانی لوگ اس

بادشاہ کو اوسکی بڑی شاہنشاہی کا دوبارہ قایم کرنیوالا قرار دیتے ہین جسکو
پہلے پہل کیومرث نے قایم کیا اور داراب ثانی نے ڈبویا تھا

ایرانی مورخون نے اس بادشاہ کے مقولونکو باقی رکھا جسکے سننے دیکھنے
سے اوسکی فہم و فراست اور حسن خوبی خصلت دونونکا حال اچھی طرح واضح
ہوتا ہے چنانچہ ایک قول اوسکا یہ تھا کہ بادشاہ عادل کی رعایا اوسکی اطاعت
و محبت بہرجہی دیتی ہے اور سب سے برا وہ بادشاہ ہے جس سے دولتمند ڈرتے
ہون اور بدمعاشونکو کھٹکا نہو اور یہ بھی قول اوسکا تھا کہ کوئی حکومت فوج
بدون اور فوج روپیہ بدون اور روپیہ کاشتکاری بدون اور کاشتکاری
انصاف بدون نہین ہوسکتی اور شیر خونخوار ایک بادشاہ ناانصاف سے
بہتر ہے اور مدت کی لڑائی بادشاہ ناانصاف سے بہتر ہے اور بادشاہونکو یہ شایان
کہ جب تک چھری سے کام چلے تلوار سے کام نہ لین اور یہ پند اوسکی ظالم
بادشاہونکے حق مین بالغایت مفید و نافع ہے جس سے یہ غرض تھی کہ وہ ظالم
یہ سمجھین بوجھین کہ جب جرم کا تدارک ادنی طریقہ سے ہوسکتا ہے تو پھر

جہان کا تلف کرنا ہر اُستم ہے

یہ بادشاہ اپنی زور و ہمت کے کامون کی شان و شوکت سے جسقدر
مشہور و معروف تھا اوسیقدر فہم و فراست اور اون قانون قاعدونکی
بدولت بھی شہرۂ آفاق تھا جنکو اوسنے ملک کی حراست اور امن و امان کی حفظ
وصیانت کی غرض سے اطراف واکناف مین معمول مروج کیا تھا چنانچہ جو دار السلطنت
اور علاوہ اوسکے سارے صوبون مین جو جو واقعے واقع ہوتے تھے اطلاع اونکی
بے کم و کاست اوسکو پہونچتی تھی یہانتک کہ رعایا کے خاص خاص کامونسے
بھی بخوبی واقف رہتا تھا چنانچہ ساری رعایا اوسکی خبرگیری سے واقف ہوکر
اوسکی انس و محبت مین چور چور اور خوف و ہیبت سے تھر تھر کانپتی تھی جو اوسکا مقصود
و منشا تھا مگر باوصف شان و شوکت کے نہایت متعصب تھا چنانچہ آتش پرستونکے
بڑھانے چڑھانے مین صرف کوشش ہی نہین کی بلکہ ظلم و تعدی کے ذریعے
آتش پرستی کے عقیدونکو لوگونکے دلونمین بٹھانا چاہا تھا اسلیے کہ سلطنت کی
پریشانی مین وہ لوگ اوس دین ملت کو بھول چوک گئے تھے جسکو زردشت نے

قایم کیا تھا اور بعد اوسکے ہزار دن تفرقے قایم ہوگئے تھے چنانچہ یہ امر واضح ہے کہ
بہت سے ایرانی بادشاہ اپنے دین و مذہب سے غافل ہو کر یونانیون کے طور و طریقون پر
مایل ہو گئے تھے اور غالب یہ ہے کہ یہ بات آردشیر نے خود رائی کی جہت سے
جاری نہین کی تھی بلکہ ساری غرض یہ تھی کہ جسطرح سے امور سلطنت کے صیغہ مین
انتظام اور قاعدہ کی پابندی قایم ہوئی ہے ویسے ہی دین و ملت مین بھی
اتفاق باہمی قایم ہوجاوے اور اس لیئے کہ اس بڑے مطلب کی تحصیل مین
کڑی کڑی تدبیرین اوسنے برتین تو زردشت کے مریدون نے اوسکو پیغمبر قرار دیا
مگر باقی لوگون کے نزدیک ایک سفاک بیباک اور خدا نا ترس و نا آشنا ٹھہرا فردوسی
اس بادشاہ کی وصیت کو قلمبند کیا ہوا اوسنے اپنے بیٹے شاہپور کو مرتے دم کی تھی
وہ اس لیئے بیان کے قابل ہے کہ اوسکے سننے دیکھنے سے دین و دنیا کے
معاملون مین اوسکی رائین خوب واضح ہوتی ہین

بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا یہ بات سمجھ لینا کہ جب تم بادشاہ ہوئے تو ملک و
ملت دونو کے حامی اور محافظ ہو گئے تخت اور قربانگاہ مین چولی دامن کا ساتھ ہے اور

جو بادشاہ دین و مذہب کا پابند نہین وہ نہایت ظالم ہے اور جو رعیت لا مذہب ہے
وہ سب سے بری ہے مذہب بلا ریاست قایم ہوسکتا ہے مگر ریاست بلا مذہب
قایم نہین ہوسکتی ملکی معاملون مین مذہبی قانونون کے ذریعہ سے اجتماع و اتفاق
ہوسکتا ہے خدا ترسی اور نیک کرداری مین اپنی رعایا کے واسطے ہمکو نمونہ ہونا
درکار ہے ہمکو اپنی غرور و تکبر سے مبرا رہنا چاہیئے غرضکہ ایسی ایسی نصیحتونکے بعد
ان لفظون پر نصیحت کو ختم کیا کہ میرے لال اسکو نہ بھولنا کہ حاکم کے اقبال و ادبار سے
رعیت کا اقبال و ادبار ظاہر ہوتا ہے اور قوم کی برائی بھلائی کا مدار اوس آدمی کی
کارگزاری پر منحصر ہے جو اونکا فرمانروا ہو اور دنیا انقلابونکی جگہ ہے مگر ادبار کے
وقت استقلال و ہمت کو ہاتھ سے نہ دینا اور اقبال کے وقت اعتدال و ہوشیاری سے
گزرنا غرضکہ استقلال و اہتمام کی ایسی پابندی کرنا جسکی بدولت عاقبت کے روز
اون لوگونکی دعائین میرے تیرے حق مین کام آوین جنکو خدا تعالی نے ہماری
حفظ و حراست پر چھوڑا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس بادشاہ والاجاہ مین وہ چار
ضروری صفتین موجود تھین جنکی نسبت بڑے شوق ذوق سے یہ کہا کرتا تھا

کہ بادشاہ کی ذات والاصفات مین اجتماع ان وصفونکا ضروری ولابدی ہے یعنی چاہیئے کہ ہر بادشاہ اصلی خوش مزاجی اور ذاتی عالی ہمتی اور خلقی استقلال ایسے لوگونکے دبانے کیواسطے رکھتا ہو جو اپنی حد سے تجاوز کر گئے ہون اور ایسے قانون قاعدونکا پابند ہووے جنکے عمل درآمد سے محکوم ہونکو بادشاہ کی جانب سے جان ومال اور آبرو وعزت کا اندیشہ نہو

شاپور بن آردشیر کی سلطنت کا بیان

یہ بادشاہ نیک نیتی اور پاک طینتی کے لباس وزیور سے آراستہ پیراستہ تھا اور پہلے پہل ایک عرب کے سردار منیزن نامی سے لڑائی لڑا جسنے بادشاہ کو خراسان مین مصروف پاکر اوس جزیرہ پر قبض وتصرف کیا تھا جو فرات ودجلہ کے درمیان مین واقع تھا اور شہر خضر کو دارالسلطنت قرار دیکر اسکا مضبوط ومستحکم کیا تھا کہ ایرانی فوج سے بیخوف ہو کر بیٹھا تھا مگر جان ومال اوسکا اوسکی بیٹی نضیرہ کے فریب ودغا سے جسنے عشق ومحبت کے مارے یا مال ودولت کی طمع سے باپ کو مخالف کے پنجون مین پھنسایا تھا تباہ وغارت

ہوا اگرچہ شاپور نے اوس پدر آزار خانہ خراب سے یہ قول و قسم کیا تھا کہ اوسکو
اپنے محلون مین داخل کریگا مگر اوسکی ناخلفی کو سوچ سمجھ کر بہت سا ڈرا کانپا چنانچہ
ایفای وعدہ پر ہیبت غالب آئی اور تخت راحت کی جگہ تختہ تابوت اوسکو
دیا اور غسل عشرت کی جگہ لہو مین نہلایا

جب کہ وہ جزیرہ کے بہت سے حصہ کو فتح کرچکا تو نصیبین پر دھاوا
کیا جو اوسکی کامیابی کا ایک عرصہ سے مزاحم تھا ایرانی مورخ کہتے ہین کہ یہ حصن
حصین زور و قوت کی نسبت دعا و منت کے اثر سے زیادہ فتح ہوا بیان اوسکا یہ ہے
کہ جب شاپور اس قلعہ کے محاصرہ سے نہایت تنگ و عاجز آیا اور کوئی تدبیر
اوسکی اس نہ آئی تو اوسنے ساری فوج کو حکم دیا کہ خدا کے سامنے گڑگڑا دین اور فتح کی
دعائین مانگین غرضکہ عین دعا کی حالت مین قلعہ کی ایک سالنگ آپ ہی گر گئی اور قلعہ پر
تصرف ہو گیا بعد اوسکے اضلاع روم پر حملہ کیا اور بڑی بڑی فتوحات اوسنے
حاصل کین یہانتک کہ شاہ ولیرین کو پکڑا جکڑا اور اوسکی جگہ ایک اور آدمی کو
بٹھلایا جسنے تھوڑے دنون افسر قیصری کو پہنا مگر جو جو خرابیان کہ شاپور کی

فتح کو اوسکی سلطنت کے پچھلے زمانہ مین پیش آئین ایرانی مورخون نے حال اوسکا
نہین لکھا بقول انہین مورخون کے شاپور نے اکتیس برس تک فرمانروائی کی اور ہمیشہ
مظفر و منصور رہا اور جبکہ رومیون کی لڑائیون سے فارغ ہوا تو بہت سے شہرون کی بنیاد
اوسنے ڈالی چنانچہ منجملہ اونکے دو شہر اوسکے نام سے نامی گرامی ہین ایک نیشاپور واقع
خراسان جو اب بھی شاد و آباد ہے اور دوسرا شاپور واقع فارس جسکا ذرون کے متصل
بستا تھا اب کوئی نام و نشان اوسکا اون گندہ سنگریزون کے سوا باقی نہین جنکے
دیکھنے سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ اس بادشاہ کی یہ تمنا تھی کہ اوسکی یادگاری اوس
بڑی فتح کی نسبت بہت عرصہ تک باقی رہے جو رومیون پر اوسکو حاصل ہوئی تھی اور جسمین
اونکے بادشاہ کو گرفتار کرنے پر بات اوسنے حاصل کی ہے اور مشرقی مورخون نے جو حال
اوسکا بیان کیا اوسمین اوسکی علو ہمت اور کمال شجاعت پر حصر کیا چنانچہ وہ لکھتے
ہین کہ وہ مال و دولت کا صرف اسلیئے خواہان تھا کہ اوسکو عمدہ عمدہ کامون مین صرف کرے

ہرمز ابن شاپور کی سلطنت کا بیان

بیانکیا گیا کہ یہ بادشاہ اپنے قد و قامت اور خوبی خصلت مین اردشیر ثانی تھا

مان اوسکی مہرک کی پوتی تھی جو ملوک فارس مین سے ایک چھوٹا سا سردار تھا اور اردشیر
اوسکو قتل کیا تھا اور اوسکے خاندان کے قلع قمع مین بڑے ظلم و تعدی سے کام لیا تھا
اسلیے کہ نجومیون نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ مہرک کے کسی وارث کو ایران کا تخت
نصیب ہوگا اور جب کہ نوش زاد نے اپنے گھرانے کی تباہی دیکھی تو وہ جان اپنی
بچا کر کسی چرواہے کے گھر مین چھپ کر بیٹھی حسب اتفاق اوس جگہ شاپور کا گزر ہوا
اور جون ہی کہ آنکھ اوسکی نوش زاد پر پڑی تو وہ دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہوگیا
اور اوسکو اپنے محلون مین داخل کیا مگر اردشیر سے مخفی رکھا یہانتک کہ اردشیر
ایک روز اتفاق سے شاپور کے گھر مین آیا اور ہرمز کو دیکھ کر باغ باغ ہوگیا
جب کہ چھان بین اوسنے شروع کی تو شاپور نے سارا قصہ بیان کیا غرض کہ
اردشیر اپنے جامہ مین پھولا نہ سمایا اور خوشی کے مارے چلا کر بولا کہ نجومیون کی پیشگوئی
پوری ہوئی جسکے باعث سے ما بدولت کو بڑا تردد لاحق تھا اور بڑے شکر کا
مقام ہے کہ مہرک کا نواسا اور میرا پوتا میرے تخت کا وارث ہوا

ایران کی صحیح تاریخون مین ایک کام اس بادشاہ کا جو ولیعہدی کے زمانہ مین

اوس سے وقوع مین آیا تھا عجیب غریب لکھا ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ شاپور اوسکے
باپ نے خراسان کا حاکم اوسکو مقرر کیا تھا اور اوسنے مفسدونکے قتل و استیصال
اور امن وامان کے قیام و استحکام کی بدولت بڑی عزت حاصل کی تھی مگر یہہ
کارگزاری اوسکے حق مین مضر پڑی اسلیئے کہ لگانے بجھانے والون نے شاپور کو
اوسکی طرف سے بہت سا بھرا اور اوسکے جی مین بھانت بھانت کے شک شبہے
پیدا کیئے اور جون ہی کہ ہرمز نے حاسدون کی کامیابی سنی اور اپنی تباہی کی بہت ہی
لک بھگ پایا تو ایک ہاتھ اپنا اوسنے تراشا اور باپ کی خدمت مین اسلیئے
روانہ کیا کہ وہ اوسکو دست آویز اوسکی جان نثاری کی تصور کرے شاپور اس
سہمگین حرکت سے جسپر نور چشم اوسکا ایسے شک شبہون کے لحاظ و نظر سے آمادہ ہوا
تھا جو عین خطا اور محض ناصواب تھی سخت مضطر ہوا اور ہرمز کو دربار مین بلا کر اپنے
سینہ بے کینہ کی صفائی سے صرف مطمئن ہی نکیا بلکہ طرح طرح کی عنایتون
اور قسم قسم کی شفقتونکو کام مین لایا جنکے ذریعہ سے مہر فرزندان اور اس بے بابان کو
ظاہر کیا ہرمز نے کل برس دن سلطنت کی اور شہر رام ہرمز کی طرح ڈالی جہان

زنگرہ کا ایک درخت ہے جس کو خاص ہرمز کا لگایا ہوا بتاتے ہین اور اسی نظر سے
وہانکے باشندے تعظیم اوس درخت کی کرتے ہین

بہرام بن ہرمز کی سلطنت کا بیان

بہرام اپنے باپ کی گدی پر بیٹھا اور یہ ایسا کریم و حلیم اور خلیق و شفیق تھا
کہ تمام رعایا اوسکی جان نثاری پر مرتی تھی جب بڑے عدل و انصاف سے
فرمان روائی کرتا تھا اپنے عہد سلطنت مین بڑا کام اوسنے یہ کیا کہ مانی کو واصل
جہنم کیا جو زندقہ کا بانی اور مشرقی مورخون کے بقول ارژنگ کا مصنف تھا
جسکو کتاب آسمانی بتاتا تھا اور اس کتاب مین اوسنے یہ کوشش کی تھی کہ تناسخ کے
وہ مسئلے جنکو ہنود سکھاتے پڑھاتے ہین اور زردشت کے وہ مسئلے جو برائی بھلائی
سے متعلق ہین عیسائی مذہب کے مسئلون سے مطابق ہوجاوین چنانچہ بہت سے عیسائی
یہ توقع کی کہ وہ وعدہ جو عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کے بھیجنے کی نسبت کیا تھا
جو اوسکے لوگونکو تسلی و تشفی بخشے مانی کے ہونے سے بہت جلد پورا ہوگا غرض کہ
مانی نے بڑی دلیری و دلاوری سے آپکو وہ تسلی بخشنے والا بتا دیا کہ یہ لوگ اوسکے

مرید و تابع ہو جاوین اور تصویر کشی کو کامیابی کا ذریعہ قرار دیا چنانچہ چین ملکو مین تصویر نگاری کا فن معمول و مروج تھا وہان اوسکی تصویرین معجزہ کی چیزین سمجھی گئین اگرچہ بہت سے لوگ اوسکے مرید و خادم بنگئے مگر شاپور نے اوسکو ایران سے باہر نکالا چنانچہ وہ وہانسے خراب و خستہ ہوکر چین و تاتار کو گیا اور بہرام کی سلطنت تک واپس نہ آیا بہرام نے پہلے پہل اوسکے دین و مذہب کے قبول و تسلیم کا ارادہ ظاہر کیا مگر مورخونکا یہ قول ہے کہ یہ میلان اس غرض سے تھا کہ وہ مکار اپنے مریدون سمیت ایسے جال مین پھنسے جو اوسکے حق مین نہایت مضر و قاتل ہو اور یہ رای اسلیئے قوی و مستحکم معلوم ہوتی ہے کہ یہی نتیجہ اوسپر مترتب ہوا چنانچہ بہرام کے حکم سے وہ اور مرید اوسکے مارے گئے اور کھال اوسکی اوتاری گئی اور شہر شاپور کے دروازہ پر لٹکائی گئی بہرام نے تین مہینے تین برس تک فرمان روائی کی جنمین تمام ایران چین چان سے بیٹھی رہے اور دن رات آرام و آسایش سے گزارے گئے

بہرام بن بہرام یعنی بہرام ثانی کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ نے ظلم و تعدی کے پھیلانے سے اپنے امیرونکو ایسا بگاڑا کہ وہ
لوگ اوسکی گردن مارنے اور تخت سے اوتارنے پر آمادہ ہو گئے مگر ایک بڑے
موبد کی بدولت جان اوسکی محفوظ رہی جسنے امیرونکو بڑی منت سماجت سے
اسپر راضی کیا کہ وہ بغاوت سے پہلے اوسکو یہ اجازت دین کہ وہ بادشاہ
کی اصلاح و تہذیب مین حتی الامکان اپنی سعی و کوشش کرے غرض وہ لوگ
اسپر راضی ہوئے اور بصلاح اوسکے دربار سے غیر حاضر رہے بادشاہ اپنے محل مین
تنہا پھرتا تھا اور جب اوسنے کسیکو آس پاس اپنے نہ دیکھا اور دیوانخانہ کو
سنسان پایا تو بہت سا گھبرایا اور نہایت تنگ ہوا یہانتک کہ یہ موبد
سامنے آیا اور کھڑا کھڑا ابسورنے لگا اور کچھہ مونہہ سے نہ بولا بادشاہ اوسکو
اوداس دیکھہ کر پوچھنے گچھنے لگا چنانچہ اس بھلے آدمی نے جان لڑا کر ساری
کیفیت سنائی اور بادشاہ کی منت سماجت کی کہ ذات قدسی صفات کو
ابا و اجداد کے لحاظ و نظر سے واجب و لازم ہے کہ قول و فعل کی تہذیب

اور خوبی و خصلت کی اصلاح مین سعی بلیغ فرما دین اور ملک زمان و دولت کو تباہی
بربادی سے محفوظ و مامون رکھین بادشاہ اس نصیحت سے متاثر ہوا اور
سخت افسوس اپنی نسبت ظاہر کیا اور بلا تکلف یہ بول اوٹھا کہ آیندہ
ایسا نہوگا اور جب تک جیتا جاگتا رہونگا خلاف اس قول کے عمل مین
نہ آویگا موبد نہایت راضی ہوا اور اوسنے ایک ایسا اشارہ کیا جسکے ہوتے ہی
تمام امیر اور درباری اپنے اپنے موقعون پر حاضر ہوگئے اور یہ اشارہ وقوع سحر سے
خالی نتہا اور جبکہ بادشاہ کو یہ بات دریافت ہوئی کہ اوسکے چال چلن سے
راضی تہا تو اوسنے اپنے امیرون سے اوس وعدہ کو دوبارہ کیا جو خود موبد
سے کیا تہا غرضکہ بعد اوسکے ظلم و تعدی کے داغون سے پاک و صاف رہا اور
کسی نے وہ وبال نہ پایا مگر اصلاح اوسکی ملک کی اصلاح کے لیئے مفید و نافع نہوئی
جسکا مزاج اوسکی بد تدبیری سے نہایت فاسد ہوچکا تہا چنانچہ اوسکے عہد سلطنت
مین قیصر روم کیرس نے اوس خطہ کو فتح کیا جو فرات و دجلہ کے درمیان مین
واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایران اس زمانہ مین ایسی خراب واقع تہی کہ اگر

کیرس نہ مرتا تو وہ پوری پوری مغلوب ہو جاتے باقی بہرام اپنی عیاشی و کاہلی
کے باعث سے ایسے بہادر کے مقابلہ کا بوتا رکھتا تھا جو باوصف اسکے کہ بادشاہ
والاجاہ تھا مگر سپہ گری کے سارے اوصاف اوسمین موجود تھے

بہرام نے سترہ برس فرمان روائی کی اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا بہرام
ثالث جانشین اوسکا ہوا یہ بادشاہ صرف اس وجہ سے مشہور ہے کہ اوسنے تخت
نشینی سے انکار کیا مگر اوسکے امیروں نے جوں توں کر کے تخت نشین اوسکو
بنایا ایرانی مورخوں نے حال اوسکا بہت کم لکھا ہے اور اوسکی سلطنت
کسی بڑے واقعہ کے وقوع و ظہور سے ممتاز نہیں ہوئی بلکہ جو بوجھ
بھار اوسکے سر پر ڈالا گیا تھا وہ چار مہینے اوسنے اوٹھایا **بیت**

محرم دولت نبود ہر سری ٭ بار مسیحا نکشد ہر خری ٭

نرسی کی سلطنت کا بیان

بہرام کے بھائی نرسی نے گدی سنبھالی اور بقول زینت التواریخ کے
یہ بادشاہ اپنے باپ بہرام ثانی کی گدی پر بیٹھا اور بہرام ثالث کی نسبت سے

زیادہ رتبہ حاصل نکیا مگر جو حال اوسکا لکھا ہے اوسکے دیکھنے سے یہ دریافت ہوتا ہے
کہ وہ بہرام ثالث کی نسبت سلطنت کے کامون پر زیادہ متوجہ تھا نو برس اور بقول
زینت التواریخ سکے چودہ برس کی سلطنت کے بعد اوسنے تخت سے کنارہ کیا
اور اپنے بیٹے ہرمز کو اپنی جگہ دیکر تھوڑے دنونکے بعد اس جہان فانی سے رحلت کرگیا
مغربی مورخون نے نرسی کی سلطنت کا حال اچھی طرح سے بیان کیا
چنانچہ اوسکو وہ بادشاہ قرار دیا جسنے تمام آرمینیہ کو فتح کیا تھا اور گلیرس
قیصر روم کو اوسنے اوس میدان مین شکست فاش دی جہان کہ اسس
اور اوسکی فوج نے بہت بڑی شکست ایرانیون سے کھائی تھی اگرچہ ایرانی
مورخون نے اقبال و ادبار اس عہد کا حسن و لطافت سے بیان نہین کیا
مگر کوئی بات ایسی سمجھ مین نہین آتی جسکی ضرورت ہے اونھون نے ایسے عمدہ
واقعہ کو چھوڑا جو اونکے فخر و مباہات اور شان و عزت کا باعث تھا شاید
اوسکی فتوحات کو اس لیے قلم انداز کیا کہ سلطنت کے آغاز اقبال کے ساتھ انجام
سلطنت کا ادبار بھی بیان کرنا پڑتا اسلیئے کہ نرسی کی ترقی ہمیشہ برابر رہی

[illegible]

بلکہ آخر کو غایت تنزل کو پہونچی اور ترقی معکوس ہوگئی چنانچہ رومی لوگ اگلے سال
ایران مین گھس بیٹھے گئے اور اونکے بادشاہ نے امتحان و تجربہ سے خوب سی چھان
بین کرکے فرات و دجلہ کے جزیرہ کو دامن جانب چھوڑا اور آرمینہ کے پہاڑونسے
فوج اپنی لیگیا جو پیادون کی لڑائی کے لیئے نہایت مفید تھے اور فوج اوسکی پیادونسے
مرکب تھی غرضکہ اوسنے ایرانیون پر چھاپا مارا اور ہزارون کے وارے نیارے کیئے
یہانتک کہ ہر کسی زخمی ہوا اور بڑے بڑے خیمون اور عمدہ عمدہ سامانون اور سارے
بھائی بندونکو چھوڑکر بھاگا جو فتحمندون کے ہاتھ آئے مگر کیلیرس نے بڑے جگڑے
شاہزادون سے بڑی آدمیت برتی اوسکے تھوڑے دنون کے گزرنے پر آپس مین صلح و
آشتی واقع ہوئی جسنے ایران کی ضعف و ناتوانی بہت ہی واضح ہوتی ہے
یعنی فرات و دجلہ کا جزیرہ اور وہ پانچ ضلع جو دجلہ کے مشرق مین واقع تھے
ملازمان دولت روم کو تفویض کیئے گئے ان پانچون ضلعون مین کردستان کا وہ
بڑا حصہ بھی شامل تھا جسمین پیداوار غلہ کی نسبت سوریا سے بہت زیادہ
پیداوار تھی اور بخیال حسن موقع و مقام از ضبط و استحکام کی بابت والیا عمدہ تھا

کہ اوسکے ذریعہ سے ایران کا سارا مغربی حصہ مطیع و تابع رہتا تھا یہ پانچون ضلع
آرمینہ کی قلمرو مین پہلے شامل تھے اور آذربیجان کا صوبہ نرسی سے اس لیئے
لیا گیا تھا کہ گیلیریس نے حاکم آرمینہ ٹربیٹ ڈیٹیز کی خاطر سے یہ لڑائی کی تھی اور
اوسنے اپنا موروثی خطہ رومیون کو دیا تھا جسکے معاوضہ مین آذربیجان اوسکو
دیا گیا ٹربیٹ ڈیٹیز نے صوبہ آذربیجان پر قبضہ کرکے تبریز کو دار السلطنت بنایا اور بہت اوسکو
آراستہ پیراستہ کیا —

ہرمز ثانی ابن نرسی کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ نے سات برس اور پانچ مہینے حکمرانی کی اور اوسکے
عہد حکومت مین کوئی بڑا واقعہ نہین گزرا اور جب کہ وہ مرگیا تو کوئی وارث
اوسکا باقی نہ رہا اور جبکہ سلطنت کے کارخانہ بند ہونے لگے اور ادھر اور اودھر
خاک اوڑنے لگی تو بڑے بڑے کاہنون اور موبدون اور چند خیرخواہون نے
یہ بات ظاہر کی کہ بادشاہ کی ایک لونڈی پیٹ سے ہے اور نجومون نے بتایا ہے کہ
ایک بلند اقبال لڑکا اوسکے پیٹ مین ہے چنانچہ بادشاہ متوقع کو تاج شاہی پہنایا گیا یعنی اوسکی مان کے

پیٹ پر سہرا باندھا گیا اور تمام درباری اداب مجرا بجالائے اور دستور کے موافق
مردن دربار ہونے لگا یہانتک کہ وہ بلند اختر برج حمل سے طالع ہوا اور تمام امیرونکے
اتفاق سے نام اوسکا شاپور رکھا گیا اور اوسکی تعلیم و تربیت مین کوئی دقیقہ اسلیئے
باقی نچھوڑا تاکہ تہذیب و اصلاح اوسکی خاص اوسکے جاہ و منصب کے مناسب
عمل مین آوے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی ساری قوم کو اوسکے کمال و بلوغ کی ترقی
مین بڑی کوشش رہی اور بقول اوسکے کہ سالی کہ نکوست از بہارش پیداست ✣
فہم و فراست کے آثار اور عقل و ہوشیاری کی علامتین اوسکے طرز و انداز سے
واضح ہونے لگین اور صغیر و کبیر اوسکی رعایا کی فرط نشاط سے پھولنے اور فرط
انبساط سے جھولنے لگے

شاپور ذوالاکتاف کی سلطنت کا بیان

جبکہ یہ شاہزادہ نابالغ تھا تو اوسکی ناپختگی کے باعث سے قرب و جوار کے
خام خیالونکو موقع ہاتھ آیا اور شور و فساد سے باز نرہے چنانچہ یونانیون
اور تاتاریون اور نیز قسطنطنیہ کے عربونے دھاوا کیا عربونے خلیج عرب کے

کنارونکے اوجڑے میدانون کو چھوڑکر ایران کے ہرے بھرے وادیونکو تلوار
پانی مین ڈبویا اور آگ کے لال لال پھولونسے لالہ کے پھول اونمین کھلا
بادشاہ نے پہلے پہل جو بونسے بدلا لیا اور بہت سخت پاداش اوس ظلم تعدی
کا دیا جو اونکے ہاتھونسے واقع ہوا تھا اور بخطاب ذوالاکتاف اسلیے
مخاطب ہوا کہ اوسنے اپنے قیدیونکے شانون کو چروایا اور ڈورا اونمین ڈال کر
کھچوائے اور ساری غرض یہ تھی کہ عرب مین دھاک اوسکی پڑے اور اونکی
سنگدلی کا وبال اونپر عاید ہووے

مشرقی مورخون نے شاپور کے عہد سلطنت کے حالات ایسی
حکایتون سے آراستہ پیراستہ کیئے جو اوسکے فخر وعزت کے لیئے ضروری
لابدی تھین بلکہ اکثر حالات اوسکی کامیابی کے جو رومیو کے مقابلہ مین اوسکو
حاصل ہوئین بیکم وکاست اور بہت راست بیان کیئے جاتے تو اوسکے
جاہ واقبال کے لیئے نہایت مناسب کافی تھا مگر جب کہ نہایت ضروری واقعات
کو چھوڑا یا عام طور سے بیان کیا تو ایسے عجیب غریب قصہ پر

اپنا ٹھرایا جو قیاس سے خارج اور سمجھہ سے باہر ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ یہ بادشاہ ایکمرتبہ
جاسوس بنا اور تھوڑے دنون کے لیئے اوسنے حکومت سے ہاتھہ اوٹھایا چنانچہ
قسطنطنیہ مین اسوجہ سے پکڑا گیا کہ قیصر روم کے دسترخوان پر کھانا کھا رہا تھا کہ ایک
پیالہ مین تصویر اوسکی نظر آئی اور جب وہ ہو بہو مطابق ہوئی تو بڑی ذلت سے
پکڑا گیا اور گھوڑے کا تھا ٹہا اس غرض سے اوسپر رکھا گیا کہ وہ رومی فوج کے
ساتھہ جاکر اپنے گھر کے ویرانے کو ایسی بری حالت مین خاص اپنی آنکھونسے دیکھی
مگر اوسنے داو پاکر یہ چالاکی برتی کہ پہرہ چوکی والونکو تغافل دیکھکر چنپت ہو گیا اور
والی روم سے پورا انتقام اپنا لیا جو سبب اس داستان کے فوج کی تباہی پر پکڑا گیا
اور روس ہرمس کی قید اوٹھاکر چھوڑا گیا اس عرصہ مین قیدیونسے طرح طرح
کی مشقتونکے کام لیئے اور جو جو نقصان اونکے ہاتھونسے ایرانیونکو پہونچے تھے جبر و تلافی اونکی
بخوبی عمل مین آئی یہانتک کہ جہان کہین کوئی چھوٹا سا درخت بھی اونکے
ہاتھونسے اوکھڑا یا ٹوٹا تھا تو دوبارہ نصب کرایا گیا

ان کہانیونسے ایرانیونکی وہ کامیابی سمجھہ مین آتی ہے جو قیصر روم

کانسٹنٹین پر اونکو حاصل ہوئی تھی چنانچہ اونکے مورخ بیان کرتے ہین کہ
جب یہ رومی بادشاہ اپنی قلمرو مین چھپ کر آیا تو کانسٹنٹین اعظم کی اولاد
مین سے کوئی شخص اوسکے تخت پر قابض ہو چکا تھا اور بہت سی فوج ایران
کے ویران کرنے کی غرض سے فراہم کر چکا تھا یہان تک کہ اعراب ابھی
اپنے انتقام کے لیے شریک اونکے ہوتے تھے چنانچہ ایک لاکھ ستر ہزار
آدمیون کی جمعیت جرار اکٹھی ہو گئی تھی چنانچہ شاپور نے اس بڑی فوج کا مقابلہ
عین سرحد پر یہ سمجھ کر کیا کہ اگر خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے شکست کی
صورت پیش آئی جو کثرت اعدا سے مظنون غالب ہے تو سلطنت کا نام
و نشان بھی باقی نرہیگا بلکہ صوبہ کی دردناک جانب کو لوٹ گیا اور جہان تک
فوج اوس سے فراہم ہوسکی ادھر ادھر سے لے دے کر لڑنے کو آگے
بڑھا آخر کار ایک ایسی کڑی لڑائی پڑی جس مین شاپور نے جان اپنی لڑائی اور
بہت سی فوج اوسکی ماری گئی یہانتک کہ دو چار آدمیون سمیت اپنی جان
بچا کر نکلگیا مگر بعد اوسکے بہت سی بھرتی کر کے لڑائی کے ٹھاٹ اوسنے

درست کیئے اور جب کہ غنیم اوسکا اپنی طرف کو لوٹا تو شاپور کو آگے بڑہنے کا ہیاو
پڑا چنانچہ وہ مارتا مارتا روم کی قلمرو تک بڑہ گیا اور جولین کے پاس ایلچی
بھیجے اور پیغام یہ تھا کہ مینے بہت سی فوج اس لیئے اکھٹی کی ہے کہ انتقام
اپنی رعایا کا لون جنکو تمنے بے طرح مار ڈالا ہے اور اس غرض سے خیمونکو
ٹھوک اور لشکر کو کسکر کھڑا ہوا ہون کہ اگر تم مقتولون کا خونبہا ادا کرو اور
غنیمتونکو واپس دو اور قلعہ نصیبین (واقع عراق عرب) کو حوالہ کرو
جو ہمارے قبض و تصرف سے خارج ہو کر تمھارے دخل و تسلط مین داخل ہو گیا ہے
تو اپنی تلوار میان کرونگا اور اگر تم کہنا نمانوگے تو میرے گھوڑے کے سم
جو فولاد سے بہت زیادہ سخت ہین یونانیون کے نام و نشان کو روی زمین
سے مٹا دینگے اور میری تیغ آبدار جو آتش سوزان سے زیادہ تند و تیز ہے
تمھاری سلطنت کے باشندون کو خاک سیاہ کر دیگی ایرانی کہتے ہین کہ
یہ پیغام غرور و انتقام اوسکا بحسب خواہش موثر ہوا چنانچہ شاہ قسطنطنیہ
جو خوف و ہیبت کے مارے کانپ رہا تھا شرطون کو قبول کیا او

نصیبین کو جو ن کا تون وہپس دیا شاپور نے عراق و فارس سے بارہ ہزار آدمی منتخب
کر کے نصیبین مین بسائے اور اونکی بوجوت کے لیئے اراضی مقرر کی غرض کہ یہ وہ
بیان ہے جسکو ایرانی مورخون نے جولین کی مہم کی بابت قلم بند کیا اور وہ بڑی فتح
جسکو جولین سے منسوب کیا اوس سے وہ مراد ہے جو دجلہ کے متصل سے گزار اور طیسفون
کے روفی کے پاس واقع ہوئی مگر اونھون نے اوس طرفیہ کو بے کم و کاست بیان کیا
جسکو شاپور نے اختیار کیا تھا یعنی ملک کو اوجاڑ اگاڑا اور غنیم کو ایسے چھاپون سے
نہایت تنگ کیا جو داوگھات سے مارے جاتے ہین ایرانیون نے جولین کی لوٹ
پوٹ کا حال تو لکھا مگر اوسکے مرنیکا واقعہ قلم بند نہین کیا اور ظاہر یہ وجہ معلوم
ہوتی ہے کہ شاپور کے فضل و فوقیت کو اوسکی عقل و شجاعت کے سوا کسی اور
چیز سے نسبت کرنا کسرشان کا باعث پڑتا ہے

بعض ایرانی مورخون کے قول پر شاپور کی سلطنت اوسکی عمر سے
کبھی مہینہ زیادہ رہی اس لیئے کہ وہ اکہتر برس کی عمر مین ملک عدم کا راہی
ہوا اور بعضونکا یہ قول ہے کہ وہ ولادت کے بعد بادشاہ ہوا اور شیر خواری کے

عالم مین تاج اوسکے سر پر رکھا گیا مگر خفیف اختلاف ہے اس لیئے کہ پہلے بیان پر
اعتماد کرتے ہین باین نظر کوئی دشواری نہین کہ جس نیک نیتی اور پاک طینتی کے
باعث سے خیر خواہان دولت کی سمجھہ مین یہ بات آئی کہ جانشینی کی تکرار و بحث سے
ملک اپنا بچائے رکھین اوسی کی جہت سے یہ ترغیب بھی ہوئی ہوگی کہ ظاہری
رسومات اطاعت کی پابندی سے اپنی ارادہ کو جاری کرین بلکہ جب ہم اونکے
طور و طریقون کو اس نظر سے دیکھین تو اونکی وہ فرمان برداری اور خیر اندیشی
جو ایسے بادشاہ کی نسبت وقوع مین آئی جسکے نر ہونے کی بشارت موبدون نے
دی تھی اور وہ ابتک مان کے پیٹ مین تھا نہایت معقول و پسندیدہ اور
اس سے زیادہ تحسین و آفرین کے شایان و سزاوار ہے کہ وہ شیر خوارہ کی اطاعت
بجالائے اور جس دانشمندی کی بدولت شاپور کے تاج و تخت کو محفوظ و مامون
رکھا ویسی ہی ہوشیاری سے ایک عمدہ تعلیم اوسکے شایان و پایہ کے مناسب
دلوائی اور کسی ملک کی تاریخ مین کسی خیر خواہی کی مثال ایسی پائی نہین جاتی
جسکا نتیجہ ایسا ہو وے چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ شاپور کی خوبی و خصلت ایسی

نیک و پاکیزہ ہوئی جو اوسکی رعیت کو نہایت مرغوب تھی اپنی طویل سلطنت مین
اپنی قلمرو کو نہایت دولت و اقبال پر رکھا اور بدخواہون کو متواتر شکستین دین
اور سلطنت کو ہر طرف پھیلایا رومیون کے مقابلہ مین جو کامیابی اوسکو نصیب
ہوئی وہ اوسکی تاریخ کا ایسا حصہ ہے جو بڑے فخر و مباہات کا باعث ہے
نصیبین پر اوسنے قبضہ کیا جسکی راہ بڑی صعب گزار تھی اور مذکور الصدر
جزیرہ کا بہت سا حصہ اور نیز اون پانچون صوبونکو اپنے قبض و تصرف
مین لایا جو مغربی سرحد پر واقع تھے اور اوسکے بزرگون کے دخل و تسلط سے
نکل گئے تھے بلکہ آرمینیہ پر بھی قابض ہوا جسکی تائید و تقویت پر رومی ہمیشہ
آمادہ رہتے تھے مگر اسکی پچھلی فتح مین دغابازی کا الزام لگایا گیا اگر یہ بات
سچ ہے تو باوصف اسکے بھی فخر و اعتبار اوسکا اوسکی رعایا اور انکی
آل و اولاد کی نظرون سے گر نہین سکتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ شاپور اپنی حزم و ہوشیاری اور سپاہیانہ
کارگزاری کے لحاظ و نظر سے برابر معروف و مشہور تھا چنانچہ بعض

اوسکی باتین محفوظ رکھی گئین جنسے آدمیون کی طبیعتون کا علم اچھی طرح سے واضح ہوتا ہے منجملہ اوسکے ایک قول اوسکا یہ تھا کہ بارش بہار کی نسبت باتین زیادہ فرح بخش اور لطف افزا ہوسکتی ہین جیسے تیغ ہلاکت سے زیادہ بڑی مہلک و قاتل ہوسکتی ہین اور نیزہ کی نوک آدمی کے بدن سے نکل سکتی ہے مگر وہ کڑی بات جو دل کو زخمی کرے اصلاح اوسکی ممکن نہین

آردشیر ثانی کی سلطنت کا بیان

شاپور ذوالاکتاف کا جانشین آردشیر ثانی ہوا بعضے کہتے ہین که وہ ہرمز کا بیٹا تھا اور اسی باعث سے بادشاہ مشرقی کا بھائی تھا مگر یہ نسب اوسکا اون بڑے بڑے واقعون سے مخالف ہے جو شاپور کی جانشینی علاقہ رکھتے ہین اور تمام مشرقی مورخون کا اوسپر اتفاق ہے آردشیر ثانی ایران پر چار برس تک فرمان روا رہا اور اوسکے عہد حکومت مین کوئی بڑا واقعہ نہین ہوا مگر شاپور بن شاپور ذوالاکتاف نے تخت سے اوتارا یہ بادشاہ جو بڑا نیک طینت معروف ہے صرف پانچ برس تک فرمانروا رہا اور موت اوسکی

یون آئی کہ ہوا کے جھوکے سے طناب اوسکے خیمہ کی ٹوٹی اور وہ بےخبر سوتا تھا
کہ چوب اوسکی سر پر پہنچی —

بہرام کی سلطنت کا بیان

شاپور بن شاپور کی گدی اوسکے بھائی بہرام چہارم نے سنبھالی
اور بخطاب کرمان شاہ اپنے ہمنام بادشاہون سے امتیاز حاصل کیا
اور خطاب اوسنے اپنے بھائی کے عہد سلطنت مین اون دنون حاصل
کیا تھا جب کہ وہ بھائی کی جانب سے صوبہ کرمان کا حاکم تھا اور شہر کرمان
شاہ کے بنانے سے جو آج کل بہت آباد ہے اور کشور ایران کی ایک قسمت کا
دار الخلافہ ہے خطاب مذکور الصدر کو ہمیشہ کے لیئے قایم رکھا اس شہر سے
پانچ میل کے فاصلہ پر طاق بوستان پتھر کا کندہ واقع ہے جسکا بیان آگے
آویگا کتبون کے دیکھنے سے اسمقدمہ مین کوئی شک شبہ باقی نہین رہتا
کہ وہ بہرام کے حکم سے مرتب ہوئے جسنے اپنے اور اپنے بزرگونکے بقای نام کے
لیئے یہ تدبیر نکالی تھی بعض بیانون کے بموجب گیارہ برس اور بعض قولون کے

مطابق پندرہ برس تک بادشاہت کی اور اوسکے مرنیکا یہ بہانہ ہوا کہ وہ فوج کے

رفع فساد مین مصروف تھا کہ ناگاہ ایک تیر اوسکے آلگا

یزدجرد کی سلطنت کا بیان

بعد اوسکے ایران کے تخت پر یزدجرد الاثیم بیٹھا جسکو بعضون نے

بہرام کا بھائی اور بعضون نے اوسکا بیٹا بیان کیا اس بادشاہ کو بعضے مورخون نے

ایسا سفاک نے باک اور جابر قاہر لکھا ہے کہ جب وہ سولہ برس کی حکمرانی کے بعد

اپنے گھوڑے کی لات سے داخل جہنم ہوا تو ساری رعایا اوسکے مرنے سے جی گئے

اور غریبون کی مرادین پوری ہوئین اگرچہ اولاد اوسکی بہت کثرت سے

تھی مگر کوئی اولاد اوسکی بہرام کے سوا عاقل بالغ نہوئی یزدجرد نے

اوسکو نعمان بن امرء القیس لخمی کو تعلیم و تربیت کے لیئے حوالہ کیا جو اون

سارے عربون کا حاکم تھا جو ایرانیون کے مطیع و تابع تھے

یزدجرد کی خوبی و خصلت کی بابت مغربی اور مشرقی مورخون

مین بڑا اختلاف ہے چنانچہ مشرقی مورخ اوسکو ایسا ظالم بتاتے ہین جسکے

مرنے سے رعایا کو خوشی ہوئی اور موت اوسکی بڑی نعمت سمجھی گئی اور مغربی
مورخ اوسکو داد و دہش کا پورا اور فضل و دانش کا پتلا کہتے ہین چنانچہ پرکوپیس نے
لکھا ہے کہ شاہنشاہ ارکیڈیس نے بڑی دانائی برتی کہ اپنے شیرخوار بیٹے تھیوڈوسیس کو
یزدجرد کی حفظ و صیانت پر چھوڑا اور یزدجرد نے بڑی وفاداری سے کام لیا کہ
اس امانت کی حفظ و حراست کو نہایت سعی و محنت سے انجام دیا مگر ایک
عیسائی مورخ نے باوصف اسکے کہ اسقدر مین ارکیڈیس کی دانائی کو تسلیم کیا
یہ الزام اوسکے ذمہ لگایا کہ اوسنے ایک ایسے اوپری آدمی کو یہ کام سپرد کیا جو
بعض کافر اور دین و ملت کا مخالف تھا مگر جس مورخ نے یہ روایت نقل کی ہے
وہ بیان کرتا ہے کہ اور مورخون سے تائید اوسکی اس لیئے نہین کی کہ وہ اعتبار کے
قابل نہین ہان یہ امر ثابت ہے کہ یزدجرد کی نیکنامی مغربی لوگون مین مسلم
تھی شاید مختلف مذہبون سے متعرض نہونے کی بدولت جسکے ذریعہ سے
بیگانہ لوگون مین نام نیک اوسکا باقی اور ذکر جمیل اوسکا قایم رہا اوسکے خود پرست
اور متعصب ہموطنون نے بہت برائی کے ساتھ اوسکو ہم تک پہنچایا

[illegible] ایران کی تاریخ قدیم کے لکھنے والے [illegible] تعصب کی ضرورت سے ہوئی [illegible]

کیا بہ ثبات اسکے چند قول اوسکے ایسے باقی رکھے جنکے سننے دیکھنے سے یہ واضح
ہوتا ہے کہ جو حال اوسکا اونھون نے بیان کیا وہ اوسکے مخالف تھا بیان
کرتے ہین کہ یزدجرد کا مقولہ تھا کہ وہ بادشاہ بڑا دانا ہے جو غیظ و غضب کے
وقت اپنے مخالف کو تدارک نہ دے اور مستحقون کے جرم و سزا مین اپنے دل کے
پہلے جوش کا اتباع کرے اور یہ بھی قول اوسکا تھا کہ جو بادشاہ اچھے کامون سے معطل رہے
وہ برے کامونکا مرتکب ہوگا اور قیام نام نیک اور بقاے ذکر جمیل کے خیال ایک دم
لینے بھی حاصل ایسی صورتین طبیعت سے علاحدہ نہین ہوسکتی کہ گناہون پر مائل نہووے
یزدجرد کے مرنے پر بہرام کی جانشینی کی نسبت مزاحمتین پیش آئین یعنی
مدین کے عیاش امیر ایسے بادشاہ ہونے سے ڈرتے مرتے لگے جسنے عرب مین تعلیم و
تربیت پائی تھی اور عجم کی خو بو اوسکے رگ و ریشہ مین گھس پیٹھ گئی تھی غرضکہ
اس فکر و اندیشہ کے مارے خسرو کو تخت نشین کیا جو خاندان کا ایک شہزادہ تھا
اور بہرام اصل وارث کو اپنی دلیری دلاوری جتانے کا موقع ہاتھ آیا
چنانچہ اوسنے حق اپنا حاصل کیا اور کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی

بہرام پنجم کی سلطنت کا بیان

یہ بہرام ایرانی تاریخون مین بہرام گور کے نام سے نامی گرامی ہے اور وجہ اوسکی
یہ لکھی ہے کہ وہ گورخر کے شکار پر مرتا تھا تخت پر بیٹھتے ہی نعمان اپنے مربی کو مالامال
کیا اور قصور اون امیرون کے معاف کیے جو اوسکی مخالفت کا دم بھرتے تھے
اور جی جان سے اوسکا برا چاہتے تھے اور جب کہ وہ عطا پاشی اور خطا پوشی بہرام
کی ذات والا صفات سے وقوع مین آئی تو سب اوسکی جانب کو مائل ہو
اور بیگانہ یگانہ ہو گئے اور اوسکی سعی و محنت کی بدولت رعایا کے انواع تہنیت کے
شایان و قابل ہوا یہانتک کہ اوسکی عقل و شجاعت اور جود و سخاوت کو
ہر مورخ نے اپنی تاریخ کا مضمون خجستہ قرار دیا فیض عام اوسکا صرف دربار اور
دارالحکومت پر مقصور و منحصر نہ تھا بلکہ وہ ساری قلمرو پر برابر برستا تھا چنانچہ کوئی
لایق آدمی اوسکے خوان کرم سے محروم نہ جاتا تھا اور جب کہ وزیرون نے ہاتھہ
اوسکا رکتا نہ دیکھا اور خزانون مین دھول اوڑتی پائی تو انجام اوسکا سوچ
سمجھہ کر یہ مضمون ایک عریضہ پیش کیا کہ خزانون کا ہونا بادشاہ کے

اختیار و قدرت کے قیام اور اوسکے علو مرتبہ کے استحکام کے لیئے ضروری ولابدی ہے
بہرام نے جواب اوسکا یہ لکھا کہ اگر بادولت ایسے آزادونکے گرویدہ کرنے مین جو ہمارے
پسینہ پر خون اپنا گراتے ہین مال و دولت کو صرف نکرین تو خیر خواہان دولت کو
ایسے شخصونکے دبانے پر اونکے لیئے کوئی اور تدبیر نکالنی چاہیئے اسی بادشاہ کے
عہد حکومت مین جو عیش و طرب کے زور و شور اور ہنسی خوشی کے جوش و خروش کا
باعث ہوا اطراف و جوانب سے گانے بجانے والے ایران مین وارد ہوئے
کہتے ہین کہ اس بادشاہ والا جاہ نے منجملہ اپنی رعایا کے ایک گروہ کو بے گاجے باجے
ناچے گاتے دیکھا اور جب سبب دریافت کیا تو یہ جواب اوسکا پایا کہ ناچنے گانے والونکو
بہت سا ڈھونڈا اچھا لا مگر بڑا اسا بڑا اچھی سوا اشرفیونکو ہاتھ نہ آیا ہندوستان سے
گانے بجانے والے بلوائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بارہ ہزار گوئیے داخل ہوئے
جب کہ بہرام ایسے ایسے کامون مین مصروف ہوا تو باہر والونکو یہ سوجھی
کہ بہرام اور اوسکی رعایا عیش و آرام مین مبتلا ہوئی اور راگ ناچ اوس دلیری و لاوری
کی خوبو پر غالب آیا جسکی بدولت تمام ایران کا پاس پروس ایرانی والونسے

ڈرتا مرتا تھا چنانچہ پہلے پہل ماوراءالنہر کی تومونکے سردارونے یہ خیال کو الصدر کے
بموجب عمل کرنا چاہا اور پچیس ہزار آدمیوں سمیت اونسے جیحون سے عبور کیا
اور خراسان کو لوٹا کھسوٹا یہانتک کہ لوگونکے دلونپر ہیبت چھا گئی اور بہرام کے
بھونسے اوس طوفان لشیۃ الطغیان کو ترقی بے پایان حاصل ہوئی جسکی
نسبت یہ سمجھا گیا تھا کہ سب اونسے لڑائی کا ہونا نہ پایا تو جان اپنی بچا کر کہین
جا بیٹھیا غرضکہ ایرانیون مین خوف اونکا سوتر ہوا اور تاتاری لوگ اپنی فیروزمندی
کے بھروسے تکیہ لگاکر بیٹھے چنانچہ اونکے سردارنے یہ تصور کیا کہ لڑائی خاتمہ کو پہونچی
اور صرف ایرانی سردارونکی اطاعت باقی ہے جو اپنے جان و مال کی حفاظت کے
لیئے اوسکے نشان کے پاس اکھٹے ہوتے جاتے تھے ناکامیابی اوسکی
تصور سے دونون قایم رہی اس لیئے کہ ایک اندھیری رات مین آکر چھاپا
مارا گیا یعنی بہرام اپنے سات ہزار آدمی لیکر اونپر آپڑا ایران کے نہایت
[illegible] تھے اونھو [illegible] دونون مین چھوٹے چھوٹے پتھرونسے بھری ہوئی
مشکین اس غرض سے ڈالی تھین کہ دکھاوے کے وقت اون کو دشمنون پہ

پھیلا ہوین ہنوز تنگ اس چھاپے سے تمام تاتاری اور اونکے گھوڑے پریشان و پراگندہ

ہوئے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ پاتو اونکے اوکھڑ گئے اور بھاگنے کے سوا

کوئی علاج اونکو نہ سوجھا بہت سے مارے گئے اور خود سردار اونکا خاص بہرام

کی تلوار کا طعمہ ہوا اور جیحون کے پار تک بھگوڑونکا تعاقب کیا گیا بعد اوسکے

پاس پروس کی قوموںنے آشتی کی اور مظفر و منصور اپنی دارالحکومت کو واپس آیا

ایرانی مورخون نے بہرام کی اون جہونکی بابت ایک بڑی چوڑی چکلی

کہانی لکھی ہے جو بلاد ہند مین اوسکی ذات والاصفات سے واقع ہوئی چنانچہ وہ

لکھتے ہین کہ بہرام نے اپنی رعایا کو اپنے وزیر باتدبیر نرسی کی حفظ و حمایت

چھوڑا اور خود بھیس بدلکر ہندوستان کو روانہ ہوا مگر یہ بات ایسی

نہین کہ بیان اوسکا کیا جاوے بقول انھین مورخونکے جب ہندوستان سے

واپس آیا تو بلاد عرب اور اضلاع روم پر چڑھ گیا اور یہی خوشامدی مورخ

لکھتے ہین کہ اوسنے قسطنطنیہ کے قریب جو ایک اپنے دخل تسلط کو پھیلایا مگر ہم جانتے

ہین کہ بہرام اور تھیوڈوسیس ثانی بادشاہ روم مین جو لڑائی واقع ہوئی اوسمین کسیکو

غلبہ نہین رہا بلکہ انجام کار اس بات پر عہد و پیمان ہوئے کہ اب سو برس تک
کسی قسم کی جنگ و جدل باہم نہو رومی مورخ بیان کرتا ہے کہ گو یہ لڑائی صرف ناکامی کی
وجہ سے نامی گرامی ہوئی اور ایرانیون اور رومیون دونون فوج کے فخر و مباہات
کی باعث نہوئی اور ایکسیس بشپ مقام ہمیڈا کی حسن تدبیر کی بدولت بات اوسکی
قایم رہی اس لیئے کہ اوس سچے پادری نے دلاورانہ ذرا یا کہ سونے چاندی کے باسن
ایسے پاک پروردگار کے لیئے کام کے نہین جو کھانے پینے سے بری ہے چنانچہ
اوسنے اپنے گرجے کے نقرئی طلائی باسن فروخت کیئے اور اونکی قیمت کو
سات ہزار ایرانی قیدیونکے چھوڑانے مین صرف کیا اور بڑی جوانمردی سے
اونکی حاجتین پوری کین اور ان شامت کے مارونکو بغرض ایران کی
جانب روانہ کیا کہ بہرام کو عیسائی مذہب کے نیک پاک لوگونکی طبیعتونکا حال اچھی
طرح سے دریافت ہوجاوے جنپر وہ ظلم و ستم کر رہا تھا

بہرام کو شکار کھیلنے اور علی الخصوص گورخر کے شکار سے نہایت شوق
ذوق تھا اور یہ ایک وحشی جانور ہے جسکو عربی مین حمار وحشی اور فارسی مین

گورخر اور هندي مین جنگلي گدها کهتے هین اور حقیقت یه هے که وه نهایت
چست و چالاک اور بغایت قوي و سبک رفتار هوتا هے اور اسي
شکار کے پیچهے اپني جان اوسنے گنوائي تفصیل اس اجمال کي یه هے
ایکبار ایسے هي شکار کهیلتا کهیلتا کسي گهرے چشمه مین اوسکا گهوڑا گرا
اور گرتے هي سوار سمیت ایسا غائب هوا که کهین پتا اوسکا نه لگا اور کهوج
اوسکا نه چلا **شعر** کهتے هین ڈوبتا اوچهلتے هین + ایسے ڈوبے
کهین نکلتے هین + یه انوکها واقعه اوس وادي مین واقع هوا جو
اصفهان و شیراز کے درمیان مین واقع اور بنام وادي دلاوران
نامي هے اور وجه تسمیه یه هے که اوسمین عمده چراگاه اور بهت
شکار هے اور ایراني بادشاهون اور امیروںکا همیشه سے رمنه هے
اور بهت سے چشمون سے بهر پور اور بعض بعض چشمے بهت گهرے
هین اور مخرج اونکے باهم متصل هین اسلئے یه بات اچهي طرح کي
نهین که بهرام کي لاش اس جستجو پر بهي هاتهه نه آئي کیا اوسکي

دکھیا ماں نے ممتا کے مارے بہت سی ڈھونڈ بھال اوسکی کرائی

یہ بادشاہ ایران کے بادشاہون مین سے بڑا لائق فائق ہوا اور جب تک
وہ فرمانروا رہا تب تک مقصود اوسکا یہ تھا کہ ساری رعایا اوسکی شادان و فرحان
رہی اور خیر اسکی منائی جاوے ایک بات اوسکی نسبت ایسی لکھی ہے جسکے دیکھنے
سننے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ آدمی کی خلقت کو بخوبی سمجھتا تھا اور اپنی رعایا
ہر فرقہ کے خیالوں پر لحاظ و توجہ رکھتا تھا یہ بادشاہ ایک بیٹا رکھتا تھا جسکو کپوت
سمجھتے تھے چنانچہ اوسکی تعلیم و تربیت کے لیئے بڑے بڑے اتالیقونکو مقرر کیا
مگر بقول اسکے تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است کوئی فائدہ مترتب ہوا
اور کسی طرح کی استعداد اوسمین پائی نگئی اور اصلاح کی امید باقی نرہی اکثر اوسکے
استاد باتشاد نے بہرام کی خدمت مین یہ عرض کیا کہ یہ بات اب کمال تاسف سے
ظاہر کرنی پڑتی ہے کہ حضور کے نور چشم سے یہ توقع تو تھی کہ کتابون کا مطالعہ کر
اور گھر بار کو دیکھنے بھالنے مگر یہ بھی امید نتھی کہ پرائی بہو بیٹیونکو تاکتے جھانکتے
اور چھپ چھپا کر آنکھیں لڑاتے چنانچہ غلام نے بچشم خود دیکھا کہ وہ ایک

غریب پروسی کی بیٹی کو جو بکہ سکھہ کی سچی اور سچ دہج کی پوری ہے اور اُنچا ہتے
ہین بہرام اس بات کو سنکر نہایت راضی ہوا اور اپنے دلمین کہنے لگا کہ ہزار ہزار
شکر ہے کہ مٹی مین آگ پیدا ہوئی بعد اوسکے لڑکی کے باپ کو بلا کر یہ فرمایا کہ خدا
نخواستہ مین تجکو یا کسی کو اپنی قلمرو مین خفیف کرنا نہین چاہتا بلکہ امکان اس
امر کا ہے کہ تیری بیٹی ایک قوم کی خوشی کا وسیلہ پڑی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ میرا بیٹا تیری بیٹی کو چاہتا ہے اور وہ اوسکے دل پر قابو یافتہ ہے تو اپنی بیٹی سے
یہ بات کہنا کہ وہ اپنے قبض و قابو کو ایسے کام مین لاوے کہ میرے بیٹے کے
دل مین تحصیل کمال کا شوق پیدا ہووے اور کھلم کھلا یہ بات اوس سے
کہی کہ میری خوشی اسمین ہے کہ پڑہنا لکھنا سیکھو اور مکارم اخلاق کی تحصیل
اور محاسن عادات کی تکمیل مین جی جان سے کوشش کرو غرض کہ ہر طرح سے
اوسکو برانگیختہ کرے تاکہ میرے بیٹے کو امید قایم رہے اور عشق کی بدولت
کام اپنا نکلے حاصل یہ کہ اوس بھلے آدمی نے بادشاہ سے وعدہ کیا اور اوسکی
بیٹی نے کام اپنا بخوبی انجام دیا یہانتک کہ شاہزادہ تھوڑی مدت مین ویسا ہی

ہوگیا جیسا کہ خود بادشاہ اور خیرخواہان دولت چاہتے تھے اور جیسا کہ وہ بلادت

ذہن اور سفاہت عقل مین مشہور تھا ویسا ہی جودت طبیعت اور حسن

فراست مین معروف ہوگیا

بہرام اٹھارہ برس بادشاہ رہا اور ساری زندگی مین وہ اخلاق

حمیدہ اور عادات سنجیدہ قائم رکھے جسکی تاثیر اوسکی طبیعت مین

اوس عربی سردار کی پند و نصیحت سے متمکن تھی جسنے اوسکو تعلیم کیا تھا

چنانچہ اور ایرانی بادشاہونکی نسبت اوسکی حکمرانی کا طریقہ نہایت

سیدھا سادھا تھا اور اپنے بزرگون کے طرز و انداز و نکا پابند اور خالص

عرب کی مانند شکار بازی پر مائل اور آوارہ گردی اور صحرا نوردی سے

شادان و فرحان ہیشہ رہتا تھا اور اسی مزاج کی بدولت وہ کہانی اوسکی

نسبت قائم ہوئی جسمین ہندوستان کی سیر کا مذکور ہے

یزدجرد ثانی کی سلطنت کا بیان

بہرام کا بیٹا یزدجرد ثانی باپ کی گدی پر بیٹھا جو فہم و فراست کا

پورا اور زور وہمت کا سچا تھا چنانچہ اوسنے باپ کے وزیرون اور امیرونکو اپنی
اپنی جگہہ قائم رکھنے سے سلطنت کو قائم رکھا اور اوسکی شادابی مین عمدہ عمدہ تدبیرین
برتین ایرانی مورخون نے اوسکی ساری سلطنت مین جو وہ کبھی اٹھارہ برس تک قائم رہی
صرف ایک لڑائی کا پیش آنا بیان کیا جو رومیونسے پیش آئی تھی بیان اوسکا یہ ہے کہ شاہ
قسطنطنیہ نے بہرام کے عہد وپیمان کو پس پشت اپنے ڈالکر باجگزاری سے کنارہ کیا تھا
مگر جونہی کہ یزدجرد نے ایک بڑی فوج اپنے وزیر باتدبیر مہرنرسی کے زیر حکومت
کرکے روانہ کی اور وہ روم کی قلمرو مین دو چار منزلین طے کرکے داخل ہوئی تو شاہ
قسطنطنیہ کو تباہی نظر آئی اور عہدنامہ کی شرطونکو پورا کرنا پڑا ع چرا کاری کند
عاقل کہ باز آید پشیمانی   یہ بادشاہ اپنے نام کے بادشاہونمین سے سپاہ دوستی کے
خطاب سے معزز وممتاز ہے اور اس خطاب سے وہ اثر بخوبی ظاہر ہے جو اوسکے
خوبی وخصلت کی نسبت لوگونکے دلونمین پیدا ہوا تھا

ہرمز کی سلطنت کا بیان

یزدجرد کا چھوٹا بیٹا ہرمز باپ کی گدی پر بیٹھا جو باپ کو پیارا اور

رعایا کو گوارا تھا اور فیروز اوسکا بڑا بیٹا بلاد نیمروز کی حکومت پر بایں غرض بھیجا گیا
تھا کہ ہرمز کی جانشینی مین کوئی قصہ قضایا واقع نہووے اور جب کہ یزدجرد نے
یہان سے رحلت کی تو سلطنت کے بڑے امیرون نے ہرمز کی تائید وتقویت
پر کمر باندھی اگرچہ فیروز اوسکا بھائی پہلے پہل تو دریای جیحون کے پار
بھاگنے پر مجبور ہوا مگر تھوڑے دنونکے گذرنے پر ایک ایسی فوج لیکر آیا جو اون
طرفون کی جنگ جو قومون سے مرکب تھی اور اپنے حق کا خواہان ہوا

اس لڑائی اور اوسکے متعلقہ واقعون کی شرح وبیان سے پہلے حالات
اون لوگون کے بیان کرنے مناسب معلوم ہوتے مین جو اوس زمانہ مین جیحون اور
جکسرٹز کے درمیان مین بستے تھے پہلے لوگ اونکو ساتھیا والے کہتے تھے اور
اب اونکو تاتاری کہتے ہین اگرچہ اس بڑے خطہ مین بہت سی جنگ جو قومون
نے حکمرانی کی مگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ ساری قومین ایک نسل کی ہونگی
اسلیئے کہ باوصف اختلاف نامون کے طور و عادات اون کے ہمیشہ برابر رہے
قدیم یونانیون نے ساتھیا والون کے حالات قلم بند کیئے منجملہ اوسکے آج کل کے

تاتاریون کے حالات مین کوئی بڑا اختلاف پایا نہین جاتا سکندر کے عہد حکومت
سے پہلے ماوراء النہر مین وہ قوم آباد تھی جو ساسی کے نام سے نامی گرامی تھی اور
اس قوم سے بستی یا مساجیستی دو گروہ پیدا ہوئے ایرانی قدیم تاریخ مین نام اوس ملک کا
جو جیحون اور جکسبر ٹیز کے درمیان مین واقع ہے توران بیان کیا گیا مگر مشرقی مورخون نے اس زمانہ کے
خاص قومون کا حال قلم بند نہین کیا اور وہ ساری قومین جو حدود توران سے آگے
شمال مشرق مین تہی سبہی چین وختا سے متعلق سمجھی گئی تھین اور اس سے
ختا کا بھی نام سمجھتے تھے جو حال کے جغرافیہ مین چینی تاتار کے نام سے پکارا گیا
ہمیشہ سے آجتک اس ملک کی وہ قومین جو بھیڑ بکری کے چرانے سے اوقات
اپنی بسر کرتی تھین بدلتی سدلتی رہین چنانچہ وہ کبھی اور دنپر غالب آئین اور کبھی
اور اونپر غالب ہوئے اور کہین کہین تاریخ مین یہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ اپنی
قلمرو کے بڑھانے چڑھانے مین مصروف ہے اور کبھی اپنی چراگاہ ہوئے کے
چھوڑنے پر مجبور ہوئے جنپر قوی گروہون نے قبضہ کیا اور جنوبی ایشیا یا یورپ کے
زرخیز میدانون کی جانب مائل ہوے یہانتک کہ اون سفاکون بیباکون سے وہ

ٹرا گروہ قائم ہوا جسنے بحر منجمد کے متصل سبل بلا چھوڑا اور اس سے پہلے کہ تلاطم
اوسکا فرو ہوسے بحر بلت اور بحر اطلانتک کے کنارون تک طوفان اوسکا
پہونچا — تاتار کے سارے باشندون سے یہ حال اسلیے متعلق نہین ہو سکتا
ا اوس سے اون بڑی قومون کی ترقی تنزل ظاہر ہوتا ہے جو میدانون پر
قابض متصرف اور باری باری اوس بڑے خطہ پر حاکم و فرمانروا ہے مگر اسباب
مین کچھہ شک شبہہ نہین کہ جب انسانون کے بہت سے گروہ اپنے ہموار ملکو کی
حفظ وحراست نکرسکے اور لٹیرون کا ٹکر نہ اوٹھا سکے تو ناکام اون بڑے
بڑے پہاڑون مین چھپ چھپا کر بیٹھے جو جگہ تاتار کو کاٹ کر گذرتے
ہین اور منجملہ اونکے بعض بعض گروہون نے اپنے نسب حسب کو برابر قائم رکھا
اور غالب ہے کہ اس بڑے خطہ کے باشندے جو کاشت اور تجارت مین
مصروف رہے اپنے پیشون کی بدولت اون سخت تبدیلیون سے محفوظ و
مامون رہے ہونگے جو جنگی قومون کو لاحق ہوئین اور اوس فرق و امتیاز
سے جو ترک و تاتار یعنی جنگی اور ملکی آدمیون مین آج کل قائم ہے بلاتکلف

نتیجہ نکال سکتے ہین کہ وہ امتیاز ابتداي عہد سے ابتک تاتارین برابر چلا آتا ہے

یورپ کے مورخون کي تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ قوم ہنز معروف بہیاطلہ

اون تاتارلوگمین ایک قوم تھي جو چین کے شمالی دیوار کے قرب وجوار سے خارج ہوئي

تھي اور قریب اوس زمانہ کے جسکي ہم تاریخ لکھہ رہے ہین وہي لوگ ماوراالنہر کے قریب

تک قابض متصرف ہوگئے تھے یہ بات بیانکے قابل ہے کہ مشرقي مورخون مین سے

بعض نہایت معتبرون نے لفظ توران کا استعمال تاتار کي نسبت بکلم متروک کیا بلکہ

اوسکو ترکستان کے نام اور وہانکے باشندونکو ترکونکے نام سے پکارا اور بعض اوقات

اس قوم کا آنا دریاي جگسرٹیز کے پار سے اور کبھي بلاد چین سے بیان کیا مگر جن مشرقي

مورخون نے ایران کي قدیم تاریخ لکھي عام واقعونکو صحیح صحیح تو بیان کیا مگر

جیسے کہ اونکو جغرافیہ سے پوري پوري آگاہي حاصل نتھي ویسے ہي علم تواریخ سے

بھي بخوبي واقف نتھے چنانچہ اونھون نے بظاہر اون ترکون کي یورش کو زمان

وقوع سے پہلے قائم کیا جنھون نے اس زمانہ سے کئي برس پیچھے ہنز کے لوگونکو

اون زمینون سے خارج کیا جنکو ہنز نے ساتھیا والون کے قبض وتصرف سے

نکالا تھا اب نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے کہ جس فوج نے بہرام کے زیر حکومت ہو کر ایران
پر حملہ کیا تھا وہ ہنز کے لوگ تھے اور اوسی قوم کے ایک بادشاہ کی خدمت مین
فیروز اوس اتفاق کی آفتون سے محفوظ رہنے کے لیئے گیا تھا جو اوسکے بھائی ہرمز اور
اوسکے بڑے بڑے امیرون نے اوسکی ضرر رسانی کی غرض سے باہم کیا تھا بعض
مسلمان مورخ بیان کرتے ہین کہ نام اوس بادشاہ کا خوشنواز تھا اور غالب یہ ہے کہ یہ
خطاب مستطاب اوسنے اپنی نیک نفسی اور پاک طینتی کی بدولت پایا تھا اور فردوسی نے
اوسکو خاقان کے خطاب سے پکارا اور یہ وہ خطاب ہے جسکو ترکونکی اون بڑی قومونکے
بادشاہون نے اختیار کیا تھا جنھون نے بعد اوسکے ہنز کے لوگونکو ماوراالنہر سے
خارج کیا تھا خوشنواز نے بمقتضای اپنی والاہمتی اور فیاضی کے شامت کے مارے
فیروز کو تیس ہزار آدمی دیئے اور وہ ایرانی جو عموماً باغی طاغی ہو گئے اور اوسکے کمزور
بھائی سے الگ تھلگ ہو گئے تھے فیروز اور خوشنواز نے اونکو مطیع اپنا بنایا اور
بدنصیب ہرمز ایک برس سے کچھ زیادہ حکومت کرکے جان سے مارا

فیروز کی سلطنت کا بیان

اس بادشاہ سے بہت جلد ایسا بڑا گناہ سرزد ہوا جس سے اوسکے معاونوں کو پشیمانی حاصل ہوئی اور اوس زمانہ کے فاسد اعتقادوں مین وقوع اوس خشک سالی کا جو فیروز کی تخت نشینی پر واقع ہوئی اور سات برس تک برابر قائم رہی مکافات اوس ستم کی سمجھی گئی جو یزدجرد کی نصیحت کے خلاف پر چلنے سے سرزد ہوا اور راون مورخون نے جو فیروز کے بڑے ممد و معاون تھے یہ بیان کیا کہ جب وہ ہرمز اور اوسکے چند خیرخواہونکو قتل کر چکا جو حفظ سلطنت کے لیئے ضروری و لابدی تھا تو اوسنے عدل و انصاف اور لطف و عنایت سے کام لیا اور راون بڑے کامون مین صرف اوسیکے جود و کرم کی بدولت ساری رعایا پوری تباہی سے محفوظ و مامون رہی اور بقول انہین مورخون کے اوسی کے رونے دھونے اور بلبلانے تلملانے سے وہ بھاری بارش برسی جس سے اوسکی قلمرو کو دوبارہ تازگی حاصل ہوئی مگر ہمکو اوسکے افعال و اقوال کے مقابلہ سے اوسکی خوبی خصلت کی نسبت رای قائم کرنی مناسب ہے چنانچہ اوسکے فعلونسے ایسی زور رعایت کے بیانون کی تصدیق نہین ہوسکتی اس لیئے کہ اوسکی زندگانی کا بڑا مطلب دریافت

ہوتا ہے کہ اوسنے اوس فیاض بادشاہ کی قوت کے توڑنے پھوڑنے مین بڑی جد و
جہد اوٹھائی جسکی بدولت تخت اوسکو حاصل ہوا تھا لیکن اوسنے یہ حیلہ کیا کہ بعض
بعض تاتاریون کی زبانی دریافت ہوا کہ بادشاہ اونکا بڑا ظالم ہے اور صرف اسی غرض سے
کہ اونکو اوس موذی کے پنجے سے چھڑاوے بڑی فوج اکٹھی کی اور جبکہ خوشنواز ایرانیونکی
ٹکر نہ اوٹھا سکا تو جون جون ایرانی آگے کو بڑھتے گئے وہ پیچھے کو ہٹتا گیا مگر ایک بڑے
ملازم کی جان نثاری کی بدولت یہ استعداد اوسکو حاصل ہوئی کہ وہ ملک اپنا محفوظ
رکھہ سکا بلکہ اپنے غنیم سے انتقام بھی لے سکا اور جس بربادی کے نزول سے غنیم نے
اوسکو ڈرایا دھمکایا تھا وہ اوسی پر اولٹی پڑی اس ملازم نے جو راہ نکالی وہ بادشاہ
کی خدمت مین عرض کرکے یہ گزارش کی کہ ایک ہاتھہ اور ایک پانو اور ناک کان
اس خانہ زاد کے قلم فرماوین اور مجھہ زخمی کو اوس راہ پر ڈالین جہان ایرانی فوجکا
عبور ہووےگا غرض کہ ویسے ہی کیا گیا اور اوس حال والے بھگوڑے کو فیروز کی خدمت
مین لیگئے فیروز نے حال اوسکا پوچھا اوسنے یہ عرض کیا کہ ظالم خوشنواز نے
یہ نوازش فرمائی اور وجہ اوسکی یہ ہوئی کہ غلام نے اپنی وفاداری اور نمک حلالی

اقتضا سے اوسکی حکومت کے برے نتیجونسے آگاہی دی تھی اور یہ گزارش کی تھی کہ آپ
ایرانی فوج کا مقابلہ نہین کرسکتے جسکا حاکم فیروز فیروز طالع ہے بعد اوسکے ٹھنڈی
آہ بھر کر یہ کہا کہ مجھکو آپکی ذات والاصفات سے یہ توقع غالب ہے کہ میرا انتقام
لیا جاوے اور پھر کراہنا شروع کیا اور کراہتے کراہتے یہ کہا کہ غلام آپکو ایک دن کی
راہ سے لیجاویگا اور دو چار دن مین ہی حضور لوٹ آوینگے اور اوسکی فوج کو
شکست دیکر دنیا کو اوس اژدہای خونخوار سے نجات بخشینگے غرضکہ فیروز اوسکی
باتون مین آگیا اور اوسکی ظاہری صورت دیکھکر اوسکی راست گوئی پر کوئی
شک و شبہ نہ لایا چنانچہ ایرانی اوسکے ارشاد و ہدایت کے بموجب ہولئے اور کئی دن سے دانہ پانی
محروم رہے اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ایسے دشمنونکے گھیرے مین آ گئے جو بھوکے
پیاسے اور جان کے لاگو تھے اور بچنے کی توقع نرہی اور جب کہ موت اونکے
سامنے آئی تو تب وہ سمجھے کہ ہم تباہی مین پڑے اور ایک اپنے خیرخواہ وطن کی
قدر و فطرت نے ہمکو نیچا دکھایا جسنے بری صورت کے ذریعہ سے چاہا کہ حافظ
ملک کا خطاب مستطاب اوسکو حاصل ہووے ✱

بہت سے ایرانی بھوک پیاس کے مارے مرگئے اور فیروز سپہر وزکو نیچے
کھچے لوگون ہمیت اس لیئے واپس جانے کی اجازت حاصل ہوئی کہ خوشنواز نے
خدا ترسی کی اور جب کہ فیروز نے بڑی منت سماجت سے آشتی کا پیغام اوسکی
خدمت مین بھیجا تو خوشنواز نے یہ جواب اوسکا دیا کہ بھلائی کا بدلا برا ہے
ہمنے تجکو اپنی عنایتون سے مالامال کیا تھا اور بڑی فوج اپنی تیرے ساتھ اسلیئے
کی تھی کہ تو اپنے باپ دادے کی میراث کو حاصل کرے اور تونے شکر اون
احسانونکا یہ ادا کیا کہ ہماری رعایا کے بعض بادہ گویون اور سخن طرازون کے
کہنے سننے سے فوج اکھٹی کی اور ہماری تباہی پر کمر باندہی مگر تیرے نصیبونکی
ہمت ہاری اور تو شامت اعمال سے سخت آفتون مین مبتلا ہوا اور باوصف
اسکی کج ادائی کے اگر تو قول قسم کرے کہ بھولے چوکے بھی ایسی ناشایستہ
حرکت صادر نہوگی تو ہم تجکو صحیح سلامت جانے دین اور اگر تخت ایران کے
حفظ و حراست کے لیئے تھوڑی بہت فوج درکار ہو تو انتظام اوسکا بھی
ممکن و متصور ہے فیروز کو جان کے لالے پڑے تھے اور اصرار و انکار کا محل

باقی تھا تو کام ناکام اوسنے قسمین کھائین اور لوٹ جانے کی اجازت اور
دشمن دانا کی عنایت کو حاصل کرکے ذلیل ورسوا واپس آیا مگر فیروز اوس ذلت
وخواری کے مارے جو اوسنے اوٹھائی تھی بڑے رنج وقلق سے کاٹتا تھا اور جس قدر
اوسکو اپنے چال چلن کی برائی بری لگتی تھی اوسیقدر اپنے دشمن دانا کی بھلائی
اوسکو کاٹتی تھی یہان تک کہ بہت رنج پیچ ہوکر یہ چاہا کہ بدنامی کے داغ اپنے
مربی کے ذریعہ سے دھووے چنانچہ اوسنے فہمیدہ درباریونکے نمائی اور سنجیدہ
موبدون کے کہنے اور سب کے خلاف پر ایک فوج اکھٹی کرکے سوفرائے والی
سیستان کو کام سلطنت کے سونپے اور جیحون پار اوترکر مرجانے یا فتح پانے کی
ہمت باندھی خوشنواز اوسکے آنیکا منتظر رہا اور اپنے لوگونکو یہ ہدایت کی
فوج کے پیچھے ایک کھائی بڑی گہری کھودی جاوے اور اوسمین دو تین راہین
چھوڑی جاوین اور کھائی کو ہلکی ہلکی گلی بودی شاخونسے پاٹین کہ سطح مستوی
ہوجاوے غرضکہ ایسے ہی عمل مین آیا اور جب فیروز آگے بڑھا تو خوشنواز نے
نیزہ کی نوک پر اوس عہدنامہ کو دکھایا جسکو فیروز نے بڑے قول وقسم سے

مضبوط و موکد کیا تھا اور یہ کہلا بھیجا تھا کہ اب کبھی چڑھ بیٹھنے کو چھیڑو ونا کہ تمھارے
نام کو ہمیشہ کے واسطے بٹا نہ لگے مگر فیروز نے یہ سمجھا کہ خوشنواز پر ہیبت طاری ہو گئی
اور خوف کے مارے یہ امر اوسنے پیش کیا غرضکہ آگے کو بڑھا اور تاتاری پیچھے کو ہٹے
اور ایسی پھرتی سے بھاگے کہ ایرانیونکی ہمت چوگنی ہو گئی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ
تاتاری اون راہونکے ذریعہ سے صحیح سلامت گذرے جو کھائی کے وار پار چھوڑی
گئی تھین اور وہ ایرانی جو اونکے پیچھے چلے آتے تھے سر کے بل اوندھے موہنہ کھائی مین
گرے بعد اوسکے تاتاری لوٹے اور اون ہمت کے ہارون اور شامت کے مارونکو
یہانتک تکرے تکرے کیا کہ تھوڑے سے ایرانی جان اپنی بچا لیگئے اور فیروز اپنی
سزا کو پہونچا یعنی چھبیس[۲۶] یا اکیس[۲۱] برس کی سلطنت کر کے وہین ہلاک ہوا خوشنواز کو
بڑی غنیمت ہاتھ آئی اور بہت سے قیدی اوسکے پنجہ مین پڑے منجملا اونکے خود فیروز
کی بیٹی بھی تھی جو بڑی علامہ تھی مگر خوشنواز نے جو حقیقت مین خوشنواز تھا اپنے
مخالفون پر فضل و فوقیت اپنی ہر طرح سے ثابت کی چنانچہ جب بلاش بن فیروز
اپنے باپ کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے سارے قیدیون کو اوسکی ہمشیرہ سمیت

اوسکے پاس بھیجدیا

پلاش بن فیروز کی سلطنت کا بیان

پلاش کی تخت نشینی پر قباد اوسکا بھائی جو مدعی تخت کا تھا خاقان کی جانب بھاگا بیان کیا گیا کہ جب قباد نیشاپور سے گزرا تو ایک رات اوسنے اوسی بستی مین کسی نکیلی عورت سے راد چاوکے مزے اوڑائے اور جب کہ چار برسکے بعد ایک بڑی فوج لیکر واپس آیا جو خاقان کی عنایت سے ساتھہ اوسکے آئی تھی تو اوس عورت نے ایک سہانا سا لڑکا چاند کا ٹکڑا گلاب کا پھول اوسکے سامنے پیش کیا جو اوسکے میل جول کا ثمرہ اور لوٹ پوٹ کا نتیجہ تھا قباد اوس چاند کے ٹکڑے کو دیکھکر خوشی کے مارے پھولا نسمایا اور وہ اسی خیال مین تھا کہ پلاش اوسکے بھائی کی سناونی پہونچی اور انتظار اوسکا بیان کیا گیا قباد نے بسبب اپنے اعتقاد کے سناونی کے پہونچنے سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ فرزند ارجمند ابھی سے اقبالمند ہے چنانچہ اوسی دن سے لاڈ پیار اوسکا زیادہ ہوا اور نوشیروان نام اوسکا رکھا گیا اور جیسا کہ بہت سے اوہموں مین نیک شگون اور خجستہ فال کا انجام اچھا

ہوا ویسے ہی اسصورت مین بھی اچھی علامت کے حسن اعتقادسکے پورے ہونے کو اعانت پہونچی پلاش کے عہد سلطنت مین جو کل چار برس قائم رہی کوئی بڑا واقعہ واقع نہین ہوا یہانتک کہ بعض مورخون نے اوسکی حکومت کو قلم انداز کیا

قباد کی سلطنت کا بیان

اگرچہ قباد کو تخت سلطنت روزی ہوا مگر سلطنت کے سارے کام کاج اوسکے وزیر باتدبیر سوخرای کے دخل و تصرف مین رہے جسنے پلاش کو تیلا بنا رکھا تھا یہانتک کہ اوسکے جی مین آئی کہ وہ قباد کو بھی نام کا بادشاہ بناوے جیسا کہ پلاش کو بنایا تھا مگر قباد اپنی آبرو بچے گھبرایا اور وزیر کی بے اعتنائی سے برہم ہو کر شاید اپنی فوج کے افسر اعلی کو بالا بالا سمجھایا اور وزیر کا قصہ پاک کرایا

سنہ جب کہ قباد کی حکومت پر دس برس کا عرصہ گزرا تو مزدک نامی ایک سالوس شہر آشوب نے دین اپنا پھیلایا اور اوسکے دین جدید کا وہ عمدہ مسئلہ جسکو عوام اپنے جی جان سے قبول کرین یہ تھا کہ مال و متاع اور عورتین کسی خاص شخص کی مملوک نہین بلکہ سب مین مشترک ہین ہر شخص کو ہر شخص کے

مال مین تصرف جائز ہے غرضکہ بہت سے لوگ اوسکے معتقد ہوئے تقریر اوسکی
یہ تھی کہ ہر چیز ایزد پاک کی مملوک ہے اور بڑی ناخدا ترسی ہے کہ خدا کی مملوک کو مملوک
اپنا بناوے اور اوسپر اپنی ملکیت کا دعوی کرے بلکہ وہ مالک حقیقی کی مملوک ہے
اور ہر انسان اوسکے تصرف کا مجاز ہے مزدک نے گوشت کھانا چھوڑ اچھوڑا یا
اور موٹے جھوٹے اون کے کپڑے پہنے اور اپنے نماز ورروزہ مین مصروف رہا
اور نہایت زہد و تقویٰ سے بسر کرنے لگا یہانتک کہ آپ کو خدا پرستی کا نمونہ بنایا
اگرچہ گمان غالب تھا کہ وہ پہلے مکارون کیطرح خراب وخستہ ہوتا اور تاریخ کے
مین نام ونشان اوسکا پایا نہ جاتا مگر اوسنے یہ کام کیا کہ ایک کرشمہ کی بدولت قباد کے
مزاج پر ایسا حاوی ہوگیا کہ وہ مرید اوسکا بن گیا قباد سے اوسنے یہ فقرہ کہا کہ
مین بخوبی جانتا ہون کہ آپ مجکو خدا تعالی کا رسول اوسوقت تک نہ سمجھینگے
جب تک کوئی بات ایسی ظہور مین نہ آویگی جو حد قدرت سے خارج ہے چنانچہ
قباد اوسکے کہنے سننے سے آتشخانہ مین ہمراہ اوسکے گیا اور مزدک کو آگ سے باتین
کرتے ہوئے دیکھا مزدک نے یہ فطرت برتی تھی کہ ایک آدمی کو آگ کی لپٹ سے

پیچھے ایسے کھڑا کیا تھا کہ جواب اوسکے سوالونکا خاص آگ سے آتا معلوم ہوتا تھا غرضکہ
قباد اوسکی رسالت کا قائل ہوا اور جب تک جیتا جاگتا رہا مزدک کے مسئلہ پر عمل کرتا رہا
یہانتک کہ اوسکی قلمرو مین ہزارون لوگ اوسکے چیلے چانٹے ہوگئے بیان کیا گیا
کہ اس مزدک نے بڑی گستاخی سے یہ چاہا تھا کہ قباد اپنی پیاری بیگم یعنی
نوشیروان کی مان کو اوسکے پاس بھیجدے تاکہ حسن عقیدت اوسکا واضح ہوجاوے
قباد نے اوسکے حوالہ کرنے مین کوئی حیلہ بہانہ پیش نکیا مگر نوشیروان نے
باپ اور مزدک کی بہت منت سماجت کی اور خوشامد کے فقرے سنا کر انکی
آبرو بچائی ماحصل یہ کہ اس دین جدید کی ترقی روزافزون کی بدولت انتظام مملکت
مین نقصان و تنزل کو دخل و تصرف ہوا اور معتقدان خاص اور مریدان با اخلاص نے
لوگونکی بہو بیٹیونکو ناکا اور مال و متاع اونکا اوڑایا اور ادھر ادھر خوب ہی ہاتھ
مارے اور اسلیئے کہ بادشاہ کا عقیدہ بھی وہی تھا تو کوئی شخص اپنی سزا کو
نہ پہونچا اور ہر مظلوم کی زبان سے یہ شعر ادا ہوا شعر جی مین آیا تھا کہ فریاد
کرون حاکم سے ٭ وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا ٭ مگر اسیر ارکان اوسکے

شریک وسہیم اوسکے تھے چنانچہ اونھون نے حفظ آبروکے لحاظ و نظر سے باہم
اتفاق کرکے قباد کو گرفتار کیا اور جاماسپ اوسکے بھائی کو اوسکی جگہ بٹھلایا
بعد اوسکے مزدک کی گرفتاری کا ارادہ کیا مگر مریدون کی کثرت کے مارے
ہاتھ اوسپر نہ دال سکے اور قباد کی گرفتاری پر صبر کرکے بیٹھے قباد نے تھوڑے
دنون قید کی مصیبت اوٹھائی اسلیئے کہ اوسکی نکیلی چھبیلی ہمشیرہ نے اپنے
جوڑ توڑ اور بولی ٹھولی کے ذریعہ سے اوسکو چھوڑوایا جو بھائی جاماسپ بہن بیٹے
بھائی کے علاقہ کے سوا کسی اور طرح کا بھی لگاؤ رکھتی تھی اور جونہی کہ وہ قید سے
چھوٹا تو جون تون کرکے جیحون پار اوترا اور شاہ تاتار کا دامن جا پکڑا
چنانچہ شاہ تاتار نے ایک بڑی بھاری فوج اسلیئے اوسکو دی کہ وہ اپنے
حق کو پہونچے یہانتک کہ قباد کی رعایا خوف و ہیبت سے پیچ و تاسف سے
اوسکے پانون پڑی اور اوسنے عفو تقصیر مین کمی کوتاہی نہ کی یہانتک کہ جاماسپ سے
بھی درگزرا بعد اوسکے تمام اختیارون کو سوفرا کے بیٹے زرجہر کے قبض تصرف
مین چھوڑا جو بڑا یار اوسکا تھا اور جب کہ پہلی بار خوشنواز کے ظل عاطفت مین

پناہ گزیر ہوا تھا تو وہ ہمراہ اوسکے تھا *شعر* قدیمان خود را بیفزای قدر * که هرگز نیاید

ز پروردہ غدر *

قباد نے قیصر روم اناس ٹیسیس کے مقابلہ مین لڑائی کو بڑی کامیابی سے
جاری رکھا اور تینتالیس برس تک حکمرانی کرکے ملک عدم کا راہی ہوا جسمین
طرح طرح کے واقعے واقع ہوئے اور بردع اور گنجہ سے بہت شہر اوسنے آباد
کیئے چنانچہ منجملہ اونکے گنجہ اب بھی شاد و آباد ہے جو جارجیا کی سرحد پہ واقع
اور روس کی قلمرو مین داخل ہے بقول اوسکے کہ سد راہ ہے نام اللہ کا چند
صدیون کے گزرنے پر کیا تغیر واقع ہوا کہ ایران کی سلطنت جو رومی حکومت
کی برابر تھی اب ایسی نہ رہی کہ وہ اون حملون کو دفع کرسکے جو روسیون کی جانب
سے واقع ہو رہے ہین جو نہ مشرق کے رہنے والے ہین جہان پہلے علم و ہنر کا چرچا تھا
اور نہ مغرب کے بسنے والے ہین جہان اب فضل و کمال کو ترقی حاصل ہے بلکہ
شمالی ملکون کے رہنے سہنے والے ہین یعنی ایسے لوگ اونپر غالب آ گئے جنکی حرکتون سے
مورخ ناواقف تھے اور ملک اونکا جانورون سے آباد دکھا کر یا وصف اسکے بڑے بڑے

سببونکے اجتماع و اتفاق اور اپنے کسی بادشاہ کی عقل و شجاعت اور جریل
یورپ والون کے طور و طریقون اور عیسائی مذہب کے قبول و تسلیم کی بدولت
وہ وحشی لوگ اون طبعی مزاحمون پر غالب آئے جو اونکی ترقی کے حق مین نہایت
مانع تھے یہانتک کہ گویا سحر و عمل کے ذریعہ سے قوی و غالب ہو گئے

قباد کی سلطنت کے پچھلے زمانہ مین رومیون نے شہر دارا کی بنیاد
ڈالی جسکو نہایت مضبوط و مستحکم کرکے شاہ انس ٹی ییس نے ایسا مقام اوسکو
قرار دیا جہان ایرانیون کی روک تھام اچھی طرح سے ہوسکی شاہ ایران کو اس
سننے سے ہمیشہ حسد رہا اور شاہ روم اوسکی بدولت ہمیشہ مطمئن بیٹھا رہا گبن صاحب
کہتے ہین کہ جس مطلب کے لیئے وہ شہر بنایا گیا تھا وہ ساٹھ برس تک برابر حاصل
رہا مگر قبل اسکے یہ سمجھنا چاہیے کہ جن حملون کی روک تھام اوسکی بدولت عمل
مین آئی وہ حملے بھی اوسیکی بدولت واقع ہوئے یہانتک کہ اون حملونکے مارے
وہ شہر اور اوسکا قرب و جوار خاک سیاہ ہو گیا

اگرچہ قباد کے کئی بیٹے تھے مگر نوشیروان سب سے پیارا تھا اور ہمیشہ

ترجیح اوسکو دیتا تھا اور نوشیروان کی فہم و فراست اور حسن لیاقت
سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ قباد کا گمان اوسکی نسبت روز بروز صادق ہوتا گیا
سالی کہ نکوست از بہارش پیدا است   چنانچہ جب باپ اوسکا مرنے لگا
تو اوسنے ایک وصیت نامہ نوشیروان کے لیئے لکھا اور بڑے موبد کو سونپا
یہانتک کہ ایک موبد نے اوس وصیت نامہ کو تمام امیرون پر پڑھا اور اون سبنے
جی جان سے تسلیم کیا گر نوشیروان تخت پر نہ بیٹھا اور یہ عذر اوسنے پیش کیا کہ
اصلاح اس سلطنت کی میری قدرت سے خارج ہے اور صاف صاف یہ
بیان کیا کہ بڑے بڑے عہدونپر ایسے ایسے نالائق مامور ہین جنسے ایسے دنون مین
عدل و انصاف کے قاعدون اور دانش و بینش کے قانونونکے بموجب
حکمرانی ممکن متصور نہین اگر فرض انپا ادا کرون اور تاج اپنے سر پر رکھون تو
ایک انقلاب عظیم آنکھونکے سامنے پیش آویگا اور حاکمونسے برا بھلا سننا پڑیگا
تم صاحبون مین سے بہت سے لوگ ایسے ہین جو بدل سدل کے قابل ہین اور وہ بڑے
گھرانے جو آج کل عزیز و مکرم گنے جاتے ہین ذلیل و رسوا ہوجاوینگے نظر برین

ایسے کامون مین پھنسنا منظور نہین جو میری خوی و خصلت کے شایان و مناسب
نہین جب کہ امیرون نے یہ کلمے سنے تو کان اونکے کھڑے ہوئے اور نوشیروان کی
باتون کو تسلیم کیا اور ضرورت اصلاح پر یقین واثق لاکر یہ حلف اوٹھایا کہ ساری
تدبیرون مین ممد و معاون رہینگے اور تمام احکامونکو جی جان سے مانینگے
اور جان مال اپنا قربان کرینگے

نوشیروان کی سلطنت کا بیان

جب کہ نوشیروان امیرون کی جانب سے مطمئن ہوا تو باپ کی گدی پر
بیٹھا اور سارے درباریونکو بلاکر یہ گفتگو پیش کی کہ میری حکومت تمھارے
جسمون پر محدود و منحصر ہے باقی دلون پر تصرف حاصل نہین دلون کا حال اللہ
جانتا ہے کہ وہی عالم الغیب ہے اور غرض یہ ہے کہ تم صاحب یہ سمجھو لو جھو
کہ تمھارے فعلونکی نگرانی کرسکتا ہون تمھارے دلون پر حاوی نہین ہون ایسے
اصولون کی پابندی پر عمل درآمد ہوگا جو ادل بدل کے قابل نہونگے اور
میری تجویز و رای مین تعصب کو دخل نہوگا اور جب کہ ایسی کارگزاری کے

ذریعہ سے اصلاح اون خرابیون کے وقوع مین آویگی جو سلطنت کے انتظام مین
واقع ہوئی ہین تو سلطنت کو تقویت پہونچیگی اور مین تحسین و آفرین کا مستحق ہونگا حاصل کہ نوشیروان نے
پہلے پہلے تو ارادہ کے موافق کام کاج کیا اور جب کہ بات اوسکی بن پڑی اور کوئی کھٹکا باقی
نرہا تو اوسنے مزدک کے مریدون کی بیخ کنی چاہی مزدک کا مشرب جو ابھی
بیان ہو چکا فقط اوسکے مذہب قدیم یعنی آتش پرستی سے نہایت مخالف تھا چنانچہ
اصلی اصول اوسکا مال و مستورات کی اباحت اور نتیجہ اوسکا سلطنت کی خرابی
تھی اور نوشیروان سے بادشاہ والا جاہ کو ایسے غیظ و غضب کی امداد و اعانت
کی کچھ حاجت نتھی جو اوسکی والدہ ماجدہ کی کسر شان و ہتک حرمت کے
باعث سے ہیجان مین آیا تھا اور اوسکو بھی شایان تھا کہ ایسے دین ناپاک کی
تخریب کے لیئے کسی خاص تدبیر پر مائل نہوتا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مزدک کے
مریدون کی کثرت کے مارے جوڑ توڑ پر بمجبوری مائل ہوا اور ہم اسبات کا
یقین کر سکتے ہین کہ عادل نوشیروان نے صرف سلطنت کی حفظ و صیانت کے
لحاظ و نظر سے ایسی بڑی فطرت کو اپنی غرض اختیار کیا ہو کہ مزدک اور اوسکے

مریدون با اخلاص کو ٹھکانے لگاوے یعنی اوسنے اون سب کو قریب اپنے
دولتخانہ کے جمع کیا اور مدارات و تواضع کی جگہ جسکا بڑا وعدہ کیا تھا ضرب و
قتل سے پیش آیا مگر یہ بات اس بیان کی نسبت زیادہ قرین قیاس اور خصوص
اس بادشاہ کی خو بو سے بہت زیادہ مطابق پائی جاتی ہے کہ کسی بھلے آدمی نے
یہ شکایت پیش کی کہ مزدک کا ایک مرید اوسکی گھروالی کو اوڑا کر لیگیا نوشیروان
نے مزدک سے یہ چاہا کہ وہ اپنے مرید کو کہلا بھیجے کہ وہ اوس عورت کو واپس
بھیجدے مگر مزدک نے دنیا کے بادشاہ کا کہنا نمانا اسلیئے کہ وہ حکم اوسکے
دین کے خلاف تھا جسکو مبارک و مقدس سمجھتا تھا غرضکہ نوشیروان نے
حکومت کا مقابلہ دیکھکر یہ فرمان نافذ کیا کہ یہ مزدک اپنی سزا کو پہونچے
چنانچہ وہ مارا گیا اور بعد اوسکے بہت سے مرید اوسکے اوسکی خدمت
مین بھیجے گئے اور اوسکے بڑے مسئلونکے عملدرآمد کی سخت ممانعت کی گئی[1]

نوشیروان نے اپنے عہد سلطنت کی عین شادابی مین ترقی دولت و
اقبال اور بقای ذکر جمیل کی غرض سے ہر طرح کی سعی و محنت سے کام لیا

اور اون پلون کی ترمیم و اصلاح کے لیئے احکام اوسنے صادر فرمائے جو ٹوٹے
پھوٹے باقی رہگئے تھے اور علاوہ اوسکے نئی نئی عمارتین بنائین یہان تک کہ
اوسکے خوشامدی مورخون نے بیان کیا کہ جو گانو کہ انوا وسکی قلمرو مین اوجڑے
پڑے تھے تمام آباد ہوگئے تھے بڑے بڑے مدرسے قائم کیئے اور عالم فاضلونکی
ایسی قدر و منزلت کی کہ یونانی حکیم اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور بلبہ کی
کہانیان ہندوستان سے اوسکی عہد سلطنت مین ایران کو گئین نوشیروان نے
ساری قلمرو کو چار حکومتون پر منقسم کیا چنانچہ پہلی قسمت مین خراسان اور
سیستان اور کرمان داخل تھے اور دوسری مین وہ زمینین جو کوم اور
اصفہان کے شہرون سے متعلق تھین اور گیلان اور آذربیجان آرمینیا محدود تھے اور
تیسری مین اہواز اور فارس شامل تھے اور چوتھی مین عراق جسکی وسعت
قلمرو کی سرحد تک قائم تھی اور تقسیم مذکور الصدر کے انتظام و اہتمام کے
لیئے عمدہ عمدہ قاعدے جاری کیئے تھے اور اس لحاظ و نظر سے کہ عہدہ دار
اونکے اتباع اور اعضا مین اپنے اختیارون کو برے طورون نبرتین

بھانت بھانت کے قانون اوسنے ٹھہرائے تھے اور خود بادشاہ کے عدل و انصاف
کی بدولت ساری قلمرو شاد و آباد تھی اور مورخون نے اوسکی حسن لیاقت کو اس بات سے
بہت سا بڑھایا کہ اوسکی سلطنت کی شان و شوکت اور فخر و عزت کا باعث بزرجمہر
اوسکے وزیر با تدبیر کی دانشمندی تھی جو غایت ادنی حالت سے نہایت اعلے
مرتبہ کو پہونچا تھا اور اس وزیر کی پاک طینتی اور نیک سیرتی کے ذریعہ سے
خود نوشیروان کے محاسن و مکارم کو زیب و زینت حاصل ہوئی جس نے
خاص اپنی فہم و فراست سے اوسکی حسن لیاقت اور کمال فطانت کو دریافت
کیا ع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری *

مشرقی اور مغربی مورخون کے بیان اون حملون کی بابت جو
نوشیروان نے رومی سلطنت پر کیئے اور وہ کامیاب اون مین رہا
باہم مختلف ہین چنانچہ بعضے مشرقی یہ بیان کرتے ہین کہ اوسنے شاہ روم
کو گرفتار کیا تھا اور اسی طرفداری کے باعث سے جو قومی مورخون نے
نوشیروان کی نسبت برتی یہ بات اونکی معذرت کے قابل ہے کہ

اونھون نے بیان اون شکستون کا چھوڑا جو نوشیروان کی فوجونکو حاصل
ہوئین مگر با وصف اسکے قیصر روم جسٹینین کا وہ آشتی کرنا جو نوشیروان سے
آغاز دولت مین بڑی بیغرتی سے واقع ہوئی اور بعد اوسکے لڑائی بھڑائی پیش
آئی اور ایرانیون کا شام اور شہر انٹیک پر قابض متصرف ہونا اور بحر
قلزم کے کنارون تک بلا تکلف آگے بڑہنا اور آئیبریا اور کلاکس اور بحر فاسس
اور بحر اسود کے کنارون پر تھوڑے دنون اونکی حکومت کو قائم رہنا ایک
ایسی بات ہے جسکے تسلیم و قبول کی بابت مخالفونکو محل بحث و مجال گفتگو
باقی نہین ہان یہ بات اونکی زبانون پر جاری ہے کہ خاص ایسی حالت مین
جب کہ اقبال اوسکا ترقی روز افزون اور بخت اوسکا عروج گونا گون پر تھا
جنگی سردار کے لحاظ و حیثیت سے اوسکی فطانت و متانت کو اوس رومی
افسر یعنی بیلیسریس نے پریشان و پراگندہ کیا تھا جسکو اوسکی روک تھام اور
لاگ ڈانٹ کی غرض سے دو مرتبہ روانہ کیا تھا اور کچھ شک شبہہ نہین کہ اس
افسر کی وہ کامیابی جو لڑنے مرنے کے ذریعہ سے حاصل تھی اور خود ایک دربار

پریشان کا ملازم تھا کچھ عجیب غریب ہی تھی جسٹینین اور نوشیروان مین جو خط
کتابت جاری ہوئی اوسمین نوشیروان نے وہ طرز اختیار کی جو اعلی کسی
ادنی سے برتتا ہے نوشیروان کے ادنی ملازمون سے دربار روم مین وہ طریقہ
برتا گیا جسکے برتاو سے ایک خود بین قوم کی خود بینی زیادہ ہوئی اور یہ
تاثیر اوس قوم پر اس اقرار سے پیدا ہوئی کہ قیصر روم نے تیس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا جو ایسی رقم تھی جس سے نوشیروان کی کاربراری نہوئی
تھی بلکہ ساری غرض یہ تھی کہ قیصر روم اوسکا باج گزار رہے اور دوسری
لڑائی مین جو شاہنشاہ جسٹنین اور ٹاہبیریس سے واقع ہوئی نوشیروان نے
چند ذلتین اوٹھائین مگر بڈھے بادشاہ کے استقلال و دلاوری کی یہ تلافی
ہوئی کہ نوشیروان نے شہر دارا کو فتح کیا اور شام کو لوٹ کر بیچراغ کر دیا
جس زمانہ مین ایرانیون کو رومیون پر ایسی ایسی کامیابیان
حاصل ہوئین تو اوسی زمانہ مین نوشیروان کی قلمرو نے دور دور تک
اپنے پھیلائے چنانچہ جیحون پار کا ملک فرغانہ اور بحر ھند کے

سارے خطے اور ہندوستان وعرب کے عمدہ عمدہ صوبے نوشیروان کی
اطاعت کا غاشیہ اوٹھاتے تھے

وہ بغاوت جو نوشیروان کی سلطنت مین مخل ومضر ہوئی اوسکی بیٹی
نوشزاد کی جانب سے وقوع مین آئی تھی بیان اوسکا یہ ہے کہ اس شاہزادہ
کی مان ایک ایسی پریچہرہ تھی جو بادشاہ کو بڑی پیاری تھی مگر عیسی علیہ السلام کی
تصدیق اوسکا ایمان تھا اور بادشاہ کی منت سماجت سے دین اپنا چھوڑتی
نتھی یہان تک کہ اپنے بیٹے نوشزاد کو بھی ایسا سکھایا پڑھایا تھا کہ آتش پرستونکی
رسمونکو جلانیکے قابل سمجھتا تھا اور دین مسیحا کو مسلم مانتا تھا چنانچہ کھلم کھلا
اوسنے آتش پرستی کی نسبت خلاف اپنا ظاہر کیا اور جب کہ باپ نے بیٹے کی
یہ صورت دیکھی تو نہایت برہم ہوا اور بجای خود اوسکو مقید کیا
بعد اوسکے نوشیروان شام کو گیا اور وہان جاکر ایسا بیمار ہوا کہ بدخواہون نے
اوسکے مرنیکی خبر اوڑائی نوشزاد اس دہوکہ سے باہر نکلا اور قیدیونکو چھوڑکر
بہت سے لوگ اپنے ساتھی بنالئے جنمین اکثر عیسائی تھے اور فارس و اہوا[illegible]

جسنے کا ارادہ کیا جون ہی کہ یہ بھنک نوشیروان کے کانون مین پڑی تو کان اوسکے
کھڑے ہوئے اور رام برزین اپنے اعلی افسر کو اطفای بغاوت کا حکم دیا میرخوند
نے اون حکمون کو نقل کیا جو نوشیروان نے صادر فرمائے تھے بادشاہ نے
یہ لکھا تھا کہ نوشزاد نے میرے مرنے کی ہوائی سنکر استظہار اوس کے
استحکام کا کیا اور بغاوت اختیار کی چنانچہ اوسنے قیدیون کو چھوڑا اور وہ
خزانہ جو مخالفون کے دبانے بچانے کے لیئے درکار تھا بانٹ چونٹ کر
کیا اور ان برے نتیجون کے بے سمجھے بوجھے فساد اوسنے کھڑا کیا جو عیسائیونکی
قوت بگڑ جانے سے پیدا ہونگے اگر نوشزاد اب بھی اطاعت قبول کرے
اور سرکاری قیدیونکو واپس دے اور اون چند افسرونکو لہو مین نہلاوے
جو اوسکی تائید و تقویت پر کمر باندہ کر کھڑے ہوئے تھے اور باقیونسے کچھہ
مزاحمت نکرے جہان چاہین وہ چلے جاوین تو تقصیر اوسکی معاف ہو گی اور
کسی قسم کی دار و گیر عمل مین نہ آویگی اور اگر بغاوت پر جمارہے اور با وصف اسکے
کہ عفو کا یقین دلایا جاوے اطاعت کا تماشہ نہ دکھاوے تو اب ہمکو

لازم ہے کہ فے الفور اوسکی گوشمالی پر کمر باندھو وہ عالی خاندان آدمی جو شامت
اعمال اور مسارت افعال سے معمور و مشحون ہووے بلحاظ اوسکے برے فعلونکے مکافات
اوسکی واجب و لازم ہے اور اوسکے علو خاندان اور شرافت و دمان پر نظر کرنا عین
مصلحت کے خلاف اور عقل صواب اندیش کے منافی ہے بلکہ قتل ایسے شریر النفس کا
جو بادشاہ کے خلاف پر کمر باندے ہے عین صواب اور غایت مصلحت ہے ایسے معاملہ مین
سوچ بچار کو دخل ندو اور مخالف کے قتل و قمع مین کچہ کوتاہی نکرو اور حقیقت یہ ہے
کہ قتل اوسکا تمسے منسوب نہوگا بلکہ اوسکے برے کرتوتونکو قاتل سمجھا جاویگا وہ ناخلف
قیصر روم کی جانب دوڑتا ہے اور راہ دولت کے تاج و تخت سے سرتابی کرتا ہے
مگر یہ بھی واضح رہے کہ اگر نوشزاد اسیر ہو جاوے تو بال اوسکا بیکا نہووے
اور جہان وہ پہلے مقید تھا وہین مقید رکھا جاوے اور وہی لونڈی غلام اوسکی
خدمت کے لیئے بھیجے جاوین اوسکی حاجتون کو پورا کرین اور کوئی جنگی
سردار ایسا کلمہ نکہے جو اوسکو برا لگے وہ اب بھی لاڈلا بیٹا ہے اور
اور پیارا اوسکا جی سے نہین گیا اگر کوئی بدزبان اوسکے حق مین کھوٹی کھری

کہیگا تو زبان اوسکی گدی سے نکالی جاوے گی اور بعد اوسکے تیغ سیاست سے
مارا جاویگا اس لیئے کہ اگرچہ وہ ناخلفی سے پیش آیا اور اپنے گھرانے کی بات اوسنے
کھوئی مگر پھر بھی ہمارا جگر گوشہ ہے اور بادلت کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے ہمارے
لحاظ سے لحاظ اوسکا واجب ہے غالب ہے کہ احکام مذکورہ بالا مین انسن
محبت کے اظہار اور لحاظ و مروت کے ارشاد سے جسکو مشرقی مورخون نے
بادشاہ سے نسبت کیا اور بہت سی تعریف اوسکی لکھی کوئی ملکی مصلحت اور
غرض بعدلت منظور تھا اور در پردہ مقصود اوسکا یہ تھا کہ نوشزاد اپنی جان
نوشین کو رو بیٹھے چنانچہ یہ مقصود اوس فکر و اختیار کے پردہ مین کچھ کچھ
چھپایا گیا تھا جو حیلہ بہانہ سے اوسکی خاطر تواضع مین برتے گئے تھے غرض کہ بادشاہی
حکمون کا امتثال اچھی طرح سے عمل مین آیا یعنی رام برزین نے اوس شاہزادہ کو
عین میدان مین لڑنے مرنیکی تکلیف دی اور اوس کچی بھرتی کو تتر بتر کیا جسکا
سردار ایک سیدھا سادھا گبرو تھا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ نوشزاد
نے مرگ کا شربت نوش کیا اور جان نوشین کو ہاتھ سے دیا

بہرام سرزمین سے نے جھوٹے سچے آنسو بہائے اور آپ کو برا بھلا کہا کہ اوسکے ہاتھون سے آل ساسان کا ایک رکن منہدم ہوا

مورخون نے اون بادشاہون کی شان وشوکت کو بڑے زور شور سے بیان کیا جو نوشیروان کی رفاقت کے خواہان ہوئے منجملہ اونکے ہند وچین کے بادشاہون کو بڑا معزز وممتاز لکھا ہے اور اون تحفہ وتحائف کی نسبت جو اونھون نے نوشیروان کے دربار مین بھیجے تھے یہ بیان کیا کہ وہ ایسے تھے جو آنکھون سے دیکھے اور کانون سے سنے مشرقی بادشاہ اپنے ایلچیون کی شان وشوکت اور مال ودولت کے ظاہر کرنے سے نہایت خوش ہوتے ہین اور جاہل لوگ اس کارگزاری سے خودنمائی اور خودبینی کی نسبت اوس بادشاہ کی زور وقوت اور خوبی وخصلت کی بابت رائین لگاتے ہین جسکی جانب سے وہ وکیل آتا ہے اور یہی باعث ہے کہ مشرقی مورخون نے ایلچیون کے کروفر اور اون کی کارگزاری کے بیان مفصل کو نہایت اہم تصور کیا

نوشیروان کے قاعدے انتظام مملکت کی بابت نہایت معقول
وپسندیدہ تھے چنانچہ اوسنے اپنی قلمرو کی تمام اراضیات پر محصول معتدل
قایم کیا تھا اور یہود ونصاری پر جزیہ لگایا تھا اور بیس برس سے کم اور
پچاس برس سے زیادہ عمر کا آدمی سرکاری خدمت سے بری کیا گیا تھا اور
قواعد فوج کی حفظ وصیانت کی غرض سے جو قانون اوسنے قایم کیئے تھے
وہ ملکی قاعدوں سے بہت زیادہ سخت تھے اور یہ بادشاہ ایسا قدر شناس
تھا کہ اوسنے ایک اپنے بڑے سردار کو بہت سا سراہا جو عرض لشکر میں
اور وہ اسباب پر نہایت مصر ہوا کہ عرض لشکر کے وقت آپکا ہونا ضروری
لابدی ہے اور اسباب سے انکار کیا کہ بادشاہ ایران کا سپاہی کے
خطاب سے مخاطب ہو کر پکارا جاوے یا یہ خطاب اوسکا کتاب میں لکھا جاوے
اور یہ خطاب ایسا تھا کہ نوشیروان اوسکے فخر وعزت سے پھولا نہ سماتا
اور انکار کی وجہ یہ تھی کہ قواعد مملکت کی روسے سپاہی کے اوصاف اس
بادشاہ کے ذات والا صفات میں پائی نہ جاتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ

ایک آدمی کی کمال استعداد اور حسن لیاقت سے بہت سے نتیجے حاصل
نہین ہوسکتے اور جب حکمرانی پورے اختیارون سے حاصل ہو تو لوگ وسکے
حکمونسے پہلو بچا سکتے ہین اور جو اعتماد اوسکو اونپر ہووے وہ اوس مین
دھوکا دے سکتے ہین چنانچہ نوشیروان کا حزم و احتیاط اور اوسکا عدل و
انصاف اوسکی قلمرو کے ملازمون کی رشوت ستانی اور خلق آزاری کی
روک تھام نکرسکا ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ اوسکی سلطنت کے پچھلے وقتون مین
تاتار کے جنگلونسے بہت سے گیدڑ اوسکی قلمرو مین آئے اور یہانتک وہ
پیچھے چلے گئے کہ ایران کے رہنے والے کانپ اوٹھے اور دربار تک
بات اونکی پہونچی بادشاہ نے سبب اوس اعتقاد فاسد کے جو اوس زمانہ
مین شایع ذایع تھا موبد اعظم سے استفسار اوسکا کیا اور پہنین کوئی اوسکا
پوچھی موبد نے وہ جواب دیا جس سے نکتہ سنجی اوسکی واضح ہوتی ہے
اور با وصف اچھے اچھے وصفونکے نوشیروانکا ایسا خودمختار بادشاہ ہونا
ثابت ہوتا ہے کہ بھلائی کا کلمہ صرف رمز و اشارہ کے ذریعہ سے اوسکے کانون تک پہونچا سکتے

سے تھے اور کھلم کھلا کر سکتے تھے جواب یہ تھا کہ پہلے زمانہ کی تاریخونسے یہ دریافت ہوا
کہ جب ناانصافی پھیلتی ہے تو شکاری جانور اوس قلمرو مین جگہہ جگہہ پھیل
جاتے ہین نوشیروان مطلب پر پہنچ گیا اور ایسے تیرہ آدمیون کی کمیٹی کی
جو اعتمادی اعتباری تھے اور یہ ہدایت فرمائی کہ ہماری قلمرو کے ہر صوبہ مین چلو پھرو
اور چھوٹے چھوٹے ملازمون کی کارگزاری سے آگاہی دو غرض کہ چھان بین
ہونے لگی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ بڑی بڑی خرابیان ثابت ہوئین اور
جو بیس آدمی کم رتبہ کے ملازم مجرم ٹھیرائے گئے اور بپاداش اوسکے پھانسی دئیے گئے
نوشیروان کی کوششون پر کامیابی مترتب ہوئی جو دادرسائی کے
ذریعہ سے رعایا کے آرام و آسایش کے لیئے اوسنے برتین اور اسمین کچھہ شک شبہ
نہین کہ اوسکو دادرسائی کا ذاتی شوق اور طبعی مزا تھا اور جب کہ وہ رومی
ایلچی جو طلیفون مین عمدہ عمدہ نذرین لیکر آیا تھا اور عمدہ فضا کو سراہ رہا تھا
جو بادشاہی محل کے سامنے نظر پڑتی تھی تو ایک خط ناہموار اوسکو نظر پڑا
اور اوسکی ناہمواری کا باعث دریافت کیا ایک ایرانی امیر نے یہ جواب

اوسکو دیا کہ یہ خط ایک بڑھیا عورت کی ملک ہے اور اوسکو دینے سے انکار کیا اگرچہ بادشاہ نے
بیع اوسکی چاہی مگر جب اوسنے نامانا تو بادشاہ اپنی فضا کے بگڑ جانے پر راضی ہوا اور غریب
آدمی کے بگاڑنیکو بہت برا سمجھا اوس رومی ایلچی نے جواب دیا چونکہ یہ جگہہ بادشاہی انصاف کا
اثر ہے لہذا وہ قرب وجوار کی فضا سے نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے

بیان اون لطیفون کا جو نوشیروان سے منسوب ہین جسکو ایشیا کے
بادشاہون مین سے بڑا سمجھنا چاہئیے یہ ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ جو آدمی اپنے آرام و
آسایش کے لیئے اسباب دنیا کا بہت محتاج نہووے وہ بہت بڑا آدمی ہے معدلت
شعار اور نیک کردار کا خطاب ایسے آدمی کو نہین دیسکتے جو نوشیروان کا حال و زمانہ
رکھتا ہووے اسلیئے کہ باوصف مکارم اخلاق و محاسن عادات کے جس بادشاہ کا یہ ارادہ ہووے
کہ قانون کی پابندی کرے اور باغیونکو گوشمالی دے اور رعایا کی حفظ و صیانت کے لیئے حملونکو
روکے تھامے اور بیگانہ لوگونکو مطیع اپنا بناوے تو کام ناکام اوس سے ایسی حرکتین
سرزد ہونگی جو انصاف و انسانیت کے مخالف ہووین مگر باوجود اسکے
اکثر ہم اون وصفون کو مانین جو مشرقی مورخون نے نوشیروان کی

نسبت بیان کیئے مگر تسلیم اس امر کی ضروری ہوگی کہ نوشیروان کی سلطنت
خاص اوسکی قلمرو کے حق مین فخر و عزت کا باعث ٹہری اور اسّی برس کی
عمر مین جسمین سے اڑتالیس برس حکمرانی مین گزرے ایسے ایسے کام اوسنے
کیئے جنکے سبب سے تمام دنیا کی آنکھون مین اون کامونکے کرنے والے
معزز و ممتاز ہوگئے اور قطع نظر سب سے یہ کیا بڑا وصف اوسمین تھا کہ
مرتے دم تک غرور و نخوت سے مغلوب نہوا اور ایسی سرداری پر دماغ اوسکا
نجیلا اور کمال استقلال اور غایت متانت کی ضرورت سے ایسے عیش و
عشرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ و مامون رہا جو اوسپر بطرح مرتی تھی
اور عاشق زار اوسکی تھی اور حظ نفسانی اور لذت جسمانی کو آپ اوسنے
اوٹھایا اوٹھا اور ونکو اوٹھا دیا اور مرنے سے تھوڑی مدت پہلے مین اپنے بوڑھاپے
مین شہر دارا پر دھاوہ کرنے کے لیئے فوج کو بڑی تاکید سے لکھا اور ایسی
سرگرمی ظاہر کی جو پہلی عمر مین اوسنے ظاہر کی تھی

دنیا کی تاریخ مین ایسی عمدہ سلطنتون کی مثالین پائی جاتی ہین جو کسی

عالی خاندان کے زوال و تنزل سے پہلے گذر چکین اور شان و شوکت جس
شعاع کو ایک قوم اپنے اقبال و دولت کا نصف النہار سمجھتی ہے اور خوشی
کے مارے پھولی نہین سماتی وہ اکثر اوقات اوس قوم کے زوال فخر و عزت
کی پچھلی چمک ہوتی ہے اور بظاہر وجہ اوسکی یہ دریافت ہوئی کہ بادشاہ خود مختار
اپنی سلطنت کے تنزل کو ترقی پاتے دیکھکر ایسی تدبیروںکے برتنے سے
ڈرتا ہے جنکی بدولت زوال اوسکا روکا ہٹایا جاتا اور جن ذریعون سے زوال
دولت کا نقشا جم جاتا ہے اونکی جہت سے خیال اوس کا شامت سے
مختلط ہو جاتا ہے مگر باوصف اسکے تھوڑی بہت سعی و محنت پر آمادہ ہوکر یہ سوچتا ہے
کہ اپنی سلطنت کے ضعف و نقاہت کا علاج صالحہ بیگانہ ملکون کے قبض و تصرف سے
ہوسکتا ہے یہانتک کہ وہ کامیابی حاصل کرتا ہے مگر جون جون کامیاب ہوتا جاتا ہے
وون وون ملک اوسکا ناکامی کی بلا مین پھنستا جاتا ہے غرضکہ وہ بڑی شان و شوکت
سے باہر آتا ہے اور ملک اوسکا قیام سلطنت کے ذریعون سے خالی ہوتا ہے علاوہ اسکے
مغلوب ہو جانے کی وجہ سے غنیم اوسکے بڑھتے جاتے ہین اور نہایت مضطرب ہوکر

اوسکے سردارونکو توڑتے پھوڑتے ہین یا اوسکے جانشینونکو نالائق دیکھ کر وہ بدلا لیتے ہین جو عین دل کی خواہش تھی حاصل یہ ہے کہ نوشیروان کی تمام جاہ و جلال کا یہی نتیجہ ہوا جسنے ایران کو مرکز زوال پر پاکر وہ تدبیرین برتین جنکو ایران کے بحال و نہال کرنیکے لیئے برتنا بیان کیا گیا غرضکہ اوسکو بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور جب تک جیتا رہا وہ ذہانت و فطانت کے باعث سے قوی سلطنت کا حافظ رہا نوشیروان کی قلمرو کی حدین اوس سے بہت زیادہ تھین جنکی نسبت جغرافیہ لکھنے والے ایرانی دعوی کرتے ہین ایک زمانہ اوسکے فرمانون کی اطاعت بحر قلزم کے کنارون سے دریای اٹک کے کنارون اور بحر احمر سے سمندر کاسپین اور بحر اسود سے نہر دجلہ تک برابر ہوتی تھی

ہرمز ثالث کی سلطنت کا بیان

یہ ہرمز نوشیروان اپنے باپ کا جانشین مسلم تھا اس لیئے کہ استحقاق اوسکا اور بھائیون کی نسبت اس باعث سے زیادہ سمجھا گیا تھا کہ ماں اوسکی خاقان تاتار کی بیٹی تھی اور تائید اس استحقاق کی جو محلو نسب کی ضرورت سے

قائم ہوا تھا اسوجہ سے زیادہ ہوئی کہ لوگونکو اوسکی نیک طینتی کا یقین کامل
اور اعتماد واثق تھا باپ نے بیٹے کی تعلیم و تربیت مین بڑی ہوشیاری کی تھی
اور اتالیق اوسکا بزرجمہر اوسکا وزیر با تدبیر تھا یہ جوان بادشاہ اپنے اوستاد کا
ادب کرتا تھا اور جب وہ اوسکے دربار کا درباری رہا تب تک بات اوسکی بنی رہی
اور ملک اوسکا تازہ رہا مگر جونہی کہ وہ وزیر اپنے ضعف و ناتوانی کے مارے
گوشہ نشینی پر مجبور ہوا تو ہرمز نے تبدیل عادت کی طرح ڈالی چنانچہ اوسنے بہت سے
پانو نکالے اور اوس بھاری قید سے رہائی پائی جو باپ کے طور و طریقون اور
اوستاد کی پند و نصائح کی بدولت اوسپر نہایت گران تھی اور بعد اوسکے طرح
طرح کی بلاؤنمین مبتلا ہوا

بڑے بڑے ملازمون کو برطرف کیا یا مار کر ٹھکانے لگایا اور سلطنت کا
انصرام ایسے سفلون کو سونپا جو اپنے آقای نالائق کے لطف و عنایت کو
قائم رکھکر ہر طرح کا ظلم و ستم کرتے تھے اور کوئی باداشت اوسکی نہ پاتے
تھے تبدیل حکومت سے پہلے پہلے یہ ثمرے حاصل ہوئے کہ باہر کے دھاوے

اور گھر کی بغاوتین قائم ہوئین اور ہند و عرب کے وہ بادشاہ جو نوشیروان کے
فضل و فوقیت کو تسلیم کرتے تھے اس نالائق جانشین کے حکم و اطاعت سے
سرتاب ہوئے اور روم کی فوجین میسوپوٹیمیا تک چلی آئین اور تاتاری لشکری جیحون پار
اوتر آئے اور بہانہ یہ تھا کہ ایران سے گزر کر شاہ قسطنطنیہ پر پھیلینگے اول تو
ہرمز نے خوف و ہیبت کے مارے بات اونکی تسلیم کی مگر بعد اوسکے تاتاریو کے
رنگ ڈھنگ اور اپنے خیرخواہون کی صلاح و مشورت سے جواب بھی تھوڑے
بہت دربار مین حاضر ہوتے تھے یہ سوچا سمجھا کہ جنہے اپنی قلمرو مین ایسے بھگین دشمنونکو
دخل دیا غرضکہ اوسنے مخالفون کے اخراج پر کمر باندھی اور نصیبونسے ایسے
سردار کو اس کام پر مقرر فرمایا جو پیش گوئی کے ذریعہ سے دریافت ہوا تھا
بیان اوسکا یہ ہے کہ ایک نجومی نے یہ خبر دی تھی کہ خاقان قتل ہوگا اور فوج
اوسکی ایسے تھوڑے لوگون کے ہاتھون سے تتر بتر ہوگی جنکا سردار ایک
جوان گبرو بلند قامت کشادہ پیشانی پیچیدہ مو سیہ فام سیہ ابرو لاغر اندام
بدصورت ہوگا چنانچہ یہ نقشا بہرام نامی ایک افسر کے نقشہ سے مطابق ہوا

اور بادشاہ نے اوسکو منتخب کیا یہ بہرام بہرام چوبین کے نام سے معروف و مشہور
تھا اور اوس ملک کی کیف و کم سے بخوبی واقف و آگاہ تھا جہان اوسکو جانا
اور کام کرنا پڑا علاوہ اسکے پشگوئی کے بھروسے پر صرف بارہ ہزار آدمی ایسے
منتخب کیئے جو ایران کے گھے رہے سپاہی تھے اور بھکتے بھگتائے سورما تھے
اور کوئی سپاہی چالیس برس سے کم اور پچاس برس سے زیادہ نتھا اگرچہ ہرمز نے
فوج کے بڑھانے کی التجا کی مگر بہرام نے یہی جواب دیا کہ تجربہ سے یہ دریافت ہوا
کہ سپاہیونکی ہمت و شجاعت سے کام چلتا ہے کچھہ گنتی کام نہین آتی غرضکہ
اعتقاد اوسکا پورا ہوا یعنی ایرانیونکی تھوڑی فوج نے تاتاریون کی بڑی فوج پر
فتح پائی خاقان اپنی جان سے گیا اور اوسکے بیٹے نے ٹوٹی پھوٹی فوج کو
اکھٹا کرکے مقابلہ کیا اور اس مقابلہ مین باپ کی خدمت مین پہونچا کہتے ہین
مورخون کا بیان ہے کہ یہ شاہزادہ جیتا جاگتا ساری غنیمت سمیت مدین کو
بھیجا اگرچہ غنیمت بہت سی آئی مگر ایک مفسد درباری نے ہرمز کے کانونتک
یہ پہونچائی کہ منجملہ ساری غنیمت کے بہت تھوڑا حصہ بادشاہ کو ہاتھہ آیا بادشاہ نے

بات اوسکی سنی اور بہرام کی کامیابی پر حسد لے گیا یہانتک کہ اس خبر کے سننے سے
نہایت راضی ہوا کہ پچھلی لڑائی مین رومیون سے شکست اوسنے کھائی اور یہ سوچ
بچار کر کہ ایسے سردار کی بیعزتی کا موقع ہاتھہ آیا جسکی شہرت ناگوار تھی ایک
سوتا جوڑا اور ساتھہ اوسکے اٹیرن تکلا چرخہ پاس اوسکے بھیجا اس اکھڑ سپاہی نے وہ
سوتا جوڑا پہنا اور اپنی فوج کے سامنے کھڑا ہوا اور پکار کر یہ کہا کہ یہ کیبار ہی خلعت
میری خدمتون کے صلہ مین عنایت ہوا سپاہی نیلے پیلے ہوئے اور سلطنت کی مبارکبادی اوسکو
سنائی اور یہ التجا کی کہ آپ بلا تکلف اوس ناقدردان سیہ طالع کے مقابلہ پر
ہم جان نثارون کو لیجانا چاہیئے جسنے اپنے شیشہ خانہ مین بیٹھے بٹھائے
ایک سورما سپاہی ملک کے محافظ کا ہتک کیا اور بلا سبب بات اوسکی کھوئی
ڈبوئی بہرام نے بھی دربار کے چال چلن پر بہت سا غصہ کھایا اور فوج کی دستدرازی کو
نزد کا مگر کبھی آس و امید پر یہ ہوشیاری برتی کہ آل ساسان کے درہم برہم کرنے کا
ارادہ ترت پھرت نکیا بلکہ ہرمز کے بیٹے پرویز خسرو کے نام سے اوسنے سکہ جاری کرنا
چاہا اور اس تدبیر کے برتاو سے اولوالعزمی چھپی رہی اور خاندان مین جھگڑے

قائم ہوئی مگر خسرو پرویز نے اس آفت سے محفوظ رہنا چاہا جو اوسپر پڑنے والی
تھی اور اون مصیبتونکے خوف واندیشے سے جان بچا کر بھاگا جو بہرام کے
ارادونسے اوسکے باپ کے دلمین پیدا ہوئی تھی بادشاہ نے پرویز کے
بھاگنے پر اوسکے دونو ماموؤنکو مقید کیا مگر جونہی کہ مقید ہوئے تو بادشاہ
کی بربادی کو آزادی حاصل ہوئی چنانچہ اونکے ہواخواہون نے اونکو
قید سے رہا کیا اور ہرمز کو مقید کر کے آنکھین نکالین تاکہ پھر اوسکو تاج و تخت
کی نہ سوجھے اور ملک کی طرف آنکھ بھر کے نہ دیکھے جب خسرو نے باپ کا
حال سنا تو دارالسلطنت کو واپس آیا اور داخل ہونے سے پہلے یہ ہوائی
سنی کہ بہرام اس ارادہ مدین کو آتا ہے کہ سلطنت پر قبضہ کرے خسرو نے
فوج اکھٹی کی اور دریای نہروان کے کنارے پر لڑائی واقع ہوئی مگر بادشاہی
فوج جو بجای خود نامرد اور باوصف اسکے ایک ناتجربہ کار جوان کے زیر حکومت
تھی سو رہاسپاہیون کی ٹکر نہ اوٹھا سکے اور خسرو نے شکست فاحش کھائی
اور بڑی دشواری سے گرتا پڑتا روم کی قلمرو مین پہونچا قیصر ماریس نے

بڑی آدمیت برتی اور نہایت عنایت سے پیش آیا خسرو کے بھاگ جانے پر اوسکے ایک چچانے یہ کام کیا کہ کمان کے چلہ سے ہرمز کا گلا گھونٹا تاکہ بھتیجے کے استحقاق کو ہرمز کی جانب سے کوئی مزاحمت نہ پہونچے

بہرام چوبین نے خالی حکومت پر قبضہ کیا مگر حکم اوسکا تھوڑی مدت تک قایم رہا اور اسی لیئے بہت تھوڑے مورخون نے اوسکو شاہان ایران مین داخل کیا اگرچہ خسرو کو قسطنطنیہ مین آنے کی اجازت حاصل نہوئی مگر تمام اعزاز واکرام اوسکا وہ کیا گیا جو اوسکے شایان ومناسب تھا یہان تک کہ قیصر نے ایک اچھی خاصی رومی فوج سے باینغرض تائید وامداد اوسکی کی کہ وہ دوبارہ اپنے تخت وافسر کو حاصل کرے غرضکہ یہ کام اوسکی توقع سے زیادہ پورا ہوا اور بخوبی مراد اوسکی پوری ہوئی اگرچہ ایرانی ہرمز کے ظلم وستم کے مارے باغی طاغی ہوگئے تھے مگر پھر بھی بادشاہی خاندان کے خیرخواہ تھے اور خسرو پرویز سب کو پیارا تھا غرضکہ بہرام کے قیام واستحکام مین نہ اوسکی دلاوری کام آئی اور نہ اوسکی کارگزاری نے کام دیا اور پانو اوسکے

ایسے جلد او کھڑے کہ مدین پر قبضہ کرنے سے آٹھ مہینے کے اندر روم ایرانی
فوج مرکب نے شکست اوسکو دیکر نوک دم بھگایا اور وہ تاتار کو بھاگا اگرچہ
خاقان نے اوسکے آنے سے اوس بڑی تباہی کو یاد کیا جو اوس بہادر کی بدولت
پہلے خاقان کو پہونچی تھی مگر خاقان اوس سے درگزرا اور اوسکو مہمان عزیز
تصور کرکے کوئی بڑا کام اوسکو دیا بہرام نے خاقان کی بدولت بڑی عزت
پائی مگر زہر قاتل نے کام اوسکا تمام کیا ایک آزمودہ کار سپاہی یعنی بہرام چوبین
چیار و دیار سے دور اور خویش و تبار سے مہجور تھا بہ تقدیر ایسی قوم کے
ہاتھوں مین پڑا جنکی فوجونکو کبھی اوسنے مغلوب کیا تھا مگر چونکہ یہ قوم اشراف
دوست اور بہادر پسند اور دانا پرست تھی تو اوسنے اپنے دیانے والے کو
ایسے اڑے وقت مین عزیز و مبارک سمجھا کہ وہ شامت اعمال سے اوسکے
دامن پکڑنے پر مجبور ہوا

خسرو پرویز کی سلطنت کا بیان

جبکہ خسرو نے جلوس میمنت مانوس اپنے سے تخت سلطنت کو رونق

روزافزون بخشي توبڑي وفاداري سے قیصر روم کے عہد ونکو پورا
باپ کي جگہ اوسکو سمجھا اور سرحد کے مقامات اوسکے ملازمونکو
اور عمدہ عمدہ تحفے اوسکي خدمت مین بھیجے اور رومیون سے بڑا
اوسنے برتا جو اوسکے محدومعاون ہوئے تھے اور جب کہ اپنے معا
ابر کرم ہوکر برسا تو اپنے مخالفونپر باد مخالف ہوکر پھیلا اور بڑي
اونمین ڈالي مگر یہ بات اچنبھے کي ہے کہ اوسنے اون دونو چھون
جنکي بدولت استحقاق اوسکا پورا ہوا اور اونکے قتل کا یہ حیلہ
میرے باپ سے گستاخي پیش آئے اور رستم کے ہاتھ اوسپر او
جب تک کہ قیصر جیتا جاگتا رہا تب تک خسرو بات اپنا
گیا اور رومیون کو ہرگز نچھیڑا مگر جون ہي کہ قیصر مارا گیا تو وا
پیچھے پڑا اور انتقام قیصر کو باعث ٹھیرایا چنانچہ اوسکے
روم پر حملہ کیا اور قیصر مقتول کا ایک بیٹا خسرو کے بیٹے کے
اور یہ وہ زمانہ تھا کہ نوکس سپاہي کي حکمراني کي بدولت

تخت نشین کیا تھا اور حکم اوسکا رونی سے باہر مسلم تھا روم کی سلطنت تباہ
ہو دی ہوگئی تھی غرضکہ ایرانیون کا مقابلہ جون تون کیا گیا اور دارا اور آو
اور سرحد کے شہر ایک بات کی بات مین فتح ہوئے اور شام اور فلسطین کو لوٹ
کھسوٹ کر خاک سیاہ کیا اور یورشلیم اور اصل صلیب پر قابض و متصرف
ہوئے جو ایک زرین صندوق مین مدفون تھی زمین سے اوسکو باہر نکالا
اور بڑی دھوم دھام سے ایران مین لائے مورخ لکھتے ہین کہ بہت سے
راہب اور پادری ہمراہ اُس تبرک کے پکڑے آئے تھے جب کہ خسرو کے
نامی گرامی افسر روم کی سلطنت کو فتح کر رہے تھے تو وہ ایسے عیش و عشرت
مین مصروف تھا جو نظیر اپنی نہ رکھتا تھا بیان اوسکا یہ ہے کہ ہر موسم کے
لیئے الگ الگ محل بنایا گیا تھا اور تخت اوسکے گران قیمت اور خاص وہ
والاشان تخت جو تاقدیس کے نام سے مشہور و معروف تھا جسمین بارہ
برج اور ون کی گھڑیان بنائی گئی تھین اور بہت سے خزانہ اور بارہ
ہزار بیگمین جو چاند سے بہت گوری اور پھول سے بہت ہلکی تھین اور پچاس ہزار

گھوڑے اور بارہ سو ہاتھی اور خصوص وہ عربی گھوڑا شبدیز نامی جو ہوا سے
زیادہ سبک رفتار تھا اور باربد سا گویّا اور شیرین سی معشوقہ جسکے عشق و
محبت مین شور ہو رہا تھا غرضکہ یہ تمام ایسی چیزین تھین جنکی شرح و بیان
مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئین اگرچہ اس بادشاہ کی شان و شوکت کے
بیان مین بہت سا مبالغہ برتا گیا مگر یہ نتیجہ مسلم ہے کہ کسی بادشاہ نے اوس سے
زیادہ عیش و نشاط کے مزے نہین اوڑائے بتیس برس سے زیادہ بادشاہت
اوسکی باقی رہی اور اقبال اوسکا ایسے عروج پر رہا کہ اوسکے بزرگون مین
بڑے بڑے بادشاہون کا وقت اوسکے وقت سے سبقت نہ لے گیا
اور سلطنت روم کی ضعف و ناتوانی کے باعث سے اس خودبین
بادشاہ کو بڑی نام آوری حاصل ہوئی اور جب کہ سردار اوس کے
شام اور نیوبیا اور مصر اور کالسس پر جی جان سے پل رہے تھے اور فوج
اوسکی مقام کالسڈن مین چھاونی ڈالے پڑی تھی تو وہ آپ ان
فتوحات والاشان کی بڑی قدر و منزلت سمجھتا تھا اور مطلقا یہ سمجھا کہ

اونکی بدولت عیش ونشاط کو ترقی اور سوز و سرور کو فراوانی حاصل ہوتی
تھی اور جو وسیع خطے مغلوب ہوتے تھے وہ مال و دولت سے باین غرض
خالی کیئے جاتے تھے کہ اوسکے ایوانونکی ٹیپ ٹاپ اور اوسکی سلطنت کی
دھوم دھام اور رنگ آرایان گذشتہ کے کروفر سے سبقت لیجاوے مگر
جب کہ خسرو کے عیش و عشرت کا نشہ دوبالا اور انبساط اوسکا غایت عروج پر
تھا تو اوسکی قسمت مین یہ لکھا تھا کہ زوال ایسی دولت مستعار کا پچھلونکے
لیئے نمونہ قرار دیا جاوے بیان اوسکا یہ ہے کہ مسلمان مورخ بیان کرتے ہین کہ وہ
بڑی بڑی شکستین جو خسرو کے پچھلے وقتون مین واقع ہوئین ایسے خدا
عادل کی داد رسائی کی بدولت ظہور مین آئین جسنے مکافات اسکے کہ اس
مغرور نے اپنے ٹوٹے پھوٹے ہاتھون سے رسول خدا صلعم کے نامہ کو چاک کیا قہر کا
شیشہ اوسکے سر پر توڑا اور عیسائی مورخ اوسکی تباہی کو پاداش اوس سنگدلی
اور تعدی کا تصور کرتے ہین جو اوسکی فوج کی بدولت روم کی قلمرو مین
پیش آئی مگر اوسکی دولت کے زوال کا باعث ویسے ہی ظاہر و باہر ہے

ہے جیسے کہ اوسکے کمال عروج کا موجب واضح و لائح ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ قیصر
ہرقل جو اپنی نا عاقبت بینی اور خانہ نشینی کی جہت سے بدنام و رسوا تھا دلیری
دلاوری مین بھی شہرۂ آفاق تھا جو میں میدان مین اوسکی ذات شجاعت
سمات سے ظاہر ہوتی تھی کام ناکام اسباب پر مجبور ہوا کہ پایتخت سے
ہاتھ اوٹھا وے یا دشمنون کو ٹھکانے لگا وے مگر پہلے پہل یہ خیال اوسکے
دل مین آیا کہ ایسے جھگڑے سے الگ ہونا مناسب ہے جس سے وہ نہایت
ڈرتا مرتا تھا چنانچہ وہ بھاگا اور اوسکے قلمرو کے بڑے پادری نے اوسکو
پکڑا اور قربانی گاہ مقدس پر اوسکو لیجا کر یہ حلف لیا کہ مین اپنے ملک کی حفظ و
صیانت مین جان اپنی دونگا اور ہرگز کمی کوتاہی نکرونگا مغربی مورخون نے
اوسکی کامیابی کو بخوبی بیان کیا اور مشرقی مورخون نے بھی خلاف اوسکے
نہین کہا غرضکہ ہرقل ایک رومی فوج لیکر ایران پر چڑھا جو ایک سورما بھا دُر
بادشاہ کے زیر حکومت تھی اور جبکہ کا ایک دھاوا ہوا تو خسرو کی آنکھین
کھلین اور چھہ برس کے اندر اندر وہ بیگانہ ملک اوس کے دخل تسلط سے

نکل گئے جو مقبوض اوسکے ہوئے تھے اور فیروزمندون نے زمین ایران کو
روندسوندکر برابر کیا اور ایکطرف سے بحر کاسپین اور دوسری جانب سے
اصفہان تک مارتے دھاڑتے اور محلونکو توڑتے پھوڑتے اور خزانون کو
لوٹتے کھسوٹتے اور لونڈی غلامونکو پکڑتے جکڑتے چلے گئے پرویزان خرابیونکو
آنکھونسے دیکھا رہا اور روک تھام اونکی نکرسکا اور جب کہ ہرقل آگے کو بہت
بڑھا تو تنہا بھاگنے پر مجبور ہوا اور اپنی فوج اور نیز اوس فوج کو چھوڑ گیا
جو دستاجرد کی محافظت کے لیئے ٹھیری ہوئی تھی اور باوصف
اس بری حالت کے جو بخت و قسمت کا ثمرہ اور خوی و خصلت کا نتیجہ
تھا آشتی پر راضی ہوا اور اپنے دانا دشمن کا کہنا نمانا علاوہ اسکے
یہ بات اوسکے حق مین زیادہ مضر ہوئی کہ اوسکی رعایا نے پاس و لحاظ
اوسکا طاق مین اوٹھا رکھا اور اپنے ملک کی تباہی کا باعث خاص اوسیکو
تصور کیا یہانتک کہ برخلاف اوسکے ایک سازش قایم ہوئی اور بدبختی کی
یہ نوبت پہونچی کہ اوسکے بڑے بیٹے شیرویہ نے مقید کرکے قتل کیا اور

قتل کا یہ بہانہ ٹھیرایا کہ رعایا کی داد و فریاد اور امیرون کی صلاح و تجویز سے بیٹے نے باپ کو قتل کیا ۵

پرویز اڑتیس برس بادشاہ رہا اگر وہ پچھلے چھہ برسون مین زندہ نرہتا تو مشرق کے اون بادشاہون مین داخل کیا جاتا جنکی بلند اقبالی صحیح و مسلم ہے اوسکی تاریخ سے دریافت ہوتاہے کہ جوانی مین بڑے بڑے کام اوسنے کیے چنانچہ میرخوند نے لکھاہے کہ اوسنے بہت سے سردار و نسے منجملہ اون سردارونکے جو اوسکی تخت نشینی کے سخت مخالف تھے کھلم کھلا کشتیان لڑین اور بخت و دولت کی اعانت سے کامیابی حاصل کی مگر جونہی کہ وہ عیش و عشرت کا مبتلا ہوا تو ضعف اوسکی طبیعت پر چھا گیا اور اون تیرانے بزرگونسے ڈرنے لگا جو اوسکو گھیرے پڑی تھین یہانتک کہ جو کام اوسسے پچھلے برسون مین صادر ہوئے وہ ایسے تھے جنکے باعث سے تمام استحقاق اوسکا فخر و عزت کی نسبت باطل ہوگیا اور کوئی فخر اوسکا اس فخر کے سوا باقی نرہا کہ وہ عیش و عشرت مین پڑا رہا اور شیرین ہی معشوقہ سے

بعل گرم کیئے کیا اس پری زاد کے ذمہ یہ تہمت لگائی گئی کہ جس لگاوٹ کا
خواہان پرویز رہا وہ اوسنے فرہاد[له] سے ظاہر کی جس کے دل مین تصویر اوسکی
منقش ہوئی تھی اور ہوش و حواس اوسکے لیگئی تھی پرویز کے بیٹے شیرویہ نے
شیرین سے لگاوٹ چاہی مگر وہ بظاہر اس شرط پر راضی ہوئی کہ پرویز کی لاش کو اسنے
آنکھو نسے مشاہدہ کرے غرضکہ پہلے عاشق کی صورت دکھائی گئی اور صورت
کے دیکھتے ہی زہر کھا کر مرگئی[ئله] شیرین کے جان کھونیکا باعث خواہ وہ
خوف ہو جو شیرویہ کی بدمزاجی کی ضرورت سے اوسکے جی مین بیٹھا یا
یا عاشق مقتول کی محبت یا نیکنامی کی رغبت ہو غرض کہ کوئی سبب ہو
مگر اوسنے جان شیرین اپنی کھوئی گنوائی اور خودکشی کے باعث سے
نام اوسکا بالکل باقی رہا چنانچہ آجتک نام اوسکا بلاد ایران مین ایسے وصفو نسے
مشہور و معروف ہے جو حسن و جمال کے علاوہ عورت کی ذات مین ہونے
چاہئین *

جب کہ چھہ بڑی فوج کشیونکے بعد آرام و آسایش کی غرض سے

قیصر ہرقل اپنی دار السلطنت قسطنطنیہ مین داخل ہوا تو ایران کو ایک
بڑی خشکسالی کی آفتو نمین گرتے پڑتے اور خود بین امیرون کو آپسمین لڑتے
جھگڑتے اور نام کے بادشاہو نکی تخت نشینی کی بابت جوڑتے توڑتے
اور سہمگین غنیمو نکے حملو نسے ہانپتے کانپتے چھوڑا اسلیئے کہ وہ شعلہ عالم
افروز جو ملک عرب مین مشتعل ہوا تھا ادھر ادھر پھیلنے لگا تھا اور
روم اور ایران کی سلطنت ضعیف کو خوف اوسکا لاحق ہوا تھا

شیرویہ کی سلطنت کا بیان

شیرویہ نے آٹھ مہینے سلطنت کی اور جس مورخ نے یہ لکھا
کہ اوسنے اپنے باپ اور اپنے پندرہ بھائیو نکو قتل کیا اوسی نے یہ بھی
لکھا ہے کہ وہ اپنی ہمشیرو نکی لعنت ملامت کرنے سے ایسے جانکاہ رنج و
الم مین پڑا جو اوسکی جان کو ہلاک کرکے لیگیا اور اسی مورخ نے یہ بیان کیا
کہ اوسنے غریبون کی دادرسی اور قانونو نکی پابندی پر توجہ فرمائی تھی
شیرویہ کے مرنیکے بعد ایک والاہمت امیر نے شیرویہ کے

شیرخوارہ بیٹے آردشیر نامی کو تخت پر بٹھلایا مگر ایک اور امیر شہریار نامی نے برخلاف اوسکے اوس صوبہ سے جہان وہ حاکم تھا کوچ درکوچ کرکے مدین پر قبضہ کیا اور آردشیر کو نیست ونابود کرکے تخت کو دبا بیٹھا مگر وہ ظالم پہلے سے پھولنے نپایا تھا کہ بادشاہی خاندان کے خیرخواہون نے کام اوسکا تمام کیا **شعر** نماند ستمگار بدروزگار ٭ بماند برو لعنت کردگار

پوران دخت کی سلطنت کا بیان

جبکہ کوئی مرد آل ساسان کا وارث نرہا تو خیرخواہان دولت نے پرویز کی بیٹی پوران دخت کو تخت نشین کیا ایرانی مورخ لکھتے ہین کہ اس ملکہ نے صلیب مقدس کو واپس بھیجا جو یوروشلیم سے بطور غنیمت وہان آئی تھی اور اس عمدہ کام سے قیصر کے دل نشین ہوئی مگر یہ محض غلط ہے اسلیئے کہ جب ہرقل ایران سے واپس گیا تو وہ اوس کو ساتھ اپنے لیگیا جو اوسکی فتح وظفر کی بڑی یادگار سمجھی گئی یہ شہزادی صرف ایک برس چار مہینے فرمان روا رہی اور بعد اوسکے جانشین اوسکا

شنندیہ ہوا جو خاص اوسکا عاشق زار اور اوس کے چہرے سے حیا ٹپکتی
سے تھا اور وہ ایسا بڑہ سر اتھا کہ جب تاج اوسکے سر پر رکھا گیا تو اوسنے
تاج کو چھوٹا بتایا امیر اخوند نے اس برے کلمہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ آفتاب
اوسکی دولت کا چراغ سحری ہے اسلیئے کہ جس سر کو تاج پوشی سے
اذیت ہووے وہ بہت جلد اوس سے الگ ہونے والا ہے غرض کہ
یہ نالائق تخت سے اوتارا گیا اور اوسکے لہو سے ہاتھ اسلیئے نہ رنگے
کہ بقول اوسکے کہ کیرکس چہ خفتہ چہ بیدار کسی بات کا خوف و اندیشہ اوسکے
جینے جاگنے سے متصور نتھا

آرزم دخت کی سلطنت کا بیان

بعد اوسکے آرزم دخت نے تخت کو زینت بخشی جو پرویز کی دوسری
بیٹی تھی اور حسن و جمال کی پوری اور فضل و کمال کی پکی تھی چنانچہ اوسنے
سلطنت کے سارے کاموں کا اہتمام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہا اور کوئی وزیر اپنا
مقرر نکیا مگر ایک ایرانی امیر کے عشق و محبت نے اوسکے منصوبوں کو

خاک مین ملایا بیان اوسکا یہ ہے کہ خراسان کا حاکم فرخ بن ہرمز بظاہر اوسکی
حسن و نزاکت اور بگمان غالب اوسکے مال و دولت پر عاشق ہوا اور اپنی
حکومت کو اپنے بیٹے رستم کو سونپ کر دل کو سنبھالے اور آپ کو لیئے ہوئے
دربار مین پہونچا اور کسی حکمت سے حال اپنا ملکہ پر ظاہر کیا اگرچہ ملکہ نے جی مین
برا مانا مگر بظاہر شادی سے صاف انکار کرکے گو ذرہ سے پیٹ اوسکا بھرا اور
وصل کا وعدہ کیا اور ایک مقام اوسکے لیئے ٹھیرایا چنانچہ جب وہ وصل کا بھوکھا
وعدہ گاہ پر پہونچا تو ملکہ اوسکے لہو کی پیاسی نے پہرہ چوکی والون کے
ہاتھون سے شربت وصال اوسکو پلوایا **شعر** دست از طلب ندارم تا کام من
بر آید ٭ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید ٭ بعد اوسکے اوسکی سناونی
اوسکے بیٹے رستم کو پہونچی اور اوسنے بہت سی فوج اکھٹی کرکے دھاوا
کیا غرض کہ ملکہ تاب اوسکی نلا سکی اور بری ذلت سے ماری گئی اور رستم کا
کلیجہ باپ کے انتقام سے ٹھنڈا ہوا

جب کہ آرزم دخت اپنی سزا کو پہونچی تو آل ساسان کے وارث کی

بہت سی ڈھونڈ سبھال ہوئی ایرانی لکھتے ہین کہ اس دودمان والانشان کی
تعظیم وتکریم ایسی دلون مین بیٹھی تھی کہ جون ہی یہ خبر اوڑی تو اہواز کے
رہنے والے کسری کو جو اردشیر بابک کے گھرانے سے تھا بیجا سمجھے
تو لے تخت پر بٹھلایا گیا مگر جب کہ وہ بہت ہی نالایق نکلا تو زبان تیغ سے
جواب اوسکا دیا گیا اور یہ ہوائی اوڑائی گئی کہ پرویز کا بیٹا فرخ زاد جو گاین کے
پیٹ سے تھا اور شیرویہ کے ظلم وستم کے مارے دیس سے پرکسین ہوا تھا
اب نصیبین مین رہتا ہے غرضکہ وہ بلایا گیا اور اوسکی تخت نشینی سے بڑی
بڑی امیدین قایم ہوئین مگر وہ غریب ایک مہینے بھی سلطنت کی ہوا کھانے
نپایا تھا کہ کسی پس بھرے دشمن نے زہر اوسکو دیا حاصل یہ کہ جو جو واقعے
یزدجرد کے کمال و زوال سلطنت سے پہلے واقع ہوئے وہ ویسے ہی ہین
جیسے کہ تاریخون مین لکھے گئے اور اونکے دیکھنے سے بڑی ابتری پائی جاتی ہے
اور ایسے بادشاہون کی تخت نشینی سے جو مٹی کے مادھو اور کاٹھ کے پتلے
تھے یہ واضح ہوتا ہے کہ اون برے دنون مین سلطنت کا انتظام ایک

ایسا امر تھا جسپر بڑے بڑے امیر آپس مین لڑتے مرتے تھے اور آل ساسان کی خیر خواہی کے پردہ مین کام اپنا نکالنا چاہتے تھے اور ایسے بھولے بھالے شاہزادونکو تخت پر بٹھلاتے تھے جنسے یہ توقع ہوتی تھی کہ ہماری قدر و منزلت کے بڑھانے مین کمی کوتاہی نکرینگے اور ہماری تدبیرونپر چلینگے

یزدجرد بن شہریار کی سلطنت کا بیان

بہت سی ایرانیون نے حال اون بادشاہونکا قلم انداز کیا جو بالا مذکور ہوئے بلکہ پوران دخت کے بعد اسی یزدجرد کا حال بیان کیا جسکو پرویز کی خاص اولاد سے بتاتے ہین یہانتک کہ بعضے کہتے ہین کہ شہریار اوسکا باپ پرویز کا بیٹا تھا یزدجرد اپنے لڑکپن مین دربار سے جلاوطن ہوکر خاص اصطخر مین عام آدمیون کی طرح اوقات اپنی کاٹتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ شہزادہ بھی اگلے شہزادون کی طرح سیدھا سادھا تھا اور حکمرانی کی استعداد اوس مین نتھی چنانچہ اپنی تخت نشینی کی صبح اقبال سے آخر شام زوال تک ارکان دولت کے ہاتھونکا کھلونا رہا *

یزدجرد کی سلطنت کو خاص اس وجہ سے اطراف واکناف مین
شہرت حاصل ہوئی کہ اوس کے عہد دولت مین ایران کی پرانی سلطنت کو
شجاعان عرب نے تاخت وتاراج کیا جنکو مغرور ایرانی سوسمارخوار کہتے تھے
یہ بڑا انقلاب ایسا تھا جو کسی عام باعث سے پیدا ہو سکتا تھا چنانچہ حقیقت
مین ایرانی یہ سمجھتے ہین کہ یہ خداے تعالی کی بڑی قدرت تھی کہ اوسنے اسلام کی
حقیقت کو ظاہر کیا اور دنیا کے ظاہرین یہ تصور کرتے ہین کہ ایران کی سلطنت
جو غرور و مستی و عیش پرستی کے باعث سے نہایت ضعف و ناتوان اور ملکی
نزاعونکی جہت سے پراگندہ و پریشان اور غیر ملکی لڑائیونکے سبب سے بے طاقت
و بے جان و بالکل ایسے باساز وسامان نتھے کہ ملک عرب کی سینہ زوریکی
ٹکر اوٹھا سکے جو حال واستقبال کے آرام وآسایش کی توقع پر مثل ایک
سیلاب آشوب انگیز اور بلاے آفت خیز کے گرد و نواح کے لوگونپر ٹوٹ پڑے
مگر اس بڑی غارت کے بیان سے پہلے دو چار فقرے اس عجیب غریب
قوم کی خوبی وخصلت اور دین وملت کی نسبت لکھنے ضروری متصور ہوئے

جسکی ضرورت سے وہ بڑی تباہی واقع ہوئی بیان اوسکا یہ ہے کہ اگرچہ جزیرہ
نمای عرب مین پہاڑونکی چند قطارین واقع ہین مگر بہت بڑا حصہ اوس
نامی گرامی ملک کا ہموار اور ریتیلا اور بنجر ہے جو بہت تھوڑے باشندونکی
پرورش کرسکتا ہے اور اس بڑے خطہ کا حال اوس آگاہی کی بدولت
دریافت کرسکتے ہین جو ہمکو ملک مین کی بابت حاصل ہے جو عرب کا نہایت
عمدہ ٹکرا ہے اس ملک مین کیئی مزروعہ خطے اور چھیدرے چھیدرے درختونکے
دو چار جنگل اور چھوٹی چھوٹی ندیان جنکا پانی صاف وشفاف ہے
ایسے ندیدہ لوگونکی آنکھون مین ہرے بھرے باغ اور بڑے بھاری
دریا نظر آئے جنکو سبزہ زارونکے دیکھنے کا اتفاق نہوا تھا او نصف النہار
کی گرمی شعاعونسے بچنے کے لیئے گھنا سایہ ہاتھ نہ آتا تھا اور پیاس اونکی
کھاری پانی پینے بجھتی تھی اور نسب اونکے خلط ملط سے محفوظ اور
میل جول سے مامون تھے اور بڑا فخر اونکا یہ تھا کہ ہم کبھی مغلوب
نہین ہوئے اور کسی تاریخ مین یہ مندرج نہین کہ ہمارا سارا ملک آجتک

مفتوح ہوا مگر حقیقت یہ ہے کہ ایکوقت مین عرب کا کچھہ ٹکرا قدیم رومیونکے
قبضہ مین رہا اور یمن کا ملک اور اوسکے قرب و جوار کے صوبون کو اکثر فیروزمندون
نے پایمال کیا اور وہی صوبے بعض اوقات ایران کے باج گزار رہے اور یہ بات
کہ ایران کے بادشاہون اور روم کے فرمانرواؤن نے جب تک عرب کے
جنگلون پر قبضہ نکیا تب تک اور ہمونپر پامال نہوئے عرب کے خانہ بدوش
باشندونکی دلیری دلاوری مین پسپائی نہوگی بلکہ کوئی اور امر اوسکا باعث
ہوگا اور اصل حقیقت یہ ہے کہ فاتحونکے حق مین بڑا انعام یہ ہے کہ وہ
اپنی خودمختاری پر چھوڑے جاوین چنانچہ یہ دستور ہے کہ لٹیرے
ڈاکو ہمیشہ جنگلون اور پہاڑون مین رہتے ہین اور جو لوگ اونکے وہان رہنے پر
راضی ہوتے ہین وہ اونکی مار دھاڑ سے بچے رہتے ہین اسلیے کہ شاہان
والاہمت شان و شوکت اور مال و دولت کو چاہتے ہین اور ایسے ملک
کی فتح و کشایش سے راضی نہین ہوتے جہان بھانت بھانت کی محنت
مشقت سے زراعت کی پیداواری اور باشندونکی فرمانبرداری نصیب نہو

اگرچہ یورپ کے رہنے والے تن و توش مین تنا ور نہین ہوتے مگر شکل و
شمائل کے پورے اور چستی چالاکی کے سبب اور تسلیم و عادت کے باعث سے
خطرات و مہالک مین بیباک اور مصائب سفر سے بے پروا ہوتے ہین
اور ذکی اور ذہین ہونیکی نسبت چست و چالاک زیادہ پائے جاتے ہین اور
اونکی خوی و خصلت مین یہ بات زیادہ ہے کہ بڑے زور و شور سے
بلاتکلف مرید و معتقد ہو جاتے ہین اور اونٹ گھوڑونکی محنت و مشقت
مین شریک و شامل ہوتے ہین اور وہ جانور اپنے آقا کے رفیقون مین
معزز و ممتاز ہونے سے اور اونٹ گھوڑونسے ایک طرح کی فوقیت
حاصل کرتے ہین

پہلے وقتون مین یہ دستور تھا کہ وہ لوگ آفتاب و ستارونکو
پوجتے تھے اور بعد اوسکے ایسے متفرق ہوئے کہ بعض اپنے بزرگونکے
طریقہ پر چلتے رہے اور بعضون نے یہود و نصاری کے عقیدونکو
اختیار کیا یہانتک کہ مذہبونکے اختلاف اور علاوہ اون کے

اور باعثون کی ضرورت سے وہ ملک ایک مدت سے جہل وحماقت کارمنا اور قصے
قضایونکا ہنگامہ ہوگیا مگر محمد صاحب کے مسایل جو ایک عجوبی شایع ذایع نہوئے
تھے اونکی طبیعتون پر بہت موثر ہوئے وہ عجیب غریب آدمی یہانتک زندہ رہا
کہ دین اوسکا سارے عرب مین منتشر ہوگیا اور جس مذہب کی تعلیم اوسنے
کی تھی اوسمین کئی باتین اچھی داخل تھین اور ایسی ٹھیک ٹھیک تھین کہ وہ
خالص مخرج سے لی گئی تھین مگر باوصف اسکے اصل اوسکے تشدد و تعصب پر
مبنی تھی اور چیکہ قادر مطلق کی عبادت سکھائی جاتی تھی اور عرب کے
بت پرستونسے یہ خواہش کیجاتی تھی کہ واحد مطلق کی عبادت کو اختیار
کرکے اپنے بہت سے دیوتونکو چھوڑین تو ساتھہ اوسکے یہ بھی کہا جاتا تھا
کہ قبول اسلام کی یہ جزا ہے کہ ساری خواہشین پوری کیجاوینگی دنیا کی
عمدہ عمدہ چیزین اور اچھی اچھی لذتین انعام اوس وفادار سپاہی کا
قرار پاتے ہین جو کافرون کے سامنے تلوار اپنی چلاوے اور اگر قتیل ہو
مارا جاوے تو بہشت کے سوا کہین ٹھور ٹھکانا اوسکو نملے جو سونے چاندی کے

محلون اور نہایت خوبصورت بہشتی عورتون اور صاف وشیرین نہرون اور سبز و تازہ درختون پرمشتمل ہے اور شباب اونکا زائل نہوگا اور ناز و نعمت مین پڑا پڑا رہیگا

یہ نیا مذہب جسکی روسے ایسے دولتمندون کے خلاف پر لڑائی ٹھہرائی گئی جو تسلیم اوسکی نکرین ایسے لوگونکے اصول عادات کے نہایت شایان و مناسب تھا جن پر پہلے پہلے ظاہر کیا گیا منجملہ اوصاف اس مذہب کے وہ بڑا لطف تھا جو اوسکی بدولت بڑی نفسانی خواہش کو حاصل ہوتا تھا یعنی پرائی بہو بیٹیونکو جو غنیمت مین ہاتھہ آئین لونڈیان بناکر تصرف مین لائین اور اس دین جدید نے ایسی عنایت کی بدولت مختار دولتمندونکو ایسی رسم و رواج کے قیام و استحکام کے قابل کیا جنکے ذریعہ سے اون ملکونکی بہت سی عورتین جہان اسلام ابتک پھیلا تھا ایسی بری حالت مین مبتلا ہوئین جو لونڈی غلامونکی حالت سے کچھہ یونہی افضل تھے یعنی گھر کی بی بیان بنائی گئین اور یہ حالت ترقی شایستگی کے مزاحم ہوئے بلکہ ہمیشہ کے لیئے

ایسی قایم ہوئی کہ زوال اوسکا محال ہے

غرضکہ دین مذکور الصدر کی وہ عام صفت جسکی بدولت عرب کی طبیعتون نے بیطرح گرمی ظاہر کی ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے کہ ابھی غور ہوئے اور اونکی شوق آمیز طبیعتون نے ایسے مسلونکو بڑی خوشی سے قبول کیا جنکے ذریعہ سے جانون کو قوت اور قوتونکو جوش اور خواہشونکو مزا حاصل ہوا مسلمانونکے زور شور اکثر ایسے تھے کہ اپنی لشکرکشیون کی کامیابیونکو صرف اسباب کا نتیجہ سمجھتے تھے کہ ہمارا دین الہی ہے اور اونکے پیغمبر کے وہ صلے تھے جنکی بدولت اوسکے مریدونکو فیروزمندی حاصل ہونی ضروری تھی اس لیئے کہ خداپرستی کا نتیجہ اور جہاد کا ثمرہ بہشت تھی اور آغاز و ابتدا مین بہادر آدمی بہشت کے قابل سمجھا جاتا تھا

وہ پہلا دہاوا جو عرب نے ایران پر کیا خلیفہ ثانی کے عہد خلافت مین واقع ہوا جسنے ابوعبیدہ بن مسعود ثقفی کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ

فرات سے عبور کرے اور غالب ہے کہ یہ فوج بہت تھوڑی ہو گئی اسلیئے
کہ ایرانیون نے اس فوج کا مقابلہ دو دو ہزار کے ٹکرون سے کیا
جسمین سے ایک کا حاکم جابن تھا اور دوسرے کا حاکم رستم فرخ زاد
تھا بعد اوسکے ایرانیونکو ایک تازی مدد پہونچی جو جالینوس ایک سردار کے
زیر حکومت تھی اس فوج نے فرات کے مشرق مین مورچہ جمایا اور
عبیدہ نے اونپر حملہ کیا اور بڑی کڑی لڑائی واقع ہوئی مگر ابو عبیدہ نے
وہ لڑائی ایسی دلاوری سے ضایع کی جو سمجھ بوجھ سے خالی تھی یعنی
اوسنے ایرانیون کے عین مرکز فوج مین ایک بھورا ہاتھی دیکھا
اور یہ تصور کیا کہ وہ معبود اونکا ہے اور مقتضای ایسے تہور کے
جسکی روک تھام کسی طرح ممکن و متصور نتھی صف کو چیرا اور ہاتھی
کی سونڈ کو ایک ہاتھ مارکر اوڑایا ہاتھی غصہ کے مارے دیوانہ ہوا
اور بڑے غیظ و غضب سے ابو عبیدہ پر دوڑا اور پانو تلے دبا کر
چکنا چور اوسکو کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ عرب کی فوج اپنے سردار کے

ڈرنے سے پراگندہ ہوئے اور بہت سے لڑائی مین مارے گئے اور بہت سے
دریا مین ڈوب کر مر گئے اس لیئے کہ جس پل پر عبور کرکے آئے تھے وہ توڑا
گیا تھا اور بچے کچھے آدمی فرات کے مغربی کنارہ پر جلابہ مین پہونچے اور
جو کچھ پیش آیا تھا بے کم و کاست اوسکی کیفیت کو خلیفہ تک پہونچایا خلیفہ نے
جریر بن عبد اللہ کو ایک فوج کا سردار کرکے عراق کی جانب کو بغرض
امداد اون باقیماندونکے روانہ فرمایا مگر توران دخت کے سردار مہران نامی نے
اونکا مقابلہ کیا اور بڑی شکست اونکو دی ان دونو لڑائیون مین درفش
کاویانی جو ایرانکا مشہور اور قدیم نشان تھا نکالا گیا تھا اور ایرانیونکے
حق مین اسی مرتبہ میمون و مبارک ہوا اور جب کہ مہران کا دل بڑھا تو اپنی
دلیری دلاوری کے بھروسے پر ایک اور لڑائی کی طرح ڈالی مگر شکست کھا کر
ناکام آیا اور بہت ہاری فوج اوسکے خوف کے مارے مدین کو بھاگ آئے
ایرانیون نے اپنی ناکامی کو اپنے نالایق بادشاہونکی نالیاقتی سے نسبت کیا
چنانچہ ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ قایم کیا گیا اور دوسرے کے

قایم ہونے پہلا بادشاہ تخت سے اوتارا اور جانسے مارا گیا یہان تک
کہ یزدجرد کی نوبت پہونچی جسکی تخت نشینی سے نا امیدون کو بہبودی کی
امید ہوئی چنانچہ سب سے پہلے پہل یہ کام اوسنے کیا کہ ایک ایلچی سعد بن
ابی وقاص کے پاس بہیجا جسکو خلیفہ نے افسر اعلی مقرر فرمایا تھا سعد بن
ابی وقاص نے بسبب اوسکی درخواست کے جو ایلچی کے ذریعہ سے پہونچی تھی
چند لوگ اپنے مدین کو روانہ کیئے جسمین تین پرانے عربی سردار تھے اور
جب کہ وہ یزدجرد کے سامنے آئے تو اوسنے مغیرہ بن شعبہ سے
خطاب کیا جو سب سے مقدم و معتبر تھا خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ہم لوگ
تمکو نہایت ذلیل و مبتذل سمجھتے آئے ہین اور اب تک عرب کے لوگ
ایران مین دو طرح پر یا تو سوداگری کے ذریعہ سے یا فقیری کے
وسیلہ سے آتے جاتے تھے کھانا تمھارا سوسمار اور پینا تمھارا کھاری
پانی اور پہنا وا تمھارا موٹے بالونکا کپڑا تھا مگر تھوڑا زمانہ گذرا کہ تم بہت
کثرت سے ایران مین داخل ہوئے اور اچھا کھانا کھایا او میٹھا پانی

پیا اور نرم کپڑا پہنا اور اپنے بھائی بندون سے جا کر کہا چنانچہ وہ بھوکے
بہت سے چلے آئے مگر تم لوگ اپنی قسمت پر راضی نہوئے جسکو تمنے بطور
مذکورہ بالا حاصل کیا تھا اور تسلیم ایک نئے مذہب کی ہم سے چاہتے ہو جکی
تسلیم پر ہم ہرگز راضی نہین تمھارا حال اوس لومڑی کا ہے جو کسی باغ مین
چھپ چھپا کر پہونچے اور انگورونکی ٹٹیان دیکھکر کچھہ کچھہ کھانے لگی
باغبان نے یہ سمجھکر کہ ایک بھوکی لومڑے کے کھانے سے کیا کمی پڑجاتی گی
لاگ ڈانٹ اوسکی نکی مگر اوس بے نصیب نے اپنے نصیبونپر شکر و صبر نکیا
اور انگورونکی خوبی اور باغبان کی نیک خوئی سے بھائی بندونکو
مطلع کیا غرضکہ سارا باغ لومڑیوں سے بھر گیا اور غریب باغبان اونکے
قتل کرنے اور باغ کے بچانے پر مجبور ہوا مگر بادولت تمھارے کوتکونسے
درگذر کرتے ہین کہ تم لوگ اس ناشایستہ حرکت پر فقر و فاقہ کی ضرورت سے
آمادہ ہوئے اور مقتضای کرم یہ ہے کہ باوصف عفو تقصیرات کے تمھارے اونٹونکو
اقسام غلہ اور اصناف خرما سے بھر دون تاکہ تم لوگ اپنے وطن کو پہونچو اور انسے

بھائی بندونکو پیٹ بھر کر کھلاؤ اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر شامت اعمال سے
میری فیاضی کو خیال مین نہ لاکر ایران مین ٹھیرے رہوگے تو اپنی سزا پاوگے
اور نہایت پچتاؤگے

اس کوہ وقار اور خدا پرست ایلچی نے بادشاہ کے اقوال کو رد لایا
سنے جنسے کو نہ غرور اور بہت سا ضعف مترشح ہوتا تھا اور کسی قسم کا وہم اپنے
جی مین نہ لایا اور جواب اوسکا یہ کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا اور اہل عرب کا
پہلا حال بیان کیا وہ صحیح و مسلم ہے بلاشبہ سوسمار اونکا کھانا تھا اور
بیٹیونکو جیتے جی زمین مین گاڑتے تھے بلکہ بعضے عرب مردار بھی کھاتے
تھے رشتہ دارونکو جان سے مارتے تھے اور جب خون ناحق کے ذریعہ سے کماتے تھے
تو آپکو بہادر سمجھتے تھے اون کے کپڑے پہنتے تھے اور حرام و حلال
مین فرق نکرتے تھے غرضکہ ہمارا حال ایسا ہی تھا مگر خدای تعالی نے
عنایت فرمائی کہ ایک سچا رسول بھیجا اور سچی کتاب اوسپر نازل کی جسکے
ذریعہ سے اوسنے راہ راست کی ہدایت فرمائی اوس کتاب مین یہ حکم ہے

کہ ہم کافرون پر جہاد کرین اور اپنے فقر و فاقہ کو مال و دولت سے بدلین
ہم غایت متانت و استقامت سے یہ بات چاہتے ہین کہ آپ اپنے
مذہب کو چھوڑین اور ہمارے دین کو قبول کرین اگر آپ اس بات پر
راضی ہونگے تو آپکی اجازت کے بدون ایک عرب بھی بلاد ایران مین
داخل نہوگا اور ہمارے سردار آپ سے وہ محصول یعنی عشر و
زکوٰۃ طلب کرینگے جو مسلمانون سے لیا جاتا ہے اور عدم قبول کی
صورت مین جزیہ لیا جاویگا اور اگر اسلام و جزیہ دونون سے
انکار ہے تو لڑائی پر مستعد ہونا چاہیے

یزدجرد اب بھی اس قدر ہستی سے باہر تھا کہ وہ اوس
ایلچی کی باتون پر متوجہ نہوا چنانچہ اوسنے اوسکو رخصت کیا اور بقدر اوس
زور و قوت کے لڑائی کی طرح ڈالی جو ٹوٹی پھوٹی سلطنت کے
ممکن و متصور تھی ایرانی فوج کا افسر اعلی رستم بن فرخ زاد تھا جو عام
لڑائی سے جان چراتا تھا مگر جب کوئی تدبیر اوسکی راس نہ آئی تو جبراً قہراً

لڑنے مرنے پر مجبور ہوا اور بڑے نقصان سے شکست اوسنے کھائی اور تمام
ایرانی جو لاکھہ کے قریب قریب تھے قادسیہ کی مشہور لڑائی مین کام آئے
مسلمان مورخ لکھتے ہین کہ عرب تین ہزار صرف مارے گئے بڑی غنیمت
ہاتھہ آئی مگر عرب کے لوگ ابتک بھی غنیمت کی قدر و قیمت سے واقف
نتھے چنانچہ بعد اس لڑائی کے ایک عربی نے جو سونے کے بدلہ مین
چاندی چاہتا تھا جسکو اوسنے کبھی آنکھہ سے نہ دیکھا تھا یہ پکار کر کہا کہ اس
پیلی دھات کی جتنی مقدار چاہو چٹی دھات کے بدلہ مین لو اس لیئے
وہ چاندی سے واقف تھا مگر اس لڑائی کو جس باعث سے بڑی منزلت
حاصل ہوئی وہ یہ ہے کہ درفش کاویانی عربونکے ہاتھہ آیا اور یہ ایسا واقعہ تھا
کہ عرب و ایران دونو نے اوسکو برا نتیجہ تصور کیا تھا اور جب کہ یزدجرد نے
شکست کی کیفیت سنی تو جو کچھہ اوس سے اوٹھہ سکا وہ لاد باندہ کر
حلوان کو روانہ ہوا سعد بن ابی وقاص نے مدین پر قبضہ کر کے یزدجرد کا
پیچھا دبایا اور اپنے بھتیجے ہاشم کو ایرانیوں کے ایک گروہ پر جو شروان

اور آذربیجان سے بزیر حکومت مہران بن بہرام کے آئے تھے باینغرض روانہ کیا
کہ وہ اونپر ٹوٹ گرپڑے اور نام و نشان اوسکا باقی نچھوڑے حاصل یہ کہ یہ
فوج جلولا کے قلعہ مین پناہ گیر ہوئے اور مسلمانون کے محاصرہ مین آئے اور جونہی
کہ یہ خبر یزدجرد کو پہونچی تو وہ فوجکو چھوڑکر ملک رے کا راہی ہوا ہاشم حلوان
کی جانب کو بڑھا اور بہت جلد اسکو پکڑا اور اسی زمانہ مین اہواز بھی مسلمانونکے
قبض و تصرف مین آیا جو بڑے پایہ کا مقام تھا بعد اوسکے سعد بن ابی وقاص
اپنے امیر یا تدبیر یعنی خلیفہ ثانی کے حکم و اجازت سے امبر کی جانب روانہ ہوا
مگر جب کہ وہ جگہ موافق نہ آئی تو فوج اپنی کوفہ مین ڈالی جو بعد اوسکے
کوفۃ الجند کے نام سے نامی گرامی ہوا اور اسی زمانہ مین الدبا غزوان
ایک عربی سردار نے بصرہ کی بنیاد ڈالی سعد بن ابی وقاص ایران کے
اوس سارے حصہ پر جسکو اوسنے فتح کیا تھا اپنے لشکرگاہ سے بابر حکومت
کرتا رہا مگر خلیفہ نے کسی رعیت کی شکایت پر اوسکو طلب فرمایا اور حکومت
سے معزول کیا اور اوسکی جگہ عمرو بن یسیر کو بھیجا یزدجرد نے

سعد بن ابی وقاص کے چلے جانے سے جس سے پاپ اوسکا کانپتا تھا اور جان
اوسکی نکلتی تھی ڈیرلاکھ آدمی اپنی دارالحکومت خسرہان قم وہمدان سے
اکھٹی کی اور بڑے سوربا دلاور فیروزان کو سرداراونکا مقرر کرکے اپنی قسمت کو
ایک بڑی لڑائی کے نتیجہ پر موقوف و منحصر کیا

جب کہ خلیفہ ثانی نے یزدجرد کے ارادہ اور اوسکے لشکر کی آمادگی کا
حال سنا تو تازی مدد کے لیئے حکم نافذ کیا چنانچہ فوج کو نعمان بن مکران
مزنی کے زیر حکومت فرماکے یہ ہدایت فرمائی کہ آبدار تلوارونکے پانی سے
آتش پرستی کی آگ ایسی طرح پر بجھا وے کہ دم درود اوس مین باقی نہ رہے
اور آتش پرستونکو تلوارونکے گھاٹ سے وہ پانی پلا وے کہ بعد اوسکے
پانی نمانگین غرضکہ عرب کا لشکر کوفہ مین جمع ہوا اور وہانسے نہاوند کی
جانب کو بڑھا چہ ہمدان سے جنوب کی جانب کو پینتالیس میل کے
فاصلہ پر واقع ہے اور وہان ایرانی فراہم ہوئے تھے اور اوسکو گھیری
خندق سے محصور کیا تھا دو مہینے تک دونو لشکر جمے پڑے رہے اور کبھی کبھی

نوک جھوک بھی ہوتی رہی مگر جب کہ یہ دریافت ہوا کہ ایرانی جگہ نچھوڑینگے تو مسلمانونکا
سردار آپ کہ زیادہ متحمل نہوسکا چنانچہ اوسنے صفین آراستہ کین اور یہ بات پکار کر
کہی کہ اے میرے دوستو اب تم دشمن کے کھونے یا خود شہید ہونے پر
آمادہ ہوجاؤ پہلی بار اپنے لنگرونکو کسو اور دوسری بار اپنے گھوڑونپر
چڑھو اور تیسری بار اپنے تیرونکو چلاؤ اور فتح کو قبضہ مین لاؤ یا بہشت کے
مزے اڑاؤ اور اپنی نسبت یہ پکار کر کہا کہ مین شہید ہونگا اور جب مین شہید
ہوجاؤن تو حذیفہ بن علی کی اطاعت تمپر واجب و لازم ہے غرض کہ جب
یہ بہادر بات اپنی پوری کرچکا تو تکبیر کا نعرہ بلند ہوا چنانچہ دوسری تکبیر پر
گھوڑونپر چڑھے اور تیسری تکبیر پر جبکہ مسلمانون نے دوہرایا بڑے غیظ و
غضب سے دھاوا کیا ایرانی تاب اوسکی نلاسکے اور نعمان اپنے کہنے کے
مطابق شہید ہوا اگرچہ وہ بہادر آپ تو کام آیا مگر اوسکی فوج ظفر موج نے
وہ بڑی فتح حاصل کی جو یادگاری کی سزاوار و شایان ہے تیس ہزار ایرانی
زخمی ہوئے اور اسّی ہزار اوس گہری کھائی مین ڈوب کر مرے اور

سردار اونکا فیروزان چار ہزار آدمیون سمیت اپنی جان کو بچا کر پہاڑ و نکی
جانب بھاگا عرب کی دھاک ایرانیون مین پڑی اور اونکو اپنی کامیابی پر
ایسا بھروسا ہوا کہ ہزار آدمیون سے فیروزان کا تعاقب کیا گیا اور بڑی شکست
اوسکو دی گئی

نہاوند کی لڑائی نے ایران کی قسمت کا جھگڑا چکایا اور عرب کے شجاع
اوسپر قابض متصرف ہوئے باقی یزدجرد کا یہ حال ہوا کہ اوسنے کئی سال
اپنی عمر مستعار پریشانی مین کاٹی چنانچہ پہلے وہ سیستان مین گیا اور بعد اوسکے
خراسان مین پڑا اور شہر مرو مین ٹھکانا پکڑا مگر مرو کے حاکم نے دغابازی کی
کہ اوسنے خاقان تاتار کو بایں غرض بلایا کہ وہ یزدجرد کو گرفتار کرے خاقان
اپنی فوج لیکر مرو کے متصل آیا اور حاکم نے شہر کے دروازے کھولے
شہر کے باشندے بمقابلہ پیش آئے جنکو تاتاریون کے یکایک آنے سے
بڑا جوش آیا مگر تاتاری غالب آئے اور مرو پر قبضہ کیا یزدجرد اوس لڑائی
کی پریشانی مین پیادہ شہر سے بھاگا اور حسب اتفاق ایک پن چکی پر پہونچا

جو بستی سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھی اور بہت گڑگڑا کر چکی والے سے
پناہ مانگی اس آدمی نے یزدجرد سے کہا کہ مین چکی والے کا مقروض ہون
اگر تو وہ روپیا ادا کرے تو مین تیری دستگیری کرون یزدجرد نے جان کو
مقدم سمجھ کر بات اوسکی منظور کی اور زرین کمربند اور مرصع تلوار اوسکو
دیکر اوسکے بھروسے پر نچنت ہوا اور بہت پیٹ بھر کر سویا مگر چکی والا
مال و دولت پر پس گیا اور زنہار اس بات سے نہ رکا کہ وہ آپ کو
شامت کے مارے بادشاہ کے باقی ہتیارون اور فاخرہ پوشاک سے
دولتمند کرے چنانچہ اوسنے بادشاہ خفتہ بخت کو عین خواب مین قتل کیا اور
لوتھ اوسکی اوس پانی مین بہائی جسکے ذریعہ سے چکی چلتی تھی مروکا حاکم
اور نیز وہ لوگ جو خاقان سے موافق ہوئے تھے خاقان کے ظلم و
ستم سے نہایت تنگ آئے اور اپنی امداد و اعانت سے سخت پشیمان
ہوئے چنانچہ اونھون نے شہر کے باشندونکو تاتاریونکی مخالفت پر آمادہ
کیا اور شہر کو قبضہ مین لائے اور خاقان کو بہت سا نقصان پہونچا کر نکالا

کی جانب بھگایا بعد اوسکے یزدجرد کی ڈھونڈ بھال کی اور بہت جلد
اوسکی کیفیت سے مطلع ہوئے چنانچہ چکی والا اپنی سزا کو پہونچا یعنی جان سے
مارا گیا اور یزدجرد کی لاش اچھی اچھی خوشبوئیون سے بھر کر اصطخر کو
بھیجی گئی کہ وہ اپنے بزرگونکی ہڈوارون مین دفن کیجاوے یہ بادشاہ جیسا
کہ نصیبہ اونکا اوندھا تھا ویسے ہی سمجھہ بوجھہ بھی اوسکی اولٹی تھی
نو برس اوسنے بادشاہت کی اور یہ زمانہ وہ ہے جو تخت نشینی سے نہاوند کی لڑائی
تک شمار کیا گیا آل ساسان کی سلطنت اوسپر پوری ہوئی جو ایران کی سلطنت پر
چارسو پندرہ برس تک حاکم رہے اور اب بھی اسی قوم مین اونکی یادگاری
باقی ہے جسکا فخر و نشان آردشیر اور شاپور اور نوشیروان کے نامون سے
متعلق ہے

واضح ہو کہ ہم اس جگہ قدیم ایران کی تاریخ کو ختم کرتے ہین
جس زمانہ سے کہ آردشیر کی بدولت ساسان کا گھرانا قایم ہوا اوس
زمانہ کی تاریخ مین معاصر یونانی مورخون کی صحیح و صادق تحریر ہونے

بڑی مدد ہمکو حاصل ہوئی اور بعد اوسکے جو بڑے بڑے واقعے پیش آئے اونمین
بھی اونکی تحریر ونکو تحقیق و مسلم سمجھا جاہیے مگر جو زمانہ اوس زمانہ سے
پہلے گزرا وہ ہمیشہ مشکوک و مشتبہ رہا اور طرح طرح کے خیال اور قسم قسم کے
شک اوسکی نسبت قایم رہے اسلیئے کہ اگر ایرانیونکے بیان شاعرانہ ہین تو
یونانیونکے بیان تنگ اور غیر قطعی ہین اور دونو بیانونمین ایسے اختلاف
واقع ہین جنکی مطابقت بہت سہل و آسان نہین چنانچہ یہ معاملہ التفات
و توجہ کے قابل ہے اور لوگ اوسپر ملتفت بھی ہوئے ہین ایک بڑی پرانی
قوم کی ملکی تدبیر اور دین و ملت اور زبان اور خوی و خصلت اور بخت و
قسمت ایسی باتین ہین جو غور و تامل کرنے والونکے لیئے لطف و لذت سے
خالی نہین ایران اور ایرانی بادشاہون کے نام ایسی باتونسے متعلق ہین
جو قدیم زمانہ سے علاقہ و واسطہ رکھتی ہین اور جنکو ہم بہت عزیز و معزز
جانتے ہین اسلیئے یہ تصور کیا گیا کہ جب تک اون مختلف نوشتونکے تحقیقی
نکیجاوے جنپر قدیم ایران کی تاریخ مبنی ہے اور اون واقعون کی

خوب سی جہان بین عمل مین نہ آوے جو اون نوشتون مین مندرج
ہین تب تک یہ کتاب اچھی پوری نہوگی نظر برین یہ رای قایم ہوئی
کہ وہ کتاب ہذا کے تتمہ مین مندرج ہوئین